UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222048
UNIVERSAL
LIBRARY

۱۹۱۵۲۲۲
6564

گلستان لطافت

[illegible]

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱٫۴۳ک Accession No. ۲۵۲۴

Author گ ۔ ب

Title گلستانِ لطافت

This book should be returned on or before the date last marked below.

تنقیح

۱۲۷۶ھ

گلستان لطایف

CHECKED 1956

۱۹۵۵ء تنقیح

2952

جسکے اندر

Checked 1969.

لطیفہ جات نادرہ مع لطیفہ ہائے پیر پردا اکبر

نہایت کوشش تلاش بسکے ساتھہ بہم پہنچائے گئے ہین

حسب الارشاد منشی بلاقیداس صاحب مالک اخبار سفیر ہند دہلی

باردوم فرحت بخش دل مشتاقان لطایف

ہوا

جملہ حقوق کاپی رائٹ

مطبع کی طرف سے محفوظ عدالت ہین

میسو پریس دہلی محلہ بیل مہا دیو مین مطبع کا پر زان طبع ہوا

نایاب کتابین قابل دید موجودہ میو ریپریس دہلی

(التماس) براہ عنایت فرمائشیات بھیجئے بذریعہ خط جوابی یا خط ٹکٹ عیان منہ کٹ دیگر برائے جواب یاد فرماوین

کیمسٹری یعنی گنجینہ فنون صنعت یہہ نایاب اور لاجواب کتاب چند کتب معتبرہ انگریزی سے ترجمہ کرکے چہاپی گئی ہے جسکے اندر قریب ڈہائی سو کے وہ عمدہ اور مجرب ترکیبین لکھی گئی ہین کہ جو سینکڑون روپیہ کے خرچ کرنے سے بہی کسی شخص کو معلوم نہین ہوتین تمثیلاً اس جگہہ چند ترکیبین بیان کیجاتی ہین۔ لوہے او رساپات پر چاندی اور سونے کا ملمع کرنا زرد سونے کے زیور کو تیز رنگ کرنا تانبے کو سفید کرنا گلٹ کرنا سنہری روشنائی بنانا جادو سے تصویر کو غایب کرنا وغیرہ وغیرہ قیمت علعہ مع محصولڈاک۔

گلدستہ طلسمات فرنگ اس نایاب کتاب کے اندر قریب پانسو کے وہ وہ شعبدے جو طلسمات انگریزی درج ہوئے ہین جو کہ یورپ مین تہیٹرون مین پانچ پانچ اور چار چار روپیہ کی کرسی لگاکر دکہاتے ہین۔ مثلاً بندوق فیر کرنا اور آستین سے کبوترون کا نکالنا پیسے کا روپیہ اور روپیہ کا پیسا بنانا ایک ٹوپی کے اندر سے سینکڑون چیزین نکالکر دکہانی مکان مین بجلی چمکانی مینہ برسانا۔ آفتاب کا نکالنا حیرت انگیز بوتل دکہانا اس مین درج ہوئے ہین قیمت فی کتاب دو روپیہ عہ

مسمریزم یعنی جو علم مقناطیسی گنجینہ اسرار غیب یہ وہ کتاب ہی کہ جسکے دیکہنے سے اور عمل کرنے سے ہر شخص بلامدد استاد گہر بیٹہے چالیس روز کے اندر ہر ایک مرض کو صرف نگاہ سے ایک لمحہ مین دفعہ کرسکتا ہی اور کل عالم کا پوشیدہ حال بتا سکتا ہی غرض اس کتاب کو گنجینہ اسرار غیب کہنا کسطرح بیجا ہوگا قیمت عمعہ

گنج حکمت اس لاجواب کتاب کے اندر طب یونانی کی وہ وہ آزمودہ دوائین اور مجرب نسخے لکہے گئے ہین کہ جو اتبک بڑے بڑے نامی حکماؤن کے ہان سینہ بسینہ چلے آئے ہین اور جنکو ہزارون روپیہ کے صرف سے بہی حکیم لوگ نہین بتلاتے تہے۔ اسی کتاب کے بارہوین حصہ کا نام مجربات باہ ہی یہ وہ کتاب ہی جسکا رکہنا ہر ایک فرد کی لیئے اکسیر ہے قیمت عمعہ اور پوری کتاب کی قیمت پانچ روپیہ صہ

تشریح الحکمت یہ وہ کتاب ہی جس سے ہر قسم کی دواؤن اور بیماریون کے نام اور خواص جو جملہ کتب حکمت مین عربی و فارسی و یونانی ہوتے ہین باسانی اردو مین دیکھ سکتا ہے گویا حکمت کا اصول یہی کتاب ہی۔ فی جلد عمعہ

کتاب انش افزا حصہ اول و کتاب استاد زمانہ حصہ دوم ان دونون کتابون کے دیکہنے اور پڑہنے سے ہر شخص بلامدد استاد اردو و انگریزی مین پوری لیاقت حاصل کرسکتا ہے قیمت ہر دو حصہ عمعہ مقرر ہے۔

گنجینہ لغات یعنی معلم ہفت زبان اس کتاب کے آگے پہر کسی کتاب اردو فارسی انگریزی وغیرہ کے دیکہنے کی ضرورت نہین رہتی۔ قیمت عمعہ روپیہ

رسالہ دلشاد جہان اس رسالہ مین وہ حکایات دربار دہلی کی درج ہوئی ہین کہ جنکے دیکہنے سے انسان عقل کا پتلا بنجاتا ہی علاوہ اسکے لطیفہائے بیربر وغیرہ درج ہین قیمت دو روپیہ معہ محصول۔

الوان نعمت اس کتاب کے تین حصے ہین اول مین مسلمانون کے کہانون کی ترکیبین قریب تین سو کے لکہی ہین۔ دوسرے مین ہندون کے کل کہانون کی ترکیبین قریب ڈہائی سو کے درج ہین۔ تیسرے حصہ مین انگریزی کہانون کا بیان ہے فی حصہ ۱۲؍ اور فی جلد کامل عمعہ

کاشف اسرار غیب یہ وہ کتاب ہی کہ جسکو دیکہنے سے ہر شخص دو ہی سے کے دلکی بات کا اظہار کرسکتا ہے اور سوال مخفی کا جواب دیسکتا ہے قیمت عمعہ

اکسیر جرمنی یہ وہ نایاب کتاب ہے کہ جسکے دیکہنے سے ہر شخص بلامدد استاد اور ڈاکٹر کے اس کتاب کو سامنے رکہہ کر جسقدر امراض انسان کو لاحق ہوتے ہین اون کا علاج معہ شناخت اور تشخیص مرض بخوبی کرسکتا ہے یہ علاج ہومیوپیتہی یعنی جرمنی کہلاتا ہے۔ کل دوائین جرمنی کی بنی ہوئی شیشیون کے اندر ہر انگریزی دوا فروش کے ہان موجود ہین بڑے بڑے شہرون اور قصبون مین دستیاب ہوسکتی ہین۔ اکثر مقامات کا پتا اسی کتاب کے آخر مین چہاپ دیا گیا ہے ایک قطرہ عرق کا ہزار قطرہ پانی کے اندر ڈالکر مریض کو دیا جاتا ہے اور یہی قطرہ فایدہ اکسیر دکہاتا ہے ایسی مفید کتاب کی قیمت صرف عہ معہ محصول مقرر ہے

اکسیر حیات المعروف بہ گلدستہ چہار حکمت یہہ نایاب کتاب ہزارہا روپیہ صرف سے چہپی گئی ہے جسکے اندر ڈاکٹری۔ یونانی۔ جرمن اور ویدک چارون قسم کا علاج بزبان اردو مردون عورتون بچون کا سر سے لیکر پاؤن تک اس خوبی اور عمدگی کیساتھ لکہا گیا ہے جسکے آگے پہر کسی کتاب ڈاکٹری۔ یونانی ویدک کے دیکہنے کی ضرورت نہین رہتی قیمت فی حصہ ۱۴؍ صرف درخواست اول بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوگی نو حصون پر یہ کتاب ختم ہوئی ہی

عطر حکمت یہ وہ نایاب کتاب ہے دیکہنے سے تمام جہان کی دواؤن کی خاصیت اور فایدے بہت آسانی سے معلوم ہوسکتے ہین ضخامت ۲۰۰ صفحہ پیسے کا کہیل گہر بیٹہے تماشہ

پہلا لطیفہ

ایک تحصیل سے نمبردار کو پروانہ گیا کہ ایکسو دس روپیہ تحصیل مین داخل کروا و تاریخ ۵ اکتوبر سنہ حال یا ۱۴ کاتک ؛ ایک صاحب جو بی۔ اے۔ پاس تھے انسی پہ ہوا یا تو کیا پڑھتے ہین۔ کہ ۱۱۰ بیضہ طلب کیے گئے ہین اور ۵ اکبوتر معہ سہ جال یا ۱۴ کا بک بھی لکھی ہوئی ہین جسپر ایک ظریف نے قہقہہ لگایا اور کہا یہ بی اے بناشد

دوسرا لطیفہ

ایک شکاری اپنے جال کو پھیلا رہا تھا کہ ایک کبوتر نے اُس سے پوچھا کہ تم کس فکر مین ہو۔ اُسنے جواب دیا کہ مین یہان ایک شہر بسانا چاہتا ہون۔ اُسکی یہ بنیاد ڈالتا ہون یہ کہکے وہان سے چلا گیا۔ وہ کبوتر اس بات کو سچ جان کر دانہ کھانے آیا اور جال مین پھنس گیا۔ جب شکاری دوڑ کر آیا تو کبوتر کہنے لگا کہ اگر آپکے شہر کی یہ بنیاد ظلم ہے۔ تو امید قوی ہے کہ خوب ہی آباد ہوگا۔

تیسرا لطیفہ

ایک حلوائی ہمیشہ دودہ مین پانی ملا کر بیچتا تھا۔ اِسی طرح سے اِس نے ہزار دن روپیہ جمع کیا۔ ایکدن ایک بندر ان روپیون کی تھیلی کو لیکر گنگا کے کنارے ایک درخت پر جا بیٹھا۔ اور وہان سے اس نے حلوائی کو دکھا دکھا کر ایک روپیہ پانی مین اور ایک روپیہ کنارے پر پھینکنا شروع کیا۔ اُسوقت ایک شخص نے اُسکو مارنا چاہا لیکن حلوائی نے منع کیا کہ کیون مارتے ہو دودہ کے روپیہ تو اس نے کنارے پر پھینکدیئے اور پانی کے پانی مین ڈالدئے بقول مال حرام بود بجائے حرام رفت

چوتھا لطیفہ

کسی شخص نے ایک وکیل سے پوچھا کہ وکیل کامل کب ہوتا ہے۔ اِسنے جواب دیا کہ جب اتنی لیاقت ہو جائے کہ سچے گواہ کو جھوٹا بنا سکے اور جھوٹے کو سچا؛

لطیفہ ۵

ایک وکیل نے کسی کاریگر مصور سے اپنی شبیہ اس انداز سے کھچوائی کہ دونوں جیبین میں ہاتھ ڈالے کہڑے ہین - وکیل صاحب اکثر وہ یہ شبیہ اپنے مجمع عام مین دکھا رہے تہے - اُسوقت لوگ اُسکی صنعت اور صفائی کی تعریفین کرنے لگے اسمیں ایک زمیندار اہل معاملہ جو اُسوقت موجود تہا دیکھکر کہنے لگا کہ یہ شبیہ مثل مطابق اصل نہین تہوڑی کسر رہ گئی - حاضرین نے پوچہا کہ کسر کیا ہے - اُسنے جواب دیا کسر یہ ہے کہ یہ وکیل ہین ان کے ہاتھ تو کسی غیر شخص کے جیب مین ہونے چاہئین - اور اس شبیہ مین اپنی جیب مین ہین -

لطیفہ ۶

کسی جرنیل نے بعد فتح کرنے ایک مہم کے اپنے سپاہی سے پوچہا کہ تو نے اس فتح مین کیا بہادری کی اُسنے جواب دیا کہ مین نے حریف کے ایک سپاہی کا پانو کاٹ ڈالا - جرنیل نے کہا کہ پانو کاٹنے سے کیا حاصل سر کیون نہ کاٹا سپاہی بے تحاشہ بول اُٹھا - کہ سر تو پہلے ہی کٹا ہوا تھا -

لطیفہ ۷

ایک حضرت ایک جگہہ بیٹھے مے نوشی کر رہے تھے - جب نشہ مین مخمور ہو کر بہکنے لگے تو کہنے لگے کہ واہ یہ شراب کیا ہے ذائقہ مین شراب بھی ہے اور کباب بھی ہے - جب وہان سے اُٹھکر آگے بڑہے تو افتان و خیزان ایک خندق مین جا پڑے اُسمین کسی قدر پانی بھی بھرا ہوا تھا لت پت ہو گئے - ایک شخص بولا واہ شراب کیا ہے حقیقت مین خوابگاہ بھی ہے اور حمام بھی ہے -

لطیفہ ۸

ایک درزی کی شادی ہوئی اتفاق سے بی بی لکھی پڑہی آئین - شب عروسی کو

جسوقت کہ ہنگامۂ اختلاط وارتباط گرم تھا عروس کو چند اشعار حسب حال یاد آئے
خاوند سے پوچھا کہ تم کچھہ پڑہے بہی ہو - نوشہ نے انکار کرنے مین ذلت دیکھکر
کہا فارسی مین کسی قدر مہارت ہے - یہ سنکر اُسنے ایک شعر پڑہا اور کہا
کچھہ سمجھے - درزی نے ایک ساعت تامل کرکے جواب دیا کہ ہان سمجھے -
اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ تم ہمارے گھر مین ہمین ٹہیروگی -

لطیفہ ۹

ایک حکیم کا قول تھا کہ جو کچھہ ہوتا ہے تقدیر سے ہوتا ہے ایکروز اسکے ملازم نے
کوئی چیز چرائی - حکیم اُسکو مارنے لگا - ملازم بولا کہ صاحب مارتے کیون ہو میری
تقدیر مین چرانا لکھا تھا - حکیم نے کہا کہ پٹنا بہی تیری تقدیر مین لکھا تھا ٭

لطیفہ ۱۰

ایک امیر کے ہان بیٹا پیدا ہوا - مبارک سلامت کی دہوم دہام ہونے لگی -
خویش واقارب ہمسایہ اور برادری کے عورت مرد اکٹھے ہوئے امیر کی اشارہ سے
دایہ نے کیا کام کیا کہ اس لڑکے کو علیحدہ ایک کمرہ مین لیکر جا بیٹھی اور زچہ کی پلنگ
پر ایک بچہ خوک کو لٹا کر چادر اُڑہائی ادہا منہ کہلا رکہا عورتین اُسی دیکھنے گیئن مارے
خوشامد کے دور سے دیکھکر تعریفین کرتی تھین کوئی کہتی تھی کہ کیا بھبوکا سا ہوا ہے
کوئی اُس کے ناک کان اور پیشانی کو پسند کرتی تہی اس مین سے ایک چالاک
اور جلد باز نازنین نے زچہ کے پلنگ کے نزدیک قدم بڑہا کے لڑکے کا
منہ کہولدیا اور بدون غور کئے یکبارگی اور عورتون کی طرف رخ کرکے
بولی واہ واہ یہ لڑکا تو ٹہیک اپنے باپ کی صورت ہی پیدا ہوا ہے -

لطیفہ ۱۱

ایکدن اکبر بادشاہ نے دست مبارک سے زمین پر دربار عام مین خط کہینچا اور فرمایا

کہ اس کو چہوٹا کرو لیکن ہاتہہ سے اس خط کو ہرگز نہ ستانا۔ راجہ بیربر نے فی الفور اُس کے برابر ایک خط کہینچا اور پہلے خط کو نہ چہیڑا۔ ادمیون نے دیکہا اور کہا واقعی پہلا خط چہوٹا ہے ؛

لطیفہ ۱۲

کسی شخص نے ایک ساہوکار سے دو سوال کئے ایک یہ کہ مجہکو دو سو روپیہ درکار مین قرض دو اور دوسرا یہ کہ دو برس تک طلب نہ کرو ساہوکار نے کہا کہ مجہے پہلی بات تو تمہاری منظور نہین۔ یہ دوسری خیر تمہاری خاطر سے قبول کرتا ہون جب جی چاہے دیجانا مین دو برس تک تقاضا نہین کرونگا ؛

لطیفہ ۱۳

ایک ظریف بازار مین چلے جاتے تہے۔ ایک متنولی اپنی حسینہ عورت کو فحش اور سخت دشنام دیرہا تہا۔ کبہی تو اسکو ہاتہی گہوڑے سے منسوب کرتا ہے اور کبہی کتے گدہے سے ؛ ظریف نے اُسکے نزدیک جاکر بکمال ادب سلام کیا۔ وہ ہکّا بکّا ہوکر دیکہنے لگا اور کہا کہ کیا ہے۔ ظریف نے ہاتہہ جوڑ کر کہا کہ بہائی سنو مین انسان اشرف المخلوقات ہون۔ تم جو عورت اپنی گہوڑے گدہے کے پاس بہیجتے ہو۔ اس سے بہتر ہے کہ مجہے دیدو اور دو چار روپیہ بہی لیلو ؛

لطیفہ ۱۴

ایک دیہاتی چوہے نے شہری چوہے کی دعوت کی اور ہر ایک چیز موافق حوصلہ گانو کے مہیا کی مثلاً سوکہی باجرے کی روٹی اور چہلکے وہان کے پنیر ترشی وغیرہ اگرچہ شہری چوہے نے بہ سبب حسن تربیت شہر کے ان چیزون کی کچہہ برائی نہ کی۔ مگر پہر بہی اُسنے بوقت رخصت یہ بات کہی کہ ایسی بدزندگانی ہماری جنس کو لایق نہین ہے اور پہر اپنی بود و باش دولتمندانہ کا حال اُس سے اظہار کرکر

اُسکی دعوت کی۔ چنانچہ وہ دعوت منظور کرکے اُسکے ہمراہ ہوا۔ قریب نصف شب کے
وہ اپنے قیام گاہ پر پہنچے۔ میزبان نے پہلے اپنے مہمان کو باورچی خانہ مودی خانہ
اور جہان جہان اُس کے ذخیرے رکھے تھے ملاحظہ کرائے۔ پھر دیوان خانہ
مین لیگیا جہان بہت سی نعمتون کا دستران سجا ہوا تھا۔ شہری نے اپنے
مہمان عزیز کے روبرو ہر ایک چیز نفیس و لذیذ لاکر موجود کی اور دونو بڑے
عیش سے کہاتے رہے۔ دیہاتی چوہا جس نے ایسی نعمت کبھی دیکھی نہ سُنی
تھی اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ ویسی فقیرانہ حالت سے ایسی شاہانہ
نعمت کو پہنچا۔ وہ اس خوشی اور مزے مین تھے کہ یکایک گہر کے دروازے
کہل گئے اور بہت سے آدمی اندر آئے۔ اُن کی آواز سنتے ہی دونو کے
ہوش جاتے رہے خصوصاً دیہاتی چوہا تو بالکل سرد ہی ہوگیا۔ کیونکہ اُسنے
ایسی مصیبت کہان اُٹھائی تھی مگر پھر بھی وہ غریب اپنی جان بچاکر ایک
گوشہ مین جاچھپا۔ جب وہ کہانا کہاکر باہر گئے اور مکان خالی ہوا اُس نے
گوشے سے نکلکر اپنے دوست سے کہا کہ اگر آپ کی الوان نعمت کا یہ لطف
اور دولتمندانہ زندگانی کا یہ مزا ہے تو آپ ہی کو مبارک رہے بندہ اپنے
غریب خانہ کو سدہارتا ہے۔ وہان سوکہے ٹکڑے چابنا اس الوان نعمت سے
جس مین زندگانی جانے کا خوف ہے بہتر ہے ؛

لطیفہ ۱۵

ایک روز ایک گدہا اور بنمانس اور چھچوندر آپس مین اپنی بدبختی کی شکایت کر
رہے تھے۔ گدہا روتا تھا کہ ہمارے سینگ نہین۔ بنمانس بولا کہ ہماری دُم نہین۔
چھچوندر نے کہا یارو چُپ رہو موجودہ حالت کا شکر کرو اسکا کیا شکوہ ہے ہمکو
دیکھو کہ ہم موش کور بیچارے تم سے بھی زیادہ کمبخت ہین کہ آنکھین بھی نہین رکھتے

لطیفہ ۱۶

ایک ماں اپنے خورد سال بیٹے کو نصیحت کرنے لگی کہ بیٹا آج کا کام کل پر رکھنا نچاہیئے کیا معلوم کل کیا ہوگا۔ لڑکا حاضر جوابی سے کہہ اٹھا۔ کہ امان کل کے لیئے جو مٹھائی رکھی ہے وہ آج کھالون ؁

لطیفہ ۱۷

ایک مولوی نے مسجد کے اندر وعظ کرتے وقت یہ بیان کیا کہ جو شخص آ چکے رو رجتنی مرتبہ اپنی پگڑی کھولکر باندہے اُسے اُسی قدر نفل پڑہنے کا ثواب ہو۔ ایک کنجڑے کا لڑکا بھی وہان موجود تھا یہ سنکر فوراً اپنی پگڑی کھولکر باندہنے لگا اُسکی باپنے خفا ہوکر کہا کمبخت یہ کیا کرتا ہے پگڑی پھٹ جائیگی تو کیا نفل سر سے باندہیگا +

لطیفہ ۱۸

دو عورتین اور ایک مرد ایک گاڑی مین بیٹھکر سفر کو جاتے تھے راستے مین دونو عورتون مین لڑائی ہوئی ایک نے دوسرے کو برا بھلا کہنا شروع کیا جب تھکلکر خاموش ہوئی تو اُن مین سے ایک عورت مرد سے کہنے لگی کہ ہماری گفت وشنید سے تمکو بہت تکلیف ہوئی ہوگی۔ اُسنے کہا نہین میری شادی ہوئے بیس برس ہوگئے۔ اب تو مین عادی ہوگیا ہون۔

لطیفہ ۱۹

دو دانشمندون مین بابت قدامت دنیا کے بحث ہو رہی تہی ایک بے علم آدمی جو اُسوقت اُنکے پاس بیٹھا تھا کہنے لگا صاحب آپ کیون ناحق تکرار کرتے ہین۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا مثل پیرزال کسبی کے ہے کہ وہ اپنی عمر ظاہر نہین کرتی

لطیفہ ۲۰

ایک ہندوستانی نو دولت گھوڑے پر سوار گھوڑا دوڑائے بازار مین چلے جاتے تھے

اور چند سوار کچھہ فاصلہ سے اُسکی اردلی مین تھے ایک گنوار نے متحیر ہوکر اسکی طرف
دیکھا اور خاموش ہو رہا۔ اتفاقاً پانچ چار روز کے بعد پھر اس امیر کو مع اُس کی اردلی
کے سواروں کے بدستور گھوڑا دوڑاتے ہوئے دیکھا تب تو نہایت متعجب ہوکر کہنے لگا
او ہو اتنے دن سے یہ سوار اسکے پیچھے پڑے ہوئے ہین اور اب تک گرفتار نہین کر سکے

لطیفہ ۲۱

کسی بڑے موچھوں والے رئیس نے موچھوں پر تاؤ دیکر ایک اپنے دوست سے کہا
کہ دیکھو یہ بڑی بڑی اور پھولی پھولی موچھین ہمارے چہرہ پر کیا موزون معلوم
ہوتی ہین۔ اُسنے کہا واقعی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم دو گلہریان پکڑ کے
نگلتے ہو۔ ایک کی دُم اس طرف آئی ہے اور دوسری کی اُس طرف ؛

لطیفہ ۲۲

ایک روز کسی خواجہ سرا نے بادشاہ سے بیربل کی غیبت کی۔ اور کہا کہ ایسے
کافر کو مُنہ لگانا شاہونکو شایان نہین بادشاہ نے فرمایا اُسکی حاضر جوابی پر مین اُسپر
التفات زیادہ کرتا ہون۔ خواجہ سرا نے کہا کہ اُس سے کوئی مشکل سوال کرنا چاہیئے
جسکا جواب بن نہ آوے اس سے وہ قائل ہو جائیگا۔ بادشاہ نے کہا کہ دو تین
سوال تجویز کرو۔ خواجہ سرا نے عرض کی کہ ایک وسط زمین دوسرے تعداد ستارہ
تیسرے شمار مرد و عورت۔ یہہ تین سوال ابھی طلب کرکے بیربل سے کیجیے ۔
دربان بیربل کے بلانے کو گیا۔ بیربل نے پوچھا کہ حضور مین اسوقت کون ہے
دربان نے خواجہ سرا کا نام لیا۔ بیربل حضور مین حاضر ہوا اور تینون سوال سنکر
اقرار کیا کہ تین روز مین انکا جواب دونگا۔ تیسرے روز ایک میخ گاڑ دی اور
کہا کہ زمین کا وسط یہی ہے جسے شک ہو یہان سے ناپ لے اور دنبے کو
دکھلا کر کہا کہ جتنے اُسکے بال ہین اتنے ہی آسمان پر ستارے ہین کچھہ شک ہو

تو شمار کریجے۔ بادشاہ نے کہا دو سوالون کے تونے جواب دئے۔ تیسرے سوال کا جواب کیا ہے اُس نے کہا کہ میرا حساب درست نہین آتا کیونکہ مردون کو مردون مین گنا اور عورتون کو عورتون مین یہہ ولد الحرام خوجے مردون مین بہی داخل ہین اور عورتون مین بہی۔ ان کو کس مین شمار کرون۔ اگر انہین قتل کرا دیا جائے تو حساب درست آوے ؛

لطیفہ ۲۳

ایک مسجد مین ایک ملا جی ہر روز نماز پڑہنے کے بعد یہہ دعا مانگا کرتے تہے کہ اے خدا ایمان کی سلامتی بخش۔ اتفاقاً ایک میراثی بہی وہین نماز پڑہا کرتا تہا جو بعد نماز کے یہ دعا مانگتا تہا کہ یا اللہ روٹی رزق بہت دے۔ ایک دن ملا جی نے خفا ہوکر کہا کہ او نا معقول یہ کیا دعا ہے اللہ سے تو فانی شے کا طالب ہوتا ہے باقی کی طرف دہیان نہین کرتا۔ میراثی نے جواب دیا کہ حضرت آپ سچ فرماتے ہین مگر قاعدہ ہے کہ اللہ سے وہی چیز مانگی جاتی ہے جو پاس نہو۔ میرے پاس یہان روٹی رزق کا گہاٹا ہے مین اُسکا خواستگار ہون اور آپ کے ہان ایمان کی کمی و ذلت ہے۔ آپ ایمان کی ہر دم طلب کرتے ہین ؛

لطیفہ ۲۴

ایک عورت جسکا شوہر نہایت بیمار تھا اور طبیبون نے بہی جواب دیا تہا۔ بہت پریشان اور بیقرار رہتی اور ایسی مصیبت مین اس غمزدہ کو کسی چیز سے تشفی نہوتی سوائے اس خیال کے کہ شوہر کے بدلے ملک الموت اسکی جان لیوے خیر اب دعا مانگنے اور موت کو عاجزی سے بُلانے لگی آخر کو ایکدن ملک الموت ایک ہیبتناک شکل اُسکے سامنے آ پہنچی۔ جس کو دیکھکر وہ بہت ڈری اور کہنے لگی کہ حضرت غلطی نہ کیجئے گا جسکے لئے آپ تشریف لائے ہین وہ اس مکان مین ہے

لطیفہ ۲۵

راستہ مین دو شخصون سے ملاقات ہوئی ایک نے دوسرے کی خیر و عافیت پوچھی اُسنے کہا آپکی عنایت ہے دو دن سے بخار آنے لگا ہے - اسنے کہا میرے سبب سے آپکو بخار نہین آیا ہے جو آپ میری عنایت بتاتے ہین باعث اسکا کچھہ اور ہوگا ؛

لطیفہ ۲۶

جب بکسر پر لڑائی بگڑگئی اور نواب آصف الدولہ لکھنو مین داخل ہوئے اور باہم عہدنامہ ہوگیا اور شاہ عالم شاہجہان آباد مین پہنچا و یا آصف الدولہ نے جشن کیا جب بھانڈ مجرے کو آئے پہلے یہ نقل لائے مبارک مبارک ہمارے نوابصاحب آئے دوسرا بولا کہ نواب آصف الدولہ بہادر کیا آئے ہمارے بھاگ آئے ؛

لطیفہ ۲۷

ایک مندر ہنود کا بادشاہ نے منہدم کرادیا اور بتخانہ کی جگہہ مسجد بنوائی - بتون کو مسجد کے آثار مین دبوا دیا جب مسجد تعمیر ہوچکی حضور نے مسجد مین نماز پڑہی - فرحت ہوئی فرمایا کہ اس مسجد کی تعمیر مین مسلمانون کو دو فائدے ہوئے ایک یہہ کہ مسجد بنا ہوئی مسلمان خالق زمین و آسمان کی روز و شب عبادت کرینگے اور دوسرے یہ کہ بتخانہ منہدم ہوا بتخانہ کی جگہہ مسجد تعمیر ہوئی - ایک برہمن گستاخ زبان بہی حاضر تہا اُسنے عرض کی کہ ہندون کو بہی دو فائدے ہوئے پہلے یہ کہ ہم لوگ اُنکی پرستش کرتے تہے اب مسلمان لوگ اُنکے آگے سر جہکاتے ہین اور دوسرے یہ کہ ہمارے ٹہاکرون نے یہ زمین خاص کسی صورت مین نہچھوڑی آپکی مسجد کی بنیاد مین بہی موجود ہین - اور یہہ زمین ہمارے ٹہاکرونکی عصمت سے عباد تخانہ ہی رہا بادشاہ اس گستاخ بیانی سے اگرچہ آشفتہ ہوئے مگر ایک ندیم ظریف مصلحت اندیش بول اُٹہا سبحان اللہ کیا مبارک مسجد ہے کہ جسکی تعمیر سے دونو دین آباد ہوئے بادشاہ ہنس پڑے اور برہمن کو کچھہ نکہا ؛

لطیفہ ۲۸

ایک حسین اور آراستہ نازنین نے ایک مرتبہ ایک جرنیل سے کہا کہ تمنے بہتیری لڑائیان فتح کرکے نام پیدا کیا اب زیادہ ہوس کیون کرتے ہو۔ جرنیل نے جواب دیا کہ تم اپنی کہو کہ تم اتنی خوبصورت ہو۔ پھر خود آرائی کیون کرتی ہو ۔

لطیفہ ۲۹

ایک اہلکار انکم ٹکس کسی شخص سے اُسکی سالانہ آمدنی کی تحقیقات کرنیلگا۔ اُسنے ثابت کیا کہ میری آمدنی پانسو روپیہ سال سے کم ہے اور اسی واسطے مین واجب الگذان نہین ہون۔ اہلکار نے کہا کہ یہ بجا ہے پر سچ پوچھو تو بظاہر ہم کو اس آمدنی پر اطمینان نہین ہوسکتا۔ اس نے جواب دیا کہ آپ کو کیا۔ مجھکو خود اس آمدنی پر اطمینان نہین ہے ۔

لطیفہ ۳۰

ایک شخص نے شراب خوری سے توبہ کی تھی ایک وز اُسکے دوست نے کہا کہ آج ہمارے ہان بہت عمدہ شراب آئی ہے تم چلو تو لاؤن۔ اُس نے جواب دیا شراب تو مین نے چھوڑ دی ہے۔ البتہ اُسسے اگر عرق بہار کہو تو مضائقہ نہین ۔

لطیفہ ۳۱

ایک پنڈت برتن لے کر گہوسی کے ہان گیا۔ تین سیر خالص دودہ مانگا اور کہا برتن رہنے دے مین جمنا نہا آؤن پھرتی دفعہ لیتا جاؤنگا۔ گہوسن نے اپنی پیمانہ سے دو لوٹے دودہ اور ایک لوٹا پانی ملا کر اُس کے برتن مین بھر دیا باہر جاتے وقت اپنے بیٹے کی بہو سے کہہ گئی کہ یہ تین سیر دودہ ایک پنڈت کا رکھا ہے وہ لینے آئے تو دیدیجو جب وہ مہاراج اشنان کرکے آئے گہوسن کی بہو نے دودہ سمجہکر حسب دستور اپنے دودہ نکالا اور ایک لوٹا پانی اسمین ڈالکر

پنڈت صاحب کے حوالہ کیا۔ پھر جاکر مصرانی انگلی ڈالکر لبلین کہ دودھ کیا ہے نرا سفید پانی ہے تہوڑا گہر مین سب نے چکھا زان بعد تولا تو سیر بہر دودھ چکنے مین کم ہوگیا تھا۔ پنڈت جی نے کہا کچھ مضائقہ نہین اسمین ایک لوٹا پانی ملا دو۔ مین ابہی جاکر پھیر آتا ہون۔ پانی ملا کر پچھلے گہوسن سے تکرار کرنے لگے کہ یہ کیا بات ہے خالص کے دام لیکر نخالص دودھ کیون دیا۔ وہ چپکے سی اپنی بہوسے کہنے لگی تیری سوگند مین تو اس مین ایک لوٹا پانی ملا گئی تھی۔ اسنے کہا تمہاری سوگند مین نے بھی ایک ہی لوٹا پانی ملایا تھا۔ یہ گفتگو سنکر پنڈت جی نے پکار کر کہا کہ تم دونو کی سوگند مین بہی اس مین ایک ہی لوٹا پانی ملاکر لایا ہون ۔

لطیفہ ۳۲

ایک صاحب کا لڑکا مرگیا انکا ہم محلہ ظریف تھا اُسنے اپنے لڑکے سے کہا کہ تم ماتم پرسی کو جاؤ لڑکے نے کہا کہ مین وہان جاکر کیا کہون ظریف نے کہا کہ جو اور اہل محلہ کہین تم بھی وہی کہنا الغرض یہ صاحبزادے صاحب روانہ ہوئے اثنار راہ مین دیکھا کہ دو چار آدمی اُس لڑکے کی (جو مرگیا ہے) برائی کر رہے ہین یہ صاحبزادے ان آدمیون کی باتین سنکر آئے ہوئی اور اُسکے مکان پر پہنچے۔ بروقت ملاقات کہنے لگے کہ آپکا لڑکا مرگیا خوب ہوا اُسکا مرنا ہی مناسب تھا کیونکہ وہ آوارہ ننگ خاندان تھا وہ یہ کلمہ سنکر چپ ہو رہے بعد لڑاان صاحبزادے ان سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر آئے باپ نے پوچھا کہ تمنے کیا کہا تھا لڑکے نے وہی باتین جو وہان کی تھین بیان کین۔ باپ اُن کے نہایت خفا ہوئے اور خود ہی ماتم پرسی کو تشریف لے گئے۔ اور صاحب خانہ سے کہا کہ وہ لڑکا جو آیا تھا محض بیوقوف ہے آپ اُسکے کہنے کا برا ہرگز نہ مانئے گا انشاءاللہ تعالے اب جو آپ کا بڑا لڑکا مریگا تو مین خود ہی تعزیت کو آونگا ۔

لطیفہ ۳۳

ایک لومڑی جو جال میں پھنس گئی تھی بہت کوشش سے تڑپ تڑپا کر جال سے نکلی لیکن کسی صدمہ سے اُسکی دُم ٹوٹ گئی - اسکو اپنی بیدُمی کا عیب ایسا بُرا معلوم ہوا کہ وہ اپنی زندگی سے بیزار ہوگئی آخر اُسنے ایکدن تمام اپنی ذات کے سرداروں کو جمع کرکے اُنکے سامنے ایک بڑا خطبہ پڑھا جسکا مضمون یہہ تھا (دُم ایک بے حقیقت چیز ہے اور اس سے کوئی کارروائی کسی قسم کی نہیں نکلتی اور اس کے نہونے سے کسی طرح کی تکلیف بھی نہیں ہو سکتی اور نہ کچھہ یہ خوبصورتی میں داخل ہے اور نہ اعضاء رئیسہ میں شمار ہوتی ہے بلکہ اور تکلیف وہ ہے اکثر چلنے پھرنے میں جھاڑ دن میں اٹکجاتی ہے اور خصوصاً لومڑیوں کیلئے تو یہ دُم نہایت ہی بُری اور خراب ہے) جو ہیں اُس خطبہ کو لومڑی نے تمام کیا ایک سردار محفل میں کھڑا ہوکر کہنے لگا کہ مجھکو یہ بات ثابت نہوئی کہ اس خطبہ پڑھنے والے کی کیا غرض ہے دُم کی بُرائی کو بیان کرنا یا کہ دُم نہونے سے جو بدصورتی ہوجاتی ہے اُس عیب کو چھپانا ہے ؛

لطیفہ ۳۴

ایک جنگل میں کثرت سے گیدڑ رہتے اتفاقیہ وہاں ایک شیر کا گذر ہوا اُسنے ہر روز آٹھہ آٹھہ دس دس گیدڑوں کا شکار کرنا شروع کیا - گیدڑوں کو اپنا وطن چھوڑنا نہایت شاق ہوا اور شیر سے انتقام لینا اور مقابلہ کرنا اپنی طاقت سے باہر خیال کیا - آپس میں مشورہ کرکے دو گیدڑوں کو سفیر بناکر شیر کے پاس اس غرض سے روانہ کیا کہ حضور کے کھانے کیواسطے صبح و شام ایک گیدڑ کا گوشت کافی ہوگا اور اگر حضور روزانہ اسطرح کی زیادتی فرمائینگے تو چند روز میں آپکو اپنی خوراک کے لئے اور جنگل تلاش کرنا پڑیگا - شیر نے اُنکی عرضداشت کو منظور فرمایا - چند روز وہ دو نو گیدڑ ایک گیدڑ شیر کے حضور میں پہنچاتے رہے - ایک دن وہ دو نو گیدڑ رضالی

شیر کے پاس پہنچے اور گیدڑ حاضری کا معمولی اپنے ہمراہ نہ لیگئے اور نہایت ادب سے عرض کیا کہ حضور آج جو ہم حضور کی حاضری کا گیدڑ لاتے تھے۔ رستے مین ایک شیر ملا اور اُسنے وہ گیدڑ ہمسے چھین لیا۔ اور ایک کوئین مین لیگیا۔ ہرچند ہمنے حضور کی شان و شوکت اور جاہ و مکنت کا اُس سے اظہار کیا مگر اُس مغرور نے کچھہ نہ سنا بلکہ ہمارے پکڑنیکو بھی آمادہ ہوا اور کہا کہ مین ایکدفعہ تمہارے ولی نعمت کو بھی جسکے تم بہروسے ہو یہ ہی دن دکھاونگا۔ شیر سنتے ہی شعلہ ہوگیا اور غضب کی آگ سے سراپا جلگیا۔ فی الفور گیدڑون کے ہمراہ اس کوئین کی سمت چلا جب قریب پہنچا ایک گیدڑ نے کوئین مین جہانک کر کہا کہ حضور ملاحظہ فرمائیے کہ اتبک وہ شیر اور گیدڑ دونو موجود مین۔ شیر نے جب اپنے اور گیدڑ کے عکس کو کوئین مین دیکھا فورًا کود پڑا گیدڑون نے جب اپنے دشمن کو کوئین مین گرا ہوا دیکھہ لیا بہت شاد ہوئے اور سب نے جمع ہوکر مبارکباد دی اور یہ بات مقرر کی کہ ہر روز بوقت شب چار بار اس فتح کی مبارکباد تمام جہان مین پہنچایا کرین چنانچہ جب ہی سے رات کو گیدڑون کا بولنا مقرر ہوا ہے جو اتبک برابر فتح کی مبارکباد جاری ہے ؛

قطعہ

مدعا یہہ ہے اس کہانی کا	ظلم دشمن ہے کامرانی کا
مارکر شیر کو ہر اک گیدڑ	شور کرتا ہے شادمانی کا

لطیفہ ۳۵

اکبر بادشاہ نے زینے پر سے چڑہتے وقت بیربر سے کہا کہ مجھے کسی لطیفہ سے آخر زینے تک ہنسادے تو انعام دونگا ورنہ تجھکو قتل کرونگا۔ بیربل نے بہتیل لطیفے کہے مگر بادشاہ نہ ہنسے۔ جب بادشاہ نے آخر زینے پر پاون رکھا۔ بیربر نے جان سے ہاتھہ دہوکر کہا دکہا ہنسی دل لگی مین جلاد دن سے مرواٹیگا میرے خاندان کو رلوائیگا) بادشاہ سے ضبط نہو سکا بیساختہ ہنسنے لگے ؛۔

لطیفہ ۳۶

ایک چھوٹے لڑکے کی جوتیاں کھو گئیں تمام گھر ڈھونڈا کہیں پتہ نہ لگا۔ مجبور ہو کر اپنے باپ کے کتبخانہ میں سے ایک لغت کی کتاب نکالکر ورق الٹنے لگا۔ اُس کے باپ نے دیکھکر کہا بیٹا اسمیں کیا دیکھتے ہو اُسنے جواب دیا کہ میری پاپوش کھو گئی ہے انکو ڈھونڈتا ہوں اُس نے کہا اس میں تمھاری پاپوش کہاں رکھی ہیں لڑکے نے نہایت مستعدی سے کہا تم کو جس چیز کی تلاش ہوتی ہے لغات میں سے ملجاتی ہے تو کیا عجب ہے۔ کہ میری جوتیاں بھی اس میں سے مل جاویں ؛

لطیفہ ۳۷

ایام غدر ۱۸۵۷ء میں دہلی کے اندر چار بدمعاش باہر کے ایک ساہوکار کی کوٹھی میں گھس گئے اور دھمکانے لگے کہ مال لاؤ ؛ ساہوکار نے کہا کہ تم میری کوٹھی میں کسقدر سرمایہ تصور کرتے ہو۔ انھوں نے کہا ایک لاکھ روپیہ نقد پھر اُس نے پوچھا کہ تمہارے نزدیک اس شہر میں بیرونجات کے کتنے آدمی ہونگے اُنہوں نے بیان کیا دو لاکھ آدمی۔ یہ سنکر ساہوکار نے دہ روپیہ نکالکر اُن کے ہاتھ پہ رکھدئے اور کہا اس حساب سے تم چاروں آٹھ آٹھ آنہ بانٹ لو اسواسطے کہ باقی تمہارے ساتھی دو لاکھ ہینگے اور بھی یہاں آنکر مجھ سے اور روپیہ طلب کرینگے اور مجھے بھی اُن کو دینا ہوگا ؛

لطیفہ ۳۸

کوئی حکیم کسی ناخواندہ مریض سے کہ جسکے وہ معالج تھے دریافت کرنے لگے کہ اور دونوں سے آج تمہاری طبیعت کیسی رہی اور کھانا تم نے اشتہا کے ساتھ کھایا یا نہیں۔ اُسنے جواب دیا کہ ہاں صاحب تو مجھے تخفیف ہی ہے کھانا اشتہا کے ساتھ نہیں کھایا بلکہ مینہ کی چٹنی کے ساتھ کھایا تھا ؛

لطیفہ ۳۹

ایک گنوار کبھی ریل پر سوار نہوا تھا اتفاقاً ایکروز اُسے کسی مقدمہ مین الہ اباد کو جانا پڑا تو وہ ریل کے اسٹیشن پر گیا اسوقت گھنٹہ بج چکا تہا اور ریل چل نکلی تھی سیٹی بجتی جاتی تھی - یہ دیکہکر گنوار دوڑا اور چاہتا تہا کہ اُچھلکر گاڑی پر سوار ہو جائے محافظون نے منع کیا تو وہ کہتا کیا ہے کہ واہ واہ ریل تو مجھے سیٹھی بجا بجا کر اشارے سے بلاتے ہی اور تم منع کرتے ہو یہ کیا بات ہے ؟

لطیفہ ۴۰

ایک دہلی کے بنئے لکھنوکی سیر کو گئے وہان ایک شہدے نے اُن کو بڑے تکلف کے ساتہہ اور ملبوس بلباس فاخرہ بازار مین پھرتے دیکہکر بھلے مانسون کی وضع بن سامنے آ سلام کیا مزاج پرسی کے بعد دریافت کیا کہ آپکا کہان سے تشریف لانا ہوا انہون نے کہا دہلی سے سیر کو آئے ہین - اُس نے کہا آیئے مین آپ کو اچھی طرح یہان کی سیر کرا دون - وہ سادہ سو بھاو اُس کے ساتھ ہو لئے - راستہ مین شہدے نے پوچہا کہ صاحب اسوقت کیا بجا ہے - بنئے صاحب نے کچھہ سمجھکر دانائی سے جواب دیا کہ معلوم نہین میری گھڑی بند پڑی ہے - پہر تھوڑی دیر بعد اُسنے چٹکی مین ہلاس لیکر پیش کی کہ سونگئے - اُنہون نے کہا کہ صاحب مین ہلاس نہین سونگہتا - شہدہ ان کو ادہر ادہر پھراکر رخصت ہوا جب وہ چلا گیا تو ان کو ہلاس کی طلب ہوئی جیب مین ہاتہہ ڈالکر دیکہا تو چاندیکی ہلاسدانی ندارد ہے بجائے اُسکے ایک کاغذ ہندی لکہا ہوا ہاتہہ مین آگیا اُس مین لکہا تھا جب آپ ہلاس نہین سونگہتے تو ہلاسدانی رکہنے سے کیا فائدہ اور جو گھڑی چلتی نہین تو اُسکا جیب مین رکہنے سے کیا کام یہ دیکہکر گھڑی ڈہونڈنے لگے تو وہ بھی غایب تھی جب تو چکرائے اور دل مین کہنے لگے .

بل بے تیرے ہاتھہ کی صفائی کیا ہے معلوم دونو چیزین اُڑائی ہین ؛

لطیفہ ۴۱

ایکدفعہ علما کی مجلس مین اس بات پر بحث آکر پڑی کہ مقناطیس کی سی کشش کسی شے مین نہین ہے - ایک شخص بولا کہ میری معشوقہ مین مقناطیس سے زیادہ کشش ہے جو مجہے سات کوس سے ہر روز کہینچ لاتی ہے ؛

لطیفہ ۴۲

ایک شخص نے کسی دانشمند سے پوچہا کہ تمنے اپنے بیٹے کو مختار کاری کا پیشہ کیون سکہایا ہے اُسنے جواب دیا کہ اسکو بچپن ہی سے جہوٹ بولنے کی عادت ہے ؛

لطیفہ ۴۳

ایک شخص نے کسی دانشمند سے پوچہا کہ شراب اور شمشیر یکسان کیون ہین اُس نے جواب دیا کہ جب تک کہنچتی نہین کام کی نہین ہوتی ؛

لطیفہ ۴۴

ایک روز اکبر بادشاہ نے کل ارکین سلطنت سے فرمایا کہ تخم بناس پتی کل عالم کے جمع کرو کاربردازان سلطنت نے عرصہ دراز تک جستجو کی مگر کل تخم جمع نہو سکے تب بادشاہ نے بیربر کو یہی حکم دیا کہ تخم بناس پتی تمام عالم کے جمع کرو - بیربر نے سر دربار چلو مین پانی لیکر ہاتہہ مین بلند کر کے قطرے زمین پر ٹپکائے اور حاضران دربار سے کہا یہی تخم کل بناس پتی کے ہین انہین جمع کر کے بادشاہ کے حضور مین پیش کرو کہ بغیر اسکے کوئی درخت و سبزہ نہین جمتا بادشاہ نے نہایت خوش ہو کر تحسین و آفرین کی ؛

لطیفہ ۴۵

نہو ڈسے ریونہ ہے کہ ایک شخص نے کلکتہ پولیس کورٹ مین اِس مضمون کی

درخواست دی کہ مجھکو میری عورت نے مکان سے نکالدیا ہے اور اب میرے پاس کوئی ذریعہ گذارہ کا نہین۔ اُسپر مسٹر بی ایل کپتان صاحب نے حکم لکھا یاکہ سائل کے لئے یہ بات قرین مصلحت ہے کہ وہ کسی دوسری ایسی عورت سے شادی کرے جو اسکی پرورش کرسکے ؛

لطیفہ ۴۶

ایک کلانوت جو اپنے فن کا اُستاد تہا ایک راجہ کے ہان اکر نوکر ہوا راجہ اسکو صاحب کمال دیکھکر روز بروز اُسکا مرتبہ بڑہاتا جاتا تہا۔ ادہر اُسکے شاگرد بہی زیادہ ہوتے جاتے تہے اور وہ سب کو علم موسیقی سکہلاتا تہا۔ اُن مین ایک بہت ذہین اور خوش آواز تہا جسکے اوپر راجہ کی کمال مہربانی تہی۔ پہردن تک اُسکا راگ سُنا کرتا تہا۔ ایک روز کلانوت نے سوچا کہ کہین ایسا نہو کہ رفتہ رفتہ اسکی قدر بڑہ جاے اور میری گہٹ جائے۔ اسلئے اُسکو زہر دیکر مار ڈالا۔ جب راجہ کو خبر ہوئی کلاونت کو بلاکر جلادونکو حکم دیا کہ اسکو ابہی میرے سامنے قتل کردے اُسنے میرا آدہا عیش کہو دیا کلانوت نے ہاتہہ باندہکر مہاراج سے عرض کیا کہ مہاراج مجہے نہ قتل کروائیے ورنہ آپکا رہاسہا آدہا عیش بہی جاتا رہیگا۔ راجہ نے یہ لطیفہ سنکر اُسکی جان بخشدی ؛

لطیفہ ۴۷

ایک برہمن سادہ لوح رستہ چلا جاتا تہا۔ اُسنے ایک کٹگہرین شیر کو مقید دیکہا شیر نے اُسکو دیکہکر دُم ہلائی گویا کہ کہتا ہے کہ تو مجھکو رہا کردے۔ برہمن آگے بڑہا شیر نے کہا کہ تو مجہکو اس قید سے برائے خدا چہڑا دے تو مین تیرا بہت ممنون ہونگا اس برہمن بے رحم کہاکر شیر کو اُس کٹگہرے سے کہولدیا۔ جب اُس سے باہر نکلا برہمن سے کہنے لگا کہ بموجب آئین ہمارے نیکی کا بدلہ بدی ہے۔ پس مجہہ پر فرض ہے کہ تجھکو ہلاک کردن۔ ہرچند اُس نے شیر کو سمجہایا مگر وہ اپنی ہٹ سے

بار نہ آیا - آخر یہ صلاح قرار پائی کہ کسی کو ثالث کیا جائے - شیر نے ثالث کرنا منظور
کیا - وہ پہلے درخت کے پاس گیا شیر نے کہا کہ اے درخت سچ کہنا ہم تجھسے انصاف
چاہتے ہین - بتا نیکی کا بدلا بدی ہے یا نیکی - درخت نے کہا میری دانست مین
نیکی کے بدلہ مین بدی کرنی چاہئے کیونکہ مجھسے بھی لوگ بالعوض نیکی کے بدی
کرتے ہین یعنے جب کوئی مسافر میرے سایہ مین آکر پناہ لیتا ہے مین اسکو سایہ
اور ہوا کا آرام دیتا ہون - لیکن وہ بدذات جب یہان سے چلتا ہے ایک دو
شاخ ضرور ہی میری کاٹ لیتا ہے اور جبتک بیمار رہتا ہے تبتک کہتا رہتا ہے
کہ اسکے تختے خوب بن سکتے ہین اسکی کڑیان نہایت اچھی رہین جوڑی کواڑ دون کی
بھی نادر نکلے - پس ہر کوئی میری نیکی کو بدی سے تبدیل کرتا ہے - اسواسطے میری
رائے مین نیکی کا بدلہ بدی ہے - جب اُس برہمن نے اُس درخت کی رائے سنی
شیر سے کہا کہ ایک آدمی کے جان مارنے کو صرف ایک گواہ کی شہادت کافی نہین
ہو سکتی ہے بلکہ تین کی گواہی چاہئے - اب اور سے بھی دریافت کرنا مناسب ہے
شیر نے کہا کہ رستے سے پوچھو - برہمن نے رستے سے دریافت کیا کہ نیکی کا بدلہ بدی ہے
یا نیکی - رستے نے جواب دیا کہ نیکی کا بدلہ بدی ہے کیونکہ مسافر میرے اوپر سے آتے جاتے
مین اور آسایش سے سوتے ہین - اور میرے ہی اوپر بول و براز کرتے مین اور جو
مسافر نکلجاتے ہین وہ گالیان دیتے ہین کہ کیسا کمبخت کٹھن رستہ ہے کہ نہین
کٹتا - وہ برہمن بہت گھبرایا کہ دو گواہ میرے حق مین قتل کا فتوے دے چکے
اب دیکھئے تیسرا کیا کہے - اتفاقاً ایک لومڑی نظر آئی - شیر نے کہا کہ اے لومڑی
ذرا ٹھیر جا کچھہ تجھسے دریافت کرنا ہے اور جو مقدمہ ہمارا آدمی سے ہے اسکو فیصل کرتی جا
لومڑی نے جواب دیا کہ حضرت کو جو فرمانا ہو ذرا دور ہی دور سے فرمائیے - شیر نے تمام قصہ
اول سے آخرتک سنایا - کہا شنیدہ کے بود مانند دیدہ - آپ مہربانی فرماکر

جس صورت سے اس آدمی نے آگے کو رہا کیا ہے مجھے بھی دکھا دیجے۔ تب مین فیصلہ کرون
شیر نے کہا چلو۔ پس وہ تینون روانہ ہوئے۔ اور برہمن نے وہان پہنچکر شیر کو
کٹگھر مین بند کر دیا۔ اور لومڑی سے کہا لو دیکھلو اسطرح بند تھا اور مین نے پہلے
اسے اسطرح رہا کیا تھا جسطرح اب کرونگا۔ لومڑی نے کہا اے آنکھون کے اندھے بیدم
کے گدہے چل اپنا رستہ لے۔ بد دنکے ساتھہ نیکی کرنا اپنی جان سے دشمنی کرنا ہے
اس مین قفل ڈال اور اپنی راہ لے۔

نیکی کرنی بدون سے ایسی ہے		جیسی نیکون سے کی بدی تونے	

لطیفہ ۴۸

ایک خوش مسخرا صدر الصدور کے محکمہ مین گواہی دینے گیا۔ صدر الصدور نے
اظہارون کے وقت اس سے یہ سوال کیا کہ مدعی جسجگہہ مدعا علیہ کو روپیہ دیا تھا
وہ جگہہ تم سے کتنی دور تھی۔ اُسنے جواب دیا کہ ۹ گز تین فیٹ دو انچ۔ صدر الصدور نے
پھر پوچھا کہ تم ایسا تحقیق کیونکر کہہ سکتے ہو۔ اُسنے کہا کہ مین نے اُسی وقت ناپ لیا تھا
کیونکہ مین پہلے ہی جانتا تھا کہ کوئی احمق مجھسے یہ سوال کریگا تو مین کیا جواب دونگا۔

لطیفہ ۴۹

ایک انگریز کا لڑکا جسکی عمر قریب پانچ برس کے ہوگی بڑا ذہین اور حاضر جواب تھا
اُسکے باپ کا ایک دوست اس کی ہوشیاری آزمانے کے لئے اُس سے مذاق
کیا کرتا تھا اور بعض اوقات یہانتک چھیڑتا تھا کہ لڑکا دق ہو ہو جاتا تھا
ایک دن اُس شخص نے اُس لڑکے سے کہا کہ تم کچھہ آدمی نہین۔ مین تمہین اب
پیار نہین کرونگا تو لڑکا کہتا کیا ہے کہ تمہین مجھکو ضرور پیار کرنا چاہئے۔ اُسنے کہا
سبب۔ لڑکے نے جواب دیا اس سبب سے کہ مین تم سے نفرت کرتا ہون اور
انجیل مین لکھا ہے کہ پیار کرو اُن کو جو تمسے نفرت کرتے ہین۔

لطیفہ ۵۰

ایک واعظ مولوی ایکروز جھٹپٹے کے وقت ایک تاریک راستہ کو ہوکر نکلے ایک چالاک لڑکے نے انہین جاتے دیکھکر کہاکہ مولوی صاحب اندہیرا ہوگیا ہے آپکو روشنی لادون مولویصاحب نے کہاکہ مین خود روشنی ہون مجھ سے تمام عالم کو روشنی پہنچتی ہے لڑکا سنکر کہنے لگاکہ واللہ مولویصاحب آپ کو تو قلعہ کے نیچے کسی درخت پر لٹکا دینا چاہیئے جو راہگیرون کو اندہیرے مین آنے جانے کی تکلیف نہ رہے ؂

لطیفہ ۵۱

ایک شخص دہلی کی تعریف سنکر سیر کو گئے جب اپنے وطن کو واپس آئے تو اُن کے دوستون نے پوچھاکہ آپنے دہلی کی سب عمارتون کی سیر کی شہر کے باہر رائےپتہورا کے کہنڈر بہی دیکھے تو اُس کے جواب مین کہاکہ ہان مرمت طلب ہین ؂

لطیفہ ۵۲

ایک ضعیف آدمی نے کسی حکیم سے شکایت کی کہ مجھے کہانا ہضم نہین ہوتا حکیم نے کہاکہ بیشک سوئے ہضمی بہت بُری ہے لیکن یہ ضعیفی کا باعث ہے۔ پہر اُس نے کہاکہ میری بصارت مین بہی فرق آگیا ہے حکیم نے کہاکہ آدمی کے جسم مین آنکہین بڑی نعمت ہین بینائی کا کم ہوجانا موجب بہت دقت کا ہوتا ہے۔ لیکن یہ بہی ضعیفی کا باعث ہے پہر اُسنے کہاکہ مجھے کم سنائی دیتا ہے حکیم نے کہا سچ ہے جب آدمی بہرا ہوجاتا ہے تو اُسکا جی اندر سے بہت گہبراتا ہے پہر کیاکیا جائے یہ بہی ضعیفی کا باعث ہے۔ پہر اُس نے کہا مجھے نیند نہین آتی حکیم نے کہاکہ جس شخص کو نیند نہ آئے واقع مین اُسے کروٹین بدلتے بدلتے صبح ہوجاتی ہے۔ ساری رات یون ہی ہاتہہ پانوٗ پٹکتے کٹتی ہے یہ بہی ضعیفی کا باعث ہی پہر کہاکہ میرے جسم مین طاقت نہین ہے روز بروز کمزوری زیادہ معلوم ہوتی ہے حکیم نے کہا

کہ جب آدمی کی طاقت جاتی رہی تو جانو کہ اُسکی قضا کے دن نزدیک آئے یہ بہی ضعیفی کا باعث ہے تب تو بڈہا بہت ناراض ہوا اور خفا ہوکر کہنے لگا کہ نیم حکیم خطرۂ جان تم کیسے ہو جس بیماری کی شکایت کرتا ہون اسکو تم یہی کہدیتے ہو کہ یہ بہی ضعیفی کا باعث ہے یہ بہی ضعیفی کا باعث ہے اس کے سوا تمہین کچھہ اور بہی یاد ہے یا نہین یہ سنکر حکیم صاحب ہنسے اور بولے کہ کچھہ مضائقہ نہین تم جو چاہو کہو مین تمہاری خفگی کا برا نہین مانتا کس واسطے کہ جلدی سی غصہ کا آجانا یہ بہی ضعیفی کا باعث ہے ؛

لطیفہ ۵۳

ایک شخص کا لڑکا دریا مین تیرنے کو جانے لگا چلتے وقت اُسکے باپ نے منع کیا لڑکے نے نہ مانا تب اُس نے خفا ہوکر کہا کہ بہلا بچہ تو جا اگر پانی مین ڈوب گیا تو دیکھا ایسا مارونگا کہ کہاں تک اُدہر جائے گی ؛

لطیفہ ۵۴

جہانگیر کے عہد مین ایک افغان نے اپنے منشی سے کہا کہ فلانے ہندو کو خط لکھو منشی القاب اُس کو عزت آثار لکھہ لایا۔ افغان نے کہا واللہ ایک آثار عزت ہندو کو لکھنا شایان نہین ہے اگر پاؤ آثار ہو تو مضائقہ نہین ؛

لطیفہ ۵۵

ایکروز اکبر بادشاہ نے ندمائے سلطنت سے استفسار فرمایا کہ دنیا مین کون پہول بہتر و عزیز تر دل ہے بیربر نے کہا جس پہول کے لباس سے انسان کے دلکو شگفتگی و آبروئی کامل حاصل ہو بادشاہ نے اس لطیفہ کو نہایت پسند کیا اور بیربر کو خلعت و انعام دیا ؛

لطیفہ ۵۶

ایک رنڈی انگوٹہی پہنے رخسار پر ہاتہہ رکھے گاڑی سوار بازار مین جاتی تہی ایک

ظریف نے دیکھکر کہا کہ اگر ہم بھی انگوٹھی ہوتے تو رخساروں پر لگتے۔ رنڈی نے یہ کلمہ سُنکر فوراً انگوٹھی ہاتھہ سے اُتاری اور زمین پر ڈالکر ہزاروں ٹھوکرین لگائین اور کہا کہ اگر تم انگوٹھی ہوتے تو یہی حال تمہارا بھی ہوتا۔

لطیفہ ۵۷

ایک بکری جب صبح کو چرنے جاتی اپنے بچے کو تاکید کر جاتی کہ جبتک مین نہ آؤن دروازہ ہرگز نہ کھولنا۔ اتفاقاً ایک بھیڑیا اس بات کو گھر کے پچھواڑے سے سنرہا تھا بکری کے جاتے ہی اسی کی آواز بنا کر دروازے پر آیا اور کہنے لگا دروازہ کھول کہ تیری ما اندر آوے بچے کو اُسکی مکاری معلوم تھی۔ کہنے لگا کہ تم مجھے پہلے اپنی ڈاڑھی دکھادو بعد اُس کے گھر مین آؤ۔

لطیفہ ۵۸

ایک چڑیا کے بچون کو سانپ نے کھالیا اُسکو بہت افسوس ہوا اور انتقام لینے کا ارادہ ہوا مگر پھر سوچی کہ میری طاقت اُس کے مقابلے کو کافی نہین ہے پس اُسنے یہ تدبیر کی کہ ایک عورت بالائے بام اپنا زیور اُتارے غسل کر رہی تھی اُسکو غافل دیکھکر اُسکی انگشتری اُٹھانے لگی جو ہین عورت نے نگاہ کی انگشتری چڑیا کی چونچ مین دیکھکر غل کیا کہ دیکھنا دیکھنا میری انگشتری چڑیا لے گئی۔ عورت کے خویش و اقارب چڑیا کے پیچھے ہوئے۔ اُس نے وہ انگوٹھی سانپ کے بل مین ڈالدی۔ جو آدمی اُس کے پیچھے تھے اُس بل مین جاکر دیکھتے ہین تو ایک کالا ناگ بیٹھا ہوا ہے اُنھون نے اس سانپ کو مار ڈالا اور اپنی انگوٹھی لیلی۔

لطیفہ ۵۹

کسی جنگ مین ایک سپاہی کی مصنوعی ٹانگ مین گولا لگا ٹانگ ٹوٹ گئی اُس کے ٹوٹتے ہی اُس نے گریہ وزاری شروع کی ایک اور سپاہی جو اُسی

میدان مین پڑا ہوا تھا اور اتفاقاً اُسکی اصلی ٹانگ گولے ہی کے صدمہ سے شکست ہوگئی تھی اُسکی نالہ و فریاد دیکھکر کہنے لگا کہ تو بڑا بزدلا ہے کہ ٹانگ کے ٹوٹنے سے اس قدر روتا چلاتا ہے مجھے دیکھہ کہ میری بھی یہی حالت ہے اور مین چپ چاپ پڑا ہون یہ سُنکر وہ سپاہی بولا کہ ہان صاحب تم تو کہوہی گے تمہاری ٹانگ تو مفت کی تھی ٹوٹ گئی تو بلا سے اور مین کیونکر آزردہ ہون میرا تو ٹانگ کے بنوانے مین بہت سا روپیہ خرچ ہوا تھا۔

لطیفہ ۶۰

ایک گنوار بیمار ہو کر اسپتال مین گیا بعد علاج معالجہ کے جب اُسکو صحت بخوبی ہوگئی تو ایک ڈاکٹر نے گرم پانی سے نہلانے کی اجازت دی۔ جب اُس کے نہانے کو گرم پانی ہو کر آیا وہ یکبارگی غل مچانے لگا ڈاکٹر صاحب ڈاکٹر صاحب مین اتنا گرم پانی نہ پی سکونگا۔

لطیفہ ۶۱

کوئی فاضل دانشمند اثنا راہ مین کسی واقفکار کو نشہ شراب مین سرشار دیکھکر کہنے لگا کہ تم اس خراب عادت کو نہ چھوڑوگے تو اپنے لڑکے کے لئے کیا کر دوگے اُسکا کیا حال ہوگا۔ شراب خوار نے جواب دیا کہ صاحب مین اپنے لڑکے کے لیے وہ کر دونگا کہ جو تم اپنے لڑکے کے لئے نہین کر سکتے۔ دانشمند نے متعجب ہو کر کہا اس کے کیا معنی اُس نے کہا یہ معنی کہ میرا لڑکا مجھہ سے بہتر ہو جائیگا اور تمہارا لڑکا تم سے بہتر ہو ہی نہین سکتا۔

لطیفہ ۶۲

ایک چابک سوار نے کسی امیر کے ہاتھہ قیمتی گھوڑا فروخت کیا چند روز بعد اتفاقاً وہی چابک سوار راستہ مین امیر کو ملگیا پوچھا کیون صاحب تم تو کہتے تھے

کہ میرا گھوڑا بے عیب ہے وہ تو ایک آنکھہ سے اندھا نکلا اُس نے کہا صاحب سچا ہے پر اندھا ہونا عیب مین داخل نہین یہ بدنصیبی ہے ؛

لطیفہ ۶۳

کوئی دیہاتی لڑکا گانو کے اسکول کو جاتا تہا - راہ مین ایک شکاری نے پوچہا تم نے ادہر کو شکار جاتے دیکہا ہے لڑکے نے کہا اور شکار تو یہان نہین ہے - ہمارا ماسٹر چلا جاتا ہے جاؤ دوڑو اُسپر تاخت کر کے مار لاؤ ؛

لطیفہ ۶۴

کسی گنوار نے اپنے گانو کے اندر ایک ڈہیر مین سے گہاس چرائی اور پولیس مین خود جاکر اقرار کیا کہ مین فلان جگہہ سے گہاس نکال لایا ہون چیف کنسٹبل نے پوچہا کتنے گٹھے ہین - گنوار نے کہا اس بحث سے کیا حاصل آپ چھکڑے مین وہ ڈہیر لدوا کر میرے مکان پر بہجوائیے - باقی گہاس جو مین نے لیکر رکہی ہے سے آتا ہون ؛

لطیفہ ۶۵

ایک وکیل صاحب سرا مین جاکر شیرے بہٹیاری سے کہا اگر کوئی مسافر تجہے ہزار روپیہ سپرد کر کے مرجاے تو تو اُس کے لئے دعا رخیر کرے بہٹیاری نے جواب دیا کہ مین تو یہ دعا کرون کہ یا اللہ کوئی ایسا مالدار مسافر اور آن مرے ؛

لطیفہ ۶۶

کوئی مشہور اور فضول گو حکیم جسکی عمر چالیس سال کی تہی ایک رئیس کے سامنے کہہ بیٹہا کہ آپ جانتے ہین قاعدہ ہے کہ چالیس برس کی عمر مین آدمی یا تو احمق ہوجاتا ہے یا حکیم بنجاتا ہے رئیس نے ظرافت اور چرب زبانی کے ساتہہ جواب دیا کہ حکیم صاحب غالباً اُس مین دونو وصف ہو جاتے ہین ؛

لطیفہ ۶۷

اکبر بادشاہ نے بیربر سے پوچھا کہ وقت مقابلہ دشمن کے کون سی شے کام آتی ہے اس نے کہا درستی حواس و ثبات عقل ہر آفت سے بچاتی ہے بادشاہ نے کہا اگر آدمی بے ہتیار ہے تو درستی حواس وصحت عقل سب بیکار ہے بیربر نے کہا اس سہل ہی بات کو پہلے آزما لیجے پھر اس مین گفتگو کیجئے غرضکہ دوسرے روز بیربر نے خالی ہاتھ پیادہ پا دربار شاہی کا رستہ لیا۔ بادشاہ نے اسکے اوپر مست ہاتھی چھوڑ دیا اسوقت بیربر کو ایک کتا سوتا ہوا نظر آیا اسنے کتے کے پانو پکڑ کر چارون طرف گھمایا کتا چلایا ہاتھی گھبرایا پھر کتے کو ہاتھی کے مستک پر پھینکدیا ہاتھی نے فوراً منہ پھیر لیا بیربر نے حاضر حضور ہو کر عرض کیا کہ اس وقت درستی حواس نے بچالیا بادشاہ نے کہا تیرا قول سچا ہے۔ صحت حواس دافع ہر بلا ہے ؛

لطیفہ ۶۸

ایک احمق برتن ہاتھہ مین لئے ہوئے بیل کو دودہ رہا تھا کہ ایک شریف کا وہان سے گذر ہوا وہ یہ حرکت دیکھکر متعجب ہوا پوچھا کہ یہ تم کیا کرتے ہو احمق نے جواب دیا دودہ دوہتا ہون۔ شریف نے کہا کہ یہان بیل بھی دودہ دیا کرتے ہین۔ اسنے کہا آپ اپنی راہ لیجے کیا یہ گائے کا بچہ نہین ہے بہت نہین تو تھوڑا ہی سہی ؛

لطیفہ ۶۹

ایک مہاجن نہایت احمق تہا لیکن خوبی تقدیر سے اس کو عورت صاحب شعور اور سلیقہ ملی تہی کہ جو اس کو ہر اک امر مین مدد دیتی رہتی تہی - ایک دفعہ وہ مہاجن کہین جاتا تہا۔ جنگل مین اسے ایک کانا ٹھگ ملا مہاجن اسکو دیکھکر اپنی حماقت سے ہنس پڑا۔ تب وہ ٹھگ دوڑا اور سلام کرکے بولا کہ مین نے آپ کے باپ کے پاس اپنی ایک آنکھہ رہن رکھی تہی اور کچھہ روپیہ ان سے لیا تہا

سو اب آپ وہ آنکھ مجھکو دیدین اور روپیہ اپنا معہ سود لیلین - مہاجن یہ بات
سنکر متحیر ہو گیا اور اُسکو کچھہ جواب ندے سکا - ٹھگ نے جو اُسے چھپتا ہوا دیکھا تو
کہا اب دیر نہ کیجے اور میری امانت مجھے دیجے - مہاجن نے کہا کہ گھر چلو وہان
دونگا ٹھگ اُسکو احمق سمجھکر اُس کے ہمراہ ہو لیا - مہاجن حیران تھا کہ گھر
چلکر کیا ہوگا - شاید عورت کچھہ معقول جواب دیگی آخر گھر آکر عورت سے تمام حال
بیان کیا عورت نے اُسے تسلی دی اور ٹھگ سے کہا کہ تمہاری آنکھہ پرسون دینگے
دوسرے دن ایک شکاری کو کچھہ روپیے دیکر ہرنون کے کئی آنکھین منگائین
اور ڈبیون مین روئی کی تہ جماکر بہت حفاظت سے رکھین تیسرے روز جب
وہ ٹھگ روپیہ لیکر آیا - عورت نے روپیہ لیکر وہ ڈبیان اُسکے آگے رکھدین
اور کہا کہ لو اپنی آنکھہ پہچان لو - تب تو ٹھگ حیران رہ گیا اور دل مین سوچ
بچار کرنے لگا - عورت نے اُسے خوف زدہ دیکھکر کہا کہ دیکھتے کیا ہو اپنی آنکھہ
ان مین سے لیلو - ٹھگ نے مجبوراً ایک آنکھہ لیلی - عورت بولی مجھے کیونکر
یقین ہو کہ یہ تمہاری ہے تم دوسری آنکھہ اپنی نکالو کہ اُس کے برابر
تولکر تم کو یہ آنکھہ دیدین - شاید کسی اور کی نہ چلی جائے - اور اِس بات
مین اُسکو بہت دبایا - ٹھگ نے دل مین کہا کہ یہان تو لینے کے دینے پڑے اب
بھاگے بغیر اس بلا سے پیچھا چھڑانا غیر ممکن ہے یہہ سوچکر بلا تحاشا وہان سے
بھاگا اور پھر پیچھا پھر کر نہ دیکھا - مہاجن نے عورت کے پانو چومے اور کہا
کہ تو نے مجھے بڑی آفت سے بچایا -

لطیفہ ۰ ۷

ایک بے عقل مع اپنے اہل و عیال کے دریا سے پار ہونا چاہتا تھا - مگر وہان
کشتی نہ تھی - اُس نے اپنے حساب سے معلوم کیا کہ از روئے اوسط

اس دریا مین ایک فٹ پانی ہے - جب گاڑی اور آدمی تہوڑی دور پانی مین پہنچے قریب تہا کہ سب کے سب ڈوب جائین - وہ کور عقل پکارا کہ یارو ذرا صبر کرو شاید میرے حساب مین کچہہ غلطی رہی - اب کی دفعہ پہر اوسط نکال لو اس عقل کے دشمن نے پہر حساب کیا تو اُس مین غلطی نپائی - مگر اُس اُلو کے پٹھے خطاوم کو یہ نہ معلوم ہوا کہ اوسط حساب اور اور کاموں کے لئے ہے نہ کہ واسطے پار اُترنے کے - پہر حیران ہو کر پکارنے لگا - لیکہا جون کا تون - تو پہر کنبہ ڈوبا کیون -

لطیفہ ۱۷

ایک امیر نے کسی قوال کو کہانا کہانے کے لئے بلایا جب وہ کہا پی چکے امیر نے کہا تم اپنا ستار لائے ہو اُسنے جواب دیا صاحب میرا ستار کہانا نہین کہاتا جو مین ساتہہ لاتا -

لطیفہ ۲۷

ایک شخص کی بی بی نے انتقال کیا اور اتفاقاً اسی ضلع مین ایک عورت کی خاوند نے بہی وفات پائی چند روز بعد مرد نے عورت کو ایک مشاطہ کی معرفت کہلا بہیجا کہ خیر مرضی خدا سے طرفین کے اوپر جو صدمہ ہوا سو ہوا اب بجز صبر و شکیبائی کے کیا چارہ ہے پر فضل الہی سے ابہی تم جوان ہو اور خداوند کریم نے تم کو حسن زیبا مرحمت فرمایا ہے اور میری بہی عمر بڑی نہین ہے سب طرح خوشحال ہون چاہتا ہون کہ تم مجہے اپنی زوجیت مین قبول کرو - اُس نے جواب مین کہلا بہیجا کہ مجہکو منظور نہین اسواسطے کہ مجہے اپنے خاوند کے مرنے کا ایسا غم نہین ہوا ہے کہ مین بہول جاؤن اور ابہی دوسری شادی کر بیٹہون - یہ سُنکر اس شخص نے پہر پیغام دیا کہ فی الواقع تمہارا کہنا سچا ہے مجہے بہی اپنی منکوحہ دلنواز کے گذر جانے کا غم تم سے کم نہین ہے معلوم ہوا

کہ ہمارا تمہارا مزاج یکسان ہے پس غور کرو کہ یہ نسبت بہترین نسبت ہے اسموقع پر ہرگز نہ چوکو اور جلد ہی مجھے بعد نکاح شرعی اپنے وصل سے دلشاد کرو ؛

لطیفہ ۷۳

ایک شخص نہ کبھی نماز پڑھتا تھا اور نہ روزہ رکھتا تھا پر اتنا کرتا تھا کہ ماہ رمضان مین بدستور روزہ دار لوگون کے ہمراہ سحرگہی کو اُٹھکر کھانا کھالیا کرتا تھا۔ کسی شخص نے اُس سے پوچھا کہ تو نماز پڑہے نہ روزہ رکھے تو سحرگہی کو کھانا کھانے سے کیا فائدہ اُس نے ترش رو ہوکر جوابدیا کیا مین آپکے کہنے سے بالکل کافر ہو جاؤن ؛

لطیفہ ۷۴

ایک حبشی کہین چلا جاتا تھا راستہ مین کسی شخص کا آئینہ گرا پڑا تھا اس نے اُٹھا کر جو دیکھا تو صورت اصلی کہ سیاہ تھی نظر پڑی۔ تب ذات شریف نے خفا ہوکر آئینہ کو زمین پر پھینکدیا اور کہا کہ ایسے نہوتے۔ تو کاہیکو پڑے رہتے ؛

لطیفہ ۷۵

ایک امیر کی بھینس مرگئی اور اتفاقاً اس روز ہمسایہ مین ایک شخص کے کھانا پکانے کی ہانڈی ٹوٹ گئی دوسرے دن اُس نے امیر کو آزردہ خاطر دیکھکر باعث آزردگی کا دریافت کیا۔ امیر نے کہا کیا کہون میری ایک بھینس مرگئی یہ سنکر ہمسایہ اُسکا کہنے لگا تو اس کا رنج نہ کر میری بھی کھانا پکانے کی ہانڈی ٹوٹ گئی مجھے اور تجھے دونو کو کالے دہن سے لینا نہین ہے ؛

لطیفہ ۷۶

ایک شخص کہتا پھرتا تھا کہ مین اور میری ماں دونو نجومی ہین لوگون نے کہا کیونکر معلوم ہوا اُس نے جوابدیا کہ جب کوئی بادل کا ٹکڑا نمودار ہوتا ہے تو ہم دونو مین سے ایک کہتا ہے کہ آج مینہہ برسے گا اور دوسرا کہتا ہے کہ نہ برسیگا

آخر میرا کہنا ہوتا ہے یا میری مانگا ؛

لطیفہ ۷۷

پیچک کے کارخانہ مین ایک کاریگر کی ناک پر زخم لگ گیا خون نکلنے لگا اسنے پیچک کے اندر کا گول سرخ کاغذ جسکے اوپر نمبر لکہا ہوتا ہے اُٹہاکر زخم پر چپکا لیا گہر جاتے وقت جب بازار مین نکلا تو لوگ دیکہکر ہنسنے لگے اُسے تعجب پیدا ہوا کہ معاملہ کیا ہے گہر آنکر آئینہ دیکہا تو ناک کے اوپر لکہا تہا کہ تین سو گز لمبی ہے ؛

لطیفہ ۷۸

اکبر بادشاہ اور راجہ بیربر اتفاقاً فوج سے آگے بڑہکر ایک گانو مین پہنچے اور اشتہا جو معلوم ہوئی تو بادشاہ گہوڑے سے اُتر کر بہنے چنے لیکر کھانے لگے اور گانو سے ایک عورت نکلی بادشاہ کا گہوڑا اُسے دیکہکر بولا بادشاہ نے براہ ظرافت عورت سے کہا کہ یہ گہوڑا کیا کہتا ہے عورت نے کہا گہوڑا کہتا ہے کہ میان مسافر تم تو میرا دانہ کہائے جاتے ہو اب سوار کس پر ہوگے اگر میرا دانہ مجہے دو تو میرے اوپر سوار ہوکر منزل مقصود کی راہ لو بادشاہ کو یہہ لطیفہ پسند آیا اور عورت کو انعام عطا فرمایا ؛

لطیفہ ۷۹

ایک صاحب بہادر نے اپنی کوٹہی کے کواڑ بند کرکے نوکر کو حکم دیا کہ اگر کوئی شخص ہمکو دریافت کرے تو کہدینا کہ وہ کوٹہی مین نہین ہین اور خبردار دروازہ بہی نہ کہولنا۔ مگر تہوڑی دیر بعد صاحب بہادر کو خدمتگار کے بلانیکی ضرورت ہوئی اندر سے گہنٹی بجائی۔ لیکن کچہہ جواب نپایا پہر دوبارہ بجائی پہر بہی کچہہ جواب نہ ملا آخر صاحب بہادر نے غصہ سے دروازہ کہولا اور نوکر پر سخت ناراض ہوئے اور کہا او سٹوپڈ کیا تونے گہنٹی کی آواز نہین سنی۔ نوکر نے جواب دیا

کہ گھنٹی کی آواز بیشک سنی تھی مگر مجھے آپکے فرمانے سے یقین کامل ہوگیا تھا کہ آپ کوٹھی کے اندر نہیں ہیں پھر کیونکر سمجھتا کہ گھنٹی آپ ہی نے بجائی ہے جو میں حاضر خدمت ہوتا۔

لطیفہ ۸۰

ایک دفعہ ایک لومڑی نے ایک سارس کی دعوت کی اس ضیافت میں لومڑی نے طرحطرح کے کہانے سارس کے واسطے تیار کیے اور صحنکین بہر سامنے لاکر خود ہی کہانے لگی اور مہمان عزیز سے کہنے لگی حضرت کہائیے یہہ سب آپ ہی کیواسطے تیار کیا ہے۔ سارس نے سمجہا کہ مجھے اس نے فریب دیا مگر اُس کو زہر کیطرح پی گیا اور بوقت رخصت لومڑی سے کہا کہ جوکہ مین نے چاشت آپ کے ہان کہایا ہے تو آج شام کا کہانا غریبخانہ مین کہائیے گا۔ لومڑی نے بہت انکار کیا لیکن سارس کے اصرار سے راضی ہوی۔ چنانچہ سب قسم کے کہانے سارس نے لمبے لمبے گردن کے شیشون مین چُنے۔ جسمین سے سارس بخوبی اپنی لمبی چونچ سے نکال نکال کر کہاتا اور کہتا تہا کہ بی لومڑی بے تکلف ہوکے جسطرح اپنے گہر مین کہاتی ہو کہاؤ۔ لومڑی نے اس بات سے حال اپنی مہمانی کا معلوم کیا اور جلد وہان سے اُٹھی۔ اور اپنے دل مین شرمندہ ہوکر کہنے لگی کہ اس شام کے کہانے مین مینے ٹہیک وہی لطف اور مزا پایا جوکہ میری چاشت کے کہانے سی سارس نے پایا تہا۔

لطیفہ ۸۱

ایک امیر باغ مین سیر کرتا پہرتا تہا وہ ٹہلکر ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹہہ گیا وہان اس نے چند پہل بطور خربوزہ کے دیکھے اُنکو توڑ کر خدمتگار کو دیا کہ لے کہا لے۔ وہ اُس کو چاقو سے تراش تراش کہانے لگا اُس کو دیکہکر

امیر کی طبیعت بہی راغب ہوئی۔ امیر نے ایک قاش لیکر کہائی تو وہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ نہایت ہی تلخ تہی خدمتگار سے کہاکہ تو جو ایسے کڑوے پہل کو اِس رغبت سے کہاتا ہے اس کا کیا باعث ہے خدمتگار نے جواب دیاکہ اسے خواجہ مین نے تیرے ہاتہہ سے ہمیشہ میٹہی میٹہی چیزین کہائی ہین اسلئے شکر نعمت نے نہ چاہا کہ ایک دو تلخ قاش سے نفرت کرکے کفران نعمت کرون امیر نے اس بات سے خوش ہوکر اس کو بہت انعام دیا۔

شعر

اگر حنظل خوری از دست خوشخوی	بہ از شیرینی از دستِ تُرشروی

لطیفہ ۸۲

انگریزون کی محفل مین کسی صاحب نے اعتراض کیاکہ عورت کی ذات بڑی شریر ہوتی ہے۔ ایک میم نے اُسوقت حاضرجوابی سے کہاکہ عورت مرد کی ایک پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ پس جبکہ مرد کی ایک پسلی کے اندر اتنی شرارت بہری ہے تو باقی تمام جسم کا کیا حال ہوگا۔

لطیفہ ۸۳

ایک عورت بڑی لڑاکا اور زبان دراز تہی ایکروز اتفاقاً اُسکا خاوند کسی دوستکو گہر لایا اور دعوت کرنی چاہی عورت کی عادتون سے واقف تہا الگ کوٹہری کے اندر لیجاکر پیار سے سمجہایاکہ دیکہہ ہمارا دوست مہمان آیا ہے اُسکے لئے تحفہ تحفہ کہانے پکوانا وہ سُنکر نہایت افروختہ ہوئی اور لڑنا شروع کیا تب تو اُس کے خاوند کو بہی غصہ آیا حالت غیظ و غضب مین پکار اُٹہا اور یہہ خیال نہ رہا کہ دوست باہر کے دالان مین ہے اسوقت یہ جی چاہتا ہے کہ اگر یہ غیر آدمی گہر مین نہوتا تو تجہے مارتے مارتے بیدم کردیتا۔ دوست کے کان مین جو یہہ آواز پہنچی تو برابر سے چلاکر بولا کہ صاحب کیا تم مجہکو غیر سمجہتے ہو۔

لطیفہ ۸۴

دو عورتین ایک جگہہ رہتی تہین - اُن مین سے ایک حسین تہی اور دوسری بدشکل ایکروز دونوکہین دعوت مین جانے لگین - حسین عورت نے بدصورت سے کہا تو اپنا جہومر مجہے مانگا دیدے اُسنے کہا تو تو فضل الہی سے خوبصورت اور حسین ہے تجہے جہومر کی کیا ضرورت ہے اور میری اس سے زیبایش ہے اور جو تیری یہی خوشی ہے تو میرا جہومر تو لے اور اپنا چہرہ مجہے دے ؛

لطیفہ ۸۵

ایک شخص کسی نامی قزاق کے پاس گیا کہا مجہے نوکر رکہہ قزاق نے پوچہا تو نے کہان کہان نوکری کی ہے اُس نے جواب دیا کہ دو برس ایک وکیل کے پاس اور ایک برس پولیس مین رہا ہون قزاق نے نوکر رکھ لیا اور کہا یہ دونو نوکریان تو نے ایسی کی ہین کہ گویا اتنی مدت ہمارے ہی گروہ مین رہا ہے ؛

لطیفہ ۸۶

ایک عورت کا جب دوسرا خاوند مرگیا تو اُسے اسبات کی بڑی فکر پڑی کہ جب مین مرجاؤن گی تو مجہے کون سے خاوند کی قبر کے پہلو مین دفن ہونا چاہئے میرے نزدیک دونو یکسان ہین - آخرش جب کوئی صورت نہ دیکہی تو تیسرا خاوند اور کیا ؛

لطیفہ ۸۷

ایک امیر زمیندار شہر کی نمایشگاہ مین گیا وہان جاکر تحفہ تحفہ ہانڈیونکو دیکہکر بہت تعریف کرنے لگا کسی شخص نے کہا آپ دستکاریون کے بہت قدردان ہین اور آپ کو خوب شناخت معلوم ہوتی ہے اُس نے جواب دیا کہ نہین صاحب مجہے ان باتون سے کیا کام ہے مجہے تو اسوقت یہ خیال آتا ہے

کہ ایسی ہی چکنی چکنی ہانڈیون کے اندر بیشتر فلان شخص کی بی بی گانؤمین دہی
بیچنے کے واسطے جایا کرتی تہی ٭

لطیفہ ۸۸

ایک امیر قریب المرگ ہوا کوئی ملا اس کے پاس گیا اور کہا اب آپ کوئی دم کی
مہمان ہین۔ اسوقت مناسب ہے کہ دو ہزار روپیہ مسجد کی تعمیر کے لئے مجھے دو۔
تمکو بڑا ثواب ہوگا اُسپر حالت نزع طاری تہی زبان بند ہوگئی ہتی بستر پر نہایت
بیہوشی کی حالت مین پڑا تہا اتفاقاً اُس کی گردن ہل گئی ملا اُس کے بیٹے سے
جو اُس وقت وہین موجود تہا کہنے لگا دیکھو تمہارے باپ نے گردن کی اشارے
سے اجازت دیدی جاؤ مجھے دو ہزار روپیہ لادو اُس نے باپ کی طرف منہ کرکے
کہا کہ آپ فرمائین تو اُس کے ایک لات دون اتفاقاً اسکی گردن پہر ہل گئی
تب تو اُس نے ملاجی کے ایک لات مار کر نکالدیا ٭

لطیفہ ۸۹

ایک شخص نے نوکری کے واسطے صاحب کلکٹر بہادر کے حضور مین عرضی گذرانی
اُس پر حکم ہوا کہ (داخل دفتر) سایل سرشتہ مین جا بیٹہا اور اہلکارون سے
چارج طلب کرنے لگا لوگون نے صاحب کلکٹر سے رپورٹ کی کہ فلان اُمیدوار
سرشتہ سے نہین نکلتا ہے اور زبردستی چارج مانگتا ہے۔ حاکم نے اُس سے کہا
کہ تم کس حکم کے ذریعہ سے چارج لیا چاہتے ہو۔ اُس نے دست بستہ عرض
کیا کہ خداوند نعمت نے میری عرضی پر حکم دیا ہے کہ (داخل دفتر)۔ پس
سایل داخل دفتر ہونا چاہتا ہے۔ یہ لوگ خلاف حکم حضور خارج از دفتر
کرتے ہین۔ حاکم اُسکی حسن تقریر اور تیزی فہم پر خوش ہوا اور اُس کو
ایک جگہہ پر مقرر کردیا ٭

لطیفہ ۹۰

ایک مہاجن کے بہت لوگ قرضدار تھے- اتفاق سے وہ مرگیا- اُسکی بیوی نے ایک شخص سے کہا کہ تم میرا قرض وصول کرلو جو تمہارے جی مین آئے وہ مجھے بھی دیدینا- اُس نے وہ قرضہ وصول کرکے دس حصہ کئے ایک عورت کو دیا اور نو حصہ آپ لئے- عورت اس بات سے ناراض ہوکر بادشاہ کے حضور فریادی گئی- بادشاہ نے وہ سب روپیہ منگا کر اُس کے دو ڈھیر کئے ایک نو حصہ کا- دوسرا ایک حصہ کا- اور اس آدمی سے کہا کہ جو تیری دلمین آوے وہ ڈھیر تو اُٹھالے- اُس نے نو حصے کا ڈھیر اُٹھالیا اور کہا کہ میرے دلمین تو یہ آیا ہے- بادشاہ نے حکم دیا کہ یہ ڈھیر عورت کو دیدے کیونکہ اس نے اقرار کیا تھا کہ جو کچھ تیرے دل مین آئیگا وہ مجھے دیدینا تو یہ ڈھیر تیرے دل مین آیا- اس انصاف سے وہ شخص لاجواب ہوگیا اور دسوان حصہ لے کر اپنے گھر کی راہ لی ؛

لطیفہ ۹۱

ایک لڑکا ایک پہلوان کو گالی دیکر بھاگا- پہلوان کو اسقدر طیش آیا کہ بے تحاشا اُس کے پیچھے بھاگا- رستے مین ایک شخص ملا- اُس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ اے بھائی بڑی حیرت کی جگہہ ہے کہ تو دو من کا مگدر تو اُٹھا لیتا ہے- مگر دو حرفی بات کا تحمل نکرسکا- اس بات سے وہ لاجواب ہوکر واپس چلا آیا اور وہ شریر لڑکا اُس کے شر سے محفوظ رہا ؛

لطیفہ ۹۲

ایک ظالم بادشاہ نے کسی حکیم سے پوچھا کہ تو نے اپنی عمر مین کتنے آدمی مارے- اُس نے عرض کی کہ آپ سے تین لاکھہ کم ؛

لطیفہ ۹۳

ایک دولتمند کے گہر ڈاکہ پڑا قضاقون نے مال و اسباب اُس کا لوٹ لیا- بعدہ ان کے سرگروہ نے کہا کہ اور جو کچھہ تیرے پاس ہو میرے حوالہ کر- امیر نے کہا کہ ابتو فقط میری جان باقی رہگئی ہے تب وہ بولا کہ واقع مین تو سچ کہتا ہے تیرے پاس بالکل مال و متاع نہین رہا پس اب تجہے جینا محال ہو جائیگا اتنا کہکر ازراہ کرم اس بیچارے کو اپنے ہاتہہ سے ہلاک کیا-

لطیفہ ۹۴

کسی شخص نے اپنے نوکر سے کہا کہ میرے جوتی اور کپڑے لے آؤ نوکر دوڑا اور کپڑا اور جوتا لاکر رکہدیا پر ایک جوتا اور تہا اور دوسرا اور- امیر نے کہا یہ کیا کیا جوتا کیون بدل لایا اُس نے عذر کیا کہ دوسرا جوتا بہی ایسا ہی کہا ہی

لطیفہ ۹۵

ایک شخص کی ٹوپی کوئی مین گر پڑی اُس نے غوطہ خور کو اُتارا جب وہ ٹوپی لیکر اوپر کو آنے لگا تو اُس نے رسا کہینچنے مین تامل کیا جب تو اُس نے بہت واویلا کی پر ایک نہ سنی- تماشائی اور وہ شخص جسکی ٹوپی گری ہتی اوپر کہڑے کہڑے ہنستے ہتے اور قہقہے لگاتے ہتے جب غوطہ خور کا دم اندہیرے مین گہٹنے لگا تو وہ چلانے لگا کہ کہینچو نہین تو مین رسا کاٹ دونگا ؁

لطیفہ ۹۶

ایک سپاہی ایک عورت پر مفتون تہا جب شادی قرار پائی تو سپاہی کے پاس اتنا روپیہ نہ تہا کہ قاضی کو راضی کرکے نکاح پڑہوائے بہ مجبور قاضی کے پاس آیا منت کرکے کہا کہ میرے پاس زر نہین ہے اور آج نکاح کا دن ہے لہذا آپ چلکر میرا عقد باندہ آئے قاضی نے صاف انکار کیا کہ مین بدون لئے نکاح نہ پڑہاؤنگا

تب تو سپاہی نے ایک پیسہ جیب سے نکالکر قاضی کے ہاتھہ پہ رکھدیا۔ اور کہا خیر پیسہ کا جتنا نکاح ہوا اُتنا پڑہ دیناﺆ۔

لطیفہ ۹۷

ایک خواندہ شخص مقطع صورت ریلوے اسٹیشن پر جاکر پوچھنے لگا کہ سات گہنٹہ پینتالیس منٹ کی ریل کسوقت روانہ ہوگی اسٹیشن ماسٹر نے سنکر جواب دیا پونے آٹھہ بجے۔ تب یہ شخص چین بجبین ہوکر کہنے لگا واہ صاحب واہ یہاں کا عجب دستور ہے کہ روز وقت بدلتا ہے۔ ابہی تو ریل سات گہنٹہ پینتالیس منٹ پر جاتی تہی اور ابہی پونے آٹھہ بجے جانے لگیﺆ

لطیفہ ۹۸

کسی انجمن مین ایک شخص نے مضمون پڑہا اُسے سنکر برابر مین ایک شخص دوسرے شخص سے تعریف کرنے لگا کہ جواب مضمون تو خوب لکھا ہے اُس نے کہا ہان اچہا ہےﺆ یہ چرایا ہوا ہے کہین اُس مضمون کے مصنف کے کان مین جو یہ آواز گئی تو وہ ناراض ہوکر کہنے لگا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھے چوریکا الزام لگاتا ہے۔ اُسنے عذر کیا اور کہا معاف کیجے مین نے جو چرانے کا لفظ کہا میری غلطی ہے۔ اسواسطے کہ مین نے یہ مضمون جس کتاب مین لکھا تہا اُسکے ہی اندر موجود ہےﺆ

لطیفہ ۹۹

ایک ہندوستانی محقق کسی میوہ فروش مغل سے تحقیقات کی روسے دریافت کرنے لگے کہ کابل مین امیر شیر علی خان حکمرانی کرتا ہے یا اعظم خان۔ اس نے کہا مجھکو معلوم نہین پہر پوچھا کہ ہرات ایرانیون نے فتح کرلیا ہے یا نہین کہا معلوم نہین پہر پوچھا کہ روسی اب کہانتک پہنچ گئے ہین کہا معلوم نہین تب تو محقق خفا ہوکر کہنے لگے تم کچھہ بہی جانتے ہو یا نہین۔ اس نے کہا مین فقط گدہا ہنکانا جانتا ہونﺆ

لطیفہ ۱۰۰

ایک فارسی خوان منشی کسی حاکم کی کوٹھی پر ملاقات کو گئے۔ بہرا سے کہا کہ ہمارے اطلاع کردو۔ بہرا بولا بہت بہتر لیکن اگر آپ سائیسی کی نوکری کے لئے آئے ہین۔ تو سائیس تو کل نوکر رکھ لیا گیا ؛

لطیفہ ۱۰۱

ایک دفعہ ایک بادشاہ شکار کو گیا وہان اسکو بہت سردی معلوم ہوئی تب اُس نے محل مین آکر دوشالہ اوڑہ لیا اور خدمتگار سے کہا کہ جاؤ جاڑے سے کہدو کہ اب تیرا ازور ہمپر نہین رہا۔ خدمتگار نے باہر سے آکر عرض کی کہ جاڑا یہ کہتا ہے کہ حضرت سے تو میرا ازور نہین چلتا لیکن نوکر چاکرون کو تو خوب ہی سمجھون گا بادشاہ نے اس بات سے خوش ہو کر سب نوکرون کو پوشاکین بنوا دین ؛

لطیفہ ۱۰۲

ایک شخص ایک سرائے مین جاکر مقیم ہوا بھٹیاری نے چارپائی بچھا دی خدمتگار نے حقہ بہر کر سامنے لا رکہا سائیس نے چارجامہ کوٹھڑی مین رکہا اور اپنے آقا سے آکر کہا کہ میان کوٹھڑی کے طاق مین ایک تہہ رکھی ہوئی ہے اُس نے کہا رہنے دے جسکی ہوگی وہ آپ لیجائیگا۔ خدمتگار بولا حضور بھٹیاری کو بلا کر دیدین ایسا نہو کوئی ہمپر تہمت لگا دے یہہ کہکر بھٹیاری کو آواز دی اور کہا یہہ تہہ جسکی ہو اُسکو پہنچا دے۔ اُس نے جواب دیا میان جس کی ہوگی وہ آپ ڈہونڈتا ہوا آئیگا مین کہان لئے پہرون۔ خدمتگار نے کہا ہم بیگانی چیز اپنے مکان مین نہین رکھتے ہین۔ اُس نے بہی کہا کہ مین پرائی چیز کو ہاتہہ نہین لگاتی۔ دونون مین تکرار ہونے لگی سرا مین غل ہوا لیکن کوئی اسکا مالک نہ آیا۔ اُس شخص کے خدمتگار نے تہہ کو لکڑی مین لٹکا لیا

بہٹیاری چلاتی ہوئی ساتہہ ہوئی کہ جس کی نتہہ ہو وہ لیلے۔ یہانتک کہ تہانہ
مین پہنچ گئی اور کسی نے یہ نہ کہاکہ میری ہے۔ تہانہ مین تہانی دار نے قصّہ
سنکر کہاکہ اس نتہہ کو لکڑی مین لٹکادو جسکی ہوگی وہ لیجائیگا۔ غرض وہ
نتہہ لٹکادی گئی اور کوئی خواہان نہین ہوا۔ اتفاقاً یہ شخص وہان دوایکروز
ٹہیرا رہا صبح دم سحر نماز پڑہکر وظیفہ پڑہ رہا تہاکہ اس کے دلمین خیال گذراکہ خدانے
وہ رقم کثیر اپنے خزانہ غیب سے ہمکو عطا فرمائی تہی ناحق کہودی۔ اُسنے لاحول
پڑہی دل مین کہاکہ یہ خیال شیطانی ہے۔ جب وظیفہ سے فارغ ہوا خدمتگار حقہ
لا یا وہ بہی کہنے لگاکہ میان ہمنے مفت اسقدر روپیہ ہاتہہ سے دیا وہ تو
خدانے ہمکو دیا تہا۔ ابتک اُسکا کوئی وارث پیدا نہین ہوا۔ میان نے کہاکہ
احمق پراے مال کی طرف دل راغب کرنا بُرا ہے۔ ہمکو اُس سے کیا کام۔ ہنوز
یہ تقریر ناتمام تہی کہ بہٹیاری چلاتی ہوئی آئی کہ میان وہ نتہہ میری بہن
کی تہی۔ یہ کہکر تہانہ مین گئی اور اُس نتہہ کی خواہان ہوئی۔ تہانہ دارنے
کل تو اُسکو ہاتہہ بہی نہ لگایا تہا یا آج علی الصباح ہی داخل صندوقچہ کرچکا تہا
بہٹیاری سے دریافت کیاکہ تونے کہان بنوائی تہی اور وزن مین کتنی ہے
اور کتنے روپیہ کی ہے۔ نتہہ کا دینا تو کجا ایک جہگڑا کہڑا کردیا۔ اس شخص
نے اپنے دل مین کہاکہ یارب العالمین یہ کیا معاملہ ہے کل تو کوئی اسکا خواہان
نہ تہا آج تو سب کا دل للچاتا ہے اور خاص میراکہ تمام عمر کبہی ایسا تصور دل مین
نہین آیا تہا۔ بہت دیر تک اسی حیرت مین رہا انجام کو معلوم ہواکہ کل تک
زمانہ بارہوین صدی کا تہا اور آج سے تیرہوین صدی شروع ہوگئی ہے ؏

اپنے قابو مین نہین رہتا ہے انسان کا دل	جو کہ تقدیر مین ہوتا ہی وہی ہوتا ہے
امتحان کسکا کرین کیا ہی بہروسا دل کا	ممتحن ہوتا ہی جب پہلے وہ کچہہ ہوتا ہے

لطیفہ ۱۰۳

اکبر شاہ نے مالا مرداریدکی دریا مین پہینکدی بیربر سے کہا کہ مالا بیربر نے کہا جہان پناہ پہنے دو بادشاہ مسکراکر خاموش ہو گئے -

لطیفہ ۱۰۴

ایک شخص کی بی بی گہر مین بہت کم ٹہیرتی تہی کبہی کہتی بہائی کے گہر گئی تہی کبہی کہتی چچا تاؤ کے گئی تہی فلانی سہیلی سے ملنے گئی تہی خاوند اُس کا اُس کی اس عادت سے بہت تنگ تہا ایک روز وہ بیمار پڑی خاوند سے بولی کہ میری طبیعت اچہی نہین ہے کسی حکیم کو لاکر نبض دکہلاؤ اور دوائی لاکر پلاؤ جو آرام ہو - اُس نے جلکر کہا بہت اچہا جاتا ہون پر یہ تو بتلاؤ کہ حکیم کو لیکر کہان آؤن اور دوائی لیکر پہر کس جگہہ پہنچون ؛

لطیفہ ۱۰۵

ایک نشے مے پرست کے پاس تین بوتلین خالی شراب کی رکہی تہین ایک شخص اُس کی ملاقات کو گیا - دیکہکر متعجب ہوا اور پوچہا کہ آپ نے یہ تینون بوتلین بدون مدد کسی شے کے نوش کر لین اُسنے کہا جی نہین ایک بوتل برانڈی کی شراب کی مدد سے پی ہین ؛

لطیفہ ۱۰۶

ایک شخص اپنے دوست کی ملاقات کو گیا اُس نے نوکر سے کہا کہدو کہ گہر مین نہین ہین مگر اُسے معلوم ہو گیا کہ موجود ہے پر ملنے سے پہلو تہی کرتا ہے مجبور وہان سے چلا گیا اتفاقاً اُسے بہی اُس دوست سے ملنی کی ضرورت ہوی اور اُسکے مکان پر گیا آواز دی اُسنے گہر کی مین سے منہ ڈالکر کہا کیا کام ہے وہ تو باہر گئے ہین اُس نے کہا کیا خوب یہ وہی مثل ہے کہ دروغ نگویم دے بر روئے تو میرسے

منہ در منہ جہوٹ بولتے ہو اس نے کہا کیون صاحب مین نے تو اُس روز نوکر کے کہنے کا اعتبار کرلیا تھا کہ تم گہر مین نہین ہو اور تم خود میرے کہنے کا بہی اعتبار نہین کرتے یہ کیا بات ہے ؛

لطیفہ ۱۰۷

کسی شخص نے ایک خوش مزاج سے پوچہا کہ مجہے تم سے کچہہ خفیہ کہنا ہے ذرا الگ ہو کر سُن لو اُسنے کہا مین ایک طرح جُدا ہوتا ہون جو تم مجہے چہوڑ دو ؛

لطیفہ ۱۰۸

ایک غریب کسی امیر نسوان شعار کے پاس گیا اور اپنا مطلب ظاہر کیا امیر نے پوچہا تمہارا نام کیا ہے اُس نے کہا عبد الرحمن تہوڑی دیر بعد پہر پوچہا تمہارا نام کیا ہے ۔ اُس نے جوابدیا کہ عبد الرحمن چند ساعت خاموش رہکر امیر نے اس سے کہا اچہا شاہ ڈہولا پہر ملاقات ہو گی ؛

لطیفہ ۱۰۹

ایک شخص بازار سے سیر کر کے گہر مین آئے اسوقت تشنگی غالب تہی پانی مانگا گلاس آیا پانی پیا اتفاقاً گلاس مین کسی نے ریشم کی گولی کو رکہدیا تہا پانی پیتے مین منہ مین چلا گیا اور تالو کو لگا جب نکالنے لگا تو اُسکا سرا ہاتہہ آگیا کہینچا تو کچہی گز ریشم ہاتہہ مین اُلجہہ گیا تب تو وہ رگین سمجہکر بڑے گہبرائے اور خوف سے دبے ہونٹون چیخ ماری بیوی بیوی دوڑیو مین سارا کہلا جاتا ہون ؛

لطیفہ ۱۱۰

ایک عورت کہانی سننے گئی اُسے اونگہہ آگئی اور مالا ہاتہہ سے گر پڑی مالا کے گرتے ہی وہ یکبارگی چونک پڑی اور نیند مین پکار اُٹہی کہ کیون رہی لڑکی میری چرخہ کی مالا توڑ ڈالی ؛

لطیفہ ۱۱۱

ایکدن اکبر شاہ نے راجہ بیربر سے ارشاد فرمایا کہ کس کارن یہ ناچے گدھا- بیربر نے عرض کی کہ آگے ناتھہ نہ پیچھے پگھا- اس کارن ناچے گدہا ۔

لطیفہ ۱۱۲

ایک منہیار چوڑیون کی گٹھڑی کمر پر ڈالے ہوئے جاتا تہا- رستہ مین ایک چور نے اُس گٹھڑی مین لاٹھی ماری اور پوچھا اُس مین کیا ہے- منہیار نے کہا اگر ایک لاٹھی اور بہی مارو تو کچھہ بہی نہین ہے ۔

لطیفہ ۱۱۳

ایک نوجوان راستہ مین ایک پیر مرد سے ملا کہ جسکا قد ضعیفی اور ناتوانی سے جہکر مثل کمان کے ہوگیا تہا- اُسے دیکھکر کہنے لگا کہ حضرت یہ آپکی کمان کس قیمت کی ہوگی- پیر مرد نے جواب دیا او احمق نادان عقل کے دشمن آنکہون کے اندہے تو اپنا روپیہ اپنے پاس رکھہ- جب تو اس عمر کا ہوگا تب تجہکو ایسی کمان مفت ہی ملجائے گی ۔

لطیفہ ۱۱۴

ایک بارہ سنگا صاف نہر سے پانی پی رہا تہا اپنے سایہ کو پانی مین دیکھکر کہنے لگا- اگر یہ پتلی دُبلی میری ٹانگین کچھہ بہی میرے خوبصورت سینگون سے میل رکھتین تو تمام اپنے دشمنون کو مین ناچیز سمجہتا- وہ بیچارہ ابہی اُسی خیال مین تہا- کہ اتنے مین کئی شکاری کُتے اسکی طرف دوڑے انکو دیکھتے ہی وہ جلد وہان سے بہاگا اور ایکدم مین میدان کو طے کرکے کتون سے دور نکل گیا- مگر جب جنگل کی جہاڑیون مین اُس کے سینگ اٹک گئے تو مجبور رہا اور کتے آن پہنچے اور اُسکو پہاڑ ڈالا- مرتے وقت کہتا تہا مین کیا نادان تہا

کہ اپنے دشمنون کو دوست سمجھتا تھا اور دوستون کو دشمن یہ بات سچ ہے کہ وہی لوگ دوست ہین جو ہماری مصیبت مین کام آئین یعنے ٹانگین کہ جنکو مین برا سمجھتا تھا وہی میرے کام آئین۔ اور سینگ کہ جنکو مین اچھا جانتا تھا میرے دشمن نکلے +

لطیفہ ۱۱۵

ایک گانو مین بہتیر نیارئے رہتے تھے کسی بازیگر نے آکر بہت سی چالاکیون کے ہنر دکھاکر تماشائیون سے ایک پیسہ مانگا ایک نیارئے نے جیب مین ہاتھ ڈالکر ڈبل پیسہ کے دہوکے اور تماشے کی جلدی مین اٹھنی نکالکر دیدی بازیگر نے اس بٹہ کا اُس بٹہ مین اور اُس بٹہ کا اِس بٹہ مین جہٹ اُس ڈبل پیسہ کی اٹھنی بناکر اُس شخص کے حوالہ کی۔ لوگ متعجب ہو گئے اور نیاریا پیسہ کی اٹھنی بنجانے سے مارے خوشی کے پہولا نہ سماتا تھا خوب اُچھلا خوب بر کہا اور بر کہایا۔ پھر جیب مین ڈالکر گھر کی راہ لی۔ راستہ مین اُسے دباتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تہا اری اٹھنی تو کہین پھر صورت بدلکر ڈبل پیسہ نہو جائیو۔

لطیفہ ۱۱۶

ایک حلوائی اپنی دکان پر بیٹہا شیرینی پر سے مکھیان اڑا رہا تھا ایک آزاد سامنے سے آ اُس کے روبرو دو انگلیان کہڑی کرکے ہلانے لگا حلوائی نے کہا یہ کیا لغو حرکت ہے آزاد نے کہا مین نے جانا تجھے آنکھون سے نہین سوجھتا حلوائی نے کہا تو نے کیونکر جانا کہ میری بصارت مین فرق ہے اُسنے جواب دیا کہ اتنی مٹہائی تیرے آگے رکھی ہے اور تو نہین کہاتا اس سے مجھے شک ہوا کہ تو اندہا ہے۔ حلوائی نے کہا کہ اگر مین اسطرح کہایا کرون تو دیوانہ نکلجائے آزاد نے کہا کہ اگر مٹھائی کہانے سے دیوالہ نکلتا ہے تو آہی میرا دیوانہ نکلجائے

یہ بہائی بچہوڑ دونگا۔ اتنا کہکر اُس نے تہال پر ہاتہہ مارا اور قلا قند اٹھا کر منہ مین کہلیا

لطیفہ ۱۱۷

ایک فقیر نے کسی تونگر کے ہان جاکر کہا کہ مین نے رات کو تمہارے والد بزرگوار کو خواب مین دیکہا تہا اُنہون نے مجہہ سے کہا ہے کہ تو کل صبح کو میرے بیٹے کے پاس جائیو وہ تجہے پانچ روپیہ دیگا۔ تونگر نے جلکر کہا کہ مجہہ سے وہ خواب مین کہہ گئے ہین کہ علی الصباح ایک فقیر آویگا اُسے پٹوا کر نکلوا دینا۔ فقیر نے کہا وہ بہی کتنا منتفنی آدمی ہے مجہہ سے کچہہ اور تم سے کچہہ کہا ؛

لطیفہ ۱۱۸

ایک ولایتی دہقانی پارس مین جاکر دولتمند ہو گیا روپیہ بہت سا پیدا کر سوجہی کہ کسی سردار کی لڑکی سے اپنا بیٹا منسوب کرے۔ یہ ارادہ اپنی دل مین مصمم کرکے ایک سردار کے ہان جاکر اُس سے اس امر کی درخواست کی کہ تم اپنی دو نو لڑکیون مین سے ایک میری بیٹے کو بیاہ دو اُس نے اپنے خدمتگار کی لڑکیون کو دکہا کر کہا تم کون سی لڑکی چاہتے ہو وہ جو باورچی خانہ مین بیٹہی کام کر رہی ہے یا وہ جو برتن دہو رہی ہے ؛

لطیفہ ۱۱۹

کسی افغان نے اپنے بیٹے کو ایک ہندوستانی معلم کے سپرد کیا اور کہا کہ اسے بہت اچہی طرح تربیت کرو۔ ایکدن معلم نے اُسکو نصیحتاً جہڑکا افغان زادہ شمشیر برہنہ علم کرکے اُستاد کے پیچہے دوڑا۔ اتنے مین افغان بہی آپہنچا اور یہ ماجرا دیکہکر پکارا اواخوند بہاگ نہین میرے بیٹے کا یہ پہلا ہی وار ہے ایسا نہو کہ خالی جائے ؛

لطیفہ ۱۲۰

ایک امیر نے اپنے سیج گاڑی کے کوچمین کو بعلت فریب دہی برطرف کیا چلتے وقت اُس نے نیکنامی کی چٹھی امیر سے طلب کی تاکہ اُسکے ذریعہ سے دوسری جگہہ نوکری حاصل کرے امیر نے درخواست اُسکی منظور کی اور ایک چٹھی اُسکو باین مضمون لکہدی کہ یہ شخص حقیقت مین قواعد کوچمینی سے خوب واقف اور فرمان بردار ہے پر ہمنے اسکو فریب دینے کے جرم مین موقوف کیا چند روز کے بعد امیر نے دیکہا کہ وہی اُنکا پُرانا کوچمین ایک نامی گرامی افغان سردار کی فٹن پہ بیٹہا ہوا نفیس پوشاک پہنے ہوئے بڑے کروفر کے ساتہہ گہوڑے ہانک رہا ہے امیر نے پوچہا کہ مین نے تو تجہے چٹھی مین فریبی لکہدیا تہا اسکے ذریعہ سے تو یہان نوکر کیسے ہوا اُسنے جوابدیا کہ مین آپکا نہایت مشکور ہون کہ وہ چٹھی میرے حق مین بہت مستحسن پڑی یعنی ان سردار صاحب نے میری لیاقتون مندرجہ چٹھی مذکور کو ملاحظہ کرکے فرمایا کہ جتنی باتین ہم اچہے کوچمین مین چاہتے تہے وہ سب تجہہ مین موجود ہین اسواسطے ہمنے تجہے بلا تامل نوکر رکھا اور رہا فریب دیکہین ہمارے سامنے تیرا فریب کیونکر چلتا ہے ہم بہی قوم کے افغان ہین ؛

لطیفہ ۱۲۱

ایک بخیل تونگر نے ایک جوان حسین عورت سے شادی کرنی چاہی عورت کی شرط تہی کہ اگر مجہکو سیج گاڑی لیدے تو شادی کرون اُس نے منظور کیا سیج گاڑی خرید کرکے گہر مین رکہہ چہوڑی نکاح ہوگیا تہوڑے روز بعد ایک روز بی بی نے اپنے خاوند سے کہا کہ میان وہ سیج گاڑی کدہر ہے منگواؤ ذرا سوار ہوکر فلانی باغ کی سیر کر آوین۔ انہون نے نوکر سے کہا نوکر نے سیج گاڑی لاکر دروازہ پر کہڑی کردی۔ عورت بولی۔ ہین اِسکا گہوڑا کہان ہے مرد نے جواب دیا کہ سیج گاڑی موجود ہے گہوڑے کی شرط نہین تہی ؛

لطیفہ ۱۲۲

اکبر بادشاہ نے بیربل سے چار شخص مانگے سویر کا بر صاحب شرم بے شرم بیربل نے ایک بھوری رنڈی کو حاضر کیا بادشاہ نے فرمایا مینے چار شخص مانگے تھے تو ایک ہی لایا عرض کی کہ اسمین چارون صفتین ہین یعنے جب یہ سسرال مین رہتی ہے مارے شرم کے بخوبی گلا کہولکر بولتی بھی نہین اور جب کہین شادی مین گالیان گاتی ہے تو باپ بہائی اور شوہر وغیرہ اور برادری کے لوگ بیٹھے سنا کرتے ہین پر یہ کسی کی شرم نہین کرتی اور جب اپنے شوہر کے پاس تنہا بیٹھتی ہے تو رات کو اکیلے گہر کی کوٹہری مین بھی نہین جاتی ہے اور جب کسی سے آنکھ لگتی ہے تو اندہیری رات کو بے ہتہیار یار کے پاس چلی جاتی ہے ذرا نہین ڈرتی یہ بات سنکر بادشاہ خوش ہوے اور بیربل کو انعام سے سرفراز فرمایا ؂

لطیفہ ۱۲۳

ایک حاکم نے اپنے سررشتہ دار کو بے قصور قید کر کے اسکا مال ضبط کر کے داخل خزانہ سرکار کیا سررشتہ دار نے کہا میرا قصور کیا - جواب دیا اگر تو تمام عمر قصور نکرے تو ہم اپنے کاروبار ضروری ترک کر کے تیرے قصور کی راہ دیکھتے رہین - عرصہ تک تیرے قصور کرنے کا انتظار دیکھکر اب ہم نے بجرم بیجرمی تجھکو سزا دی ؂

لطیفہ ۱۲۴

ایک بابو صاحب اپنے بنگلے مین گیند کہیل رہے تھے کہ ایک طوائف سلام کو حاضر ہوئی آپ کو مذاق نے گدگدایا تو یہ سنکر فرماتے ہین کیون بی عزیزن تم گیند نہین کہیلین - وہ دلی کی رنڈی تہی کیون چوکنے لگی کہا کہ - آپ میرے آگے کہیلتے ہین تو اب مین کیا کہیلون ؂

لطیفہ ۱۲۵

ایک گیہون کے کہیت مین ایک چکاوک نے انڈے دئے جب اُس سے بچے نکلے تو تھوڑے دنون بعد کہیت بہی پکر کٹنے کی لایق ہو گیا۔ جب وہ چکاوک باہر جانے تو اپنے بچون کو کہہ جاتی کہ جو کچھہ میرے پیچہے سنو وہ مجھہ سے ضرور کہو۔ جسوقت وہ آئی اُس کے بچہ کہنے لگے کہ آج کہیت کا مالک آیا تہا اور اپنے ہمسایون کو بلایا ہے کہ کہیت کاٹین۔ بچونکی مان بولی ابھی کچھہ خوف نہین۔ دوسرے دن بچون نے پہر خبر دی کہ وہ آج اپنے دوستون کو لایا تہا کہ اسکو کاٹین۔ چکاوک نے کہا ابہی کچھہ خطرہ نہین۔ تیسرے دن پہر بچون نے کہا کہ آج کہیت کے مالک اور اُسکے بیٹون نے آپ اتفاق کیا ہے کہ آپ ہی اسکو کاٹین۔ انکی مان نے کہا کہ اب ہمکو فکر کرنا ضرور پڑا کیونکہ مجھکو اسکے ہمسایہ اور دوستون سے اُمید نہ تہی کہ وہ اُسکے کام آئینگے مگر وہ آپ اپنا کام جیسا کہا ہے ضرور کریگا کیونکہ ہر ایک اپنا کام آپ ہی خوب کرتا ہے دوسرونکو اُسکے کام کی کیا فکر ہے

لطیفہ ۱۲۶

کسی نے سلطان محمود غزنوی سے پوچہا کہ آپ کے دربار مین بہت سے خوبصورت غلام ہین مگر جو محبت آپکو ایاز سے ہے وہ کسی سے نہین۔ حالانکہ ایاز چندان حسین وجمیل بہی نہین ہے سلطان محمود نے جواب دیا کہ مین اُسکو بسبب ادب کے زیادہ محبت کرتا ہون چنانچہ ایکروز شکار گاہ مین ہما نظر آیا سارے غلام اور ملازم مجھکو چہوڑکر اُسکی طرف دوڑے تاکہ اُن کے اوپر سایہ پڑے اور وہ بادشاہ ہو جائین۔ مگر ایاز نہین گیا بلکہ گہوڑے سے اترکر میری جلو مین دوڑنے لگا۔ مین نے کہا تو ہما کے سایہ مین کیون نہین گیا اُس نے کہا مین ظل خدا کو چہوڑکر ظل ہما کو طلب کرتا ہون۔ دوسرے ایک دفعہ میری

سواری نکلتی تھی راستہ مین ایک اونٹ موتیون کا لدا ہوا گر پڑا اُسکے اوپر سے
صندوق ٹوٹکر موتی بکھر گئے۔مین لوٹ کا حکم دیکر چلدیا سب ہمراہی موتی لوٹنے
لگے۔میرے ساتھ بجز ایاز کے کوئی نہ رہا۔دیر بعد مین نے پیچھا پھر کر جو دیکھا تو
سوائے ایاز کے کوئی نظر نہ آیا۔تب مین نے اُس سے پوچھا کہ تو نے کس قدر
موتی لوٹے۔اُس نے جواب دیا ایک بھی نہین کیونکہ مین نے ایک ناجایز
مال کے واسطے حضور کی خدمت سے غیر حاضر ہونا مصلحت نہین سمجھا۔
اس بات سے اُسکا وقار میری آنکھون مین دوچند ہو گیا۔

لطیفہ ۱۲۷

ایک طالب علم کے ہان لڑکی پیدا ہوئی وہ مارے شرم کے کمیٹی مین لکھوانے
نہین گئے عدالت سے سمن جاری ہوا عدالت مین حاضر ہوئے حاکم نے
دریافت کیا کہ تمنے کیون نہین لکھوایا تو آپ جلدی مین کہا کتنے مین کہ
مین نابالغ ہون حاکم نے مسکراکر کہا کہ اگر نابالغ تھے تو لڑکی کیونکر پیدا ہو گئی

لطیفہ ۱۲۸

ایک ظریف کسی عابد کے گھر آیا عابد نے اُسے دالان کہنہ مین بٹھایا جب چھت سے
بباعث کہنگی کے چٹ چٹ کی آواز آئی ظریف کی طبیعت گھبرائی عابد سے
کہا چھت سے چٹاچٹ کی آواز آتی ہے طبیعت خوف کہاتی ہے مجھے
دوسرا مکان بتلائیے۔عابد نے کہا آپ نہ گھبرائیے اس مکان کا یہی
معمول ہے ہر وقت ذکر خدا مین مشغول ہے ظریف نے کہا کہ اگر ذکر خدا
کرتے کرتے سجدے مین آئے تو میری جان مفت جائے۔

لطیفہ ۱۲۹

ایک چور نے رات کو کسی فقیر کے گھر مین آکر ہر چند ڈھونڈا مگر کچھ مال ہاتھ نہ آیا

الا درویش کو بیدار پایا مرد فقیر نے چور سے کہا کہ مین دن کی روشنی مین یہان کوئی چیز نہین دیکہتا ہون تجہے شب تار مین کیا نظر آئیگا جو تو چرا کر لیجائیگا ؛

لطیفہ ۱۳۰

ایک احمق کی گردن پر بہڑ بیٹہہ گئی لوگون نے اُسے اُڑا دیا اور اُس نادان کو آگاہ کیا اُسوقت وہ سراسیمہ ہوکر لوگون کو دکہا کر کہتا تہا کہ یارو دیکہو کہین نیش تو نہین مارا۔ لوگون نے کہا اگر نیش مارتی تو تم مارے درد کے بیچین ہو جاتے احمق نے کہا واللہ یہ پہچان تم نے خوب تبلائی مجہکو ہرگز معلوم نہ تہا۔ مگر اب فرمایئے کہ میرے درد تو نہین ہوتا ہے اور بیچین تو نہین ہون۔ انہون نے کہا تم کو کچہہ درد معلوم ہوتا ہے یا نہین۔ احمق نے کہا اگر مجہے درد معلوم ہوتا تو تم سے کیون پوچہتا ؛

لطیفہ ۱۳۱

حضرت بہلول دانا کچہہ ٹہیکریان اُلٹ پلٹ کر رہے تہے خلیفہ ہارون رشید کا اُدہر گذر ہوا پوچہا اے بہلول کیا ٹہیکریون سے دیوانون کا شمار کرتے ہو حضرت نے فرمایا دیوانے بیشمار ہین اُن کا شمار کرنا ممکن نہین مگر عقلمند گنتی مین تہوڑے ہین۔ اُنہین کا شمار کر رہا ہون ؛

لطیفہ ۱۳۲

جمعۃ الوداع رمضان شریف کو ایک وعظ با خدا بصد اندوہ ملال فرمانے لگے کہ آہ اے مبارک ماہ نہین معلوم آپ ہم لوگون سے راضی و خوشنود رخصت ہوئے ہین یا آزردہ ایک ظریف نے کہا یا حضرت مولانا آپ ملال نہ کیجے کہ ماہ مبارک ہر سال راضی برضا تشریف لیجاتے ہین اگر راضی نجاتے تو دوسرے سال تشریف نہ لاتے چنانچہ امسال بہی بلکہ تا قیامت راضی و خوشنود جائینگے ؛

لطیفہ ۱۳۳

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مدراس مین صاحب مجسٹریٹ نے ایک ملازم بجری کو
سزائے قید دی۔ جب مجرم کو حال سزا کا معلوم ہوا۔ تو کیا کہتا ہے کہ مجسٹریٹ
مجہپر جرمانہ کرین مین قید خانہ نہین جاؤنگا کیونکہ وہان مچہر بہت ہین ؀

لطیفہ ۱۳۴

ایک فربہ چالاک گہوڑے نے جو خوب زین لگام سے آراستہ تہا راہ مین ایک
ایک غریب گدہے کو حقارت سے دیکہا کیونکہ وہ بوجہ بار کثیر کے آہستہ آہستہ جاتا
تہا اور نہایت غرور سے کہا کہ او پاجی مزدور ایک کنارے ہٹ جا ورنہ ابہی
پانؤ تلے پل ڈالتا ہون۔ کیا تو اس سونے کے ساز سے پہچان نہین سکتا کہ مین
کون ہون اور مجہپر کون سوار ہوتا ہے۔ بیچارہ گدہا سنتے ہی کنارہ ہو گیا
اور اُسے حسرت کی نگاہ سے دیکہکر دل مین کہنے لگا کیا خوب ہوتا کہ اگر میرا
حال اسکا سا ہوتا اور وہ میری کمبختی مین گرفتار رہتا۔ وہ اسی آرزو مین تہا
کہ ایکروز کیا دیکہتا ہے کہ وہی گہوڑا ایک خراب پیخانہ پہینکنے کی گاڑی جوتے ہوئے
ہے گدہے نے پوچہا کہو مشفق کیا حال ہے۔ گہوڑے نے کہا کہ لڑائی کے دکہ سے
میرا یہ حال ہو گیا۔ اُسدن جب تمنے مجہے دیکہا تہا تب مین سپہ سالار کی سواری
مین تہا مگر لڑائی مین بہت زخم کہائے آخر اس نوبت کو پہنچا کہ تم دیکہتے ہو

ہر کہ بیہودہ گردن افرازد	خویشتن را بگردن اندازد

لطیفہ ۱۳۵

ایکدفعہ ایک مالی اور کمہار نے شاملات مین اونٹ خریدا اور اس پر ایک
طرف ترکاری اور دوسری طرف برتن لادے اور دونو سفر کو چلے۔
اونٹ رستہ مین ترکاری کہاتا جاتا تہا اور کمہار ہنستا جاتا تہا۔ مالی بولا ارے

کمہار ہنسنے مت یہ اونٹ دیکھیے کس کروٹ بیٹھے - آخر جب منزل پر پہنچے
تو اونٹ برتنون پر زور دیکر بیٹھہ گیا جس سے سب برتن ٹوٹ گئے
اور کمہار رونے لگا ؎

لطیفہ ۱۳۶

ایک دیوانے سے کسی نے پوچھا کہ ہم کو جانتا ہے کہا دیوانون کو مین کیا جانون
پوچھا خدا کو پہچانتا ہے کہا خدا کو کیون نہ پہچانون اُسنے میرے جسم
مین جان ڈالی اور تن سے کپڑے آتار کر شیشہ عقل میری کا پتھر پر پارا
اور اطفال شہر کو میرے اوپر تعینات کیا ✚

لطیفہ ۱۳۷

ایک عورت کوزہ پشت سے کسی نے پوچھا اگر اللہ تیری پیٹ سیدہی
کر دیوے تب تو خوش ہو اُس نے کہا نہین میری خوشی یہ ہے کہ سب
عورتین مثل میرے کبڑی ہو جائین تو مین بھی اُن کو اُس نظر سے دیکھون
جس نظر سے وہ مجھے دیکھتی ہین ؎

لطیفہ ۱۳۸

ذکر ہے کہ ایک جہاز کسی طرف کو جاتا تھا اور منجملہ بہت سے آدمیون کے
ایک ملاح بہی اُس مین بیٹھا ہوا تہا اُسمین ایک شخص نے ازراہ تمسخر
اٹھکر کہا کہ جو لوگ بہشت مین جانا چاہتے ہین جلد اُٹھہ کہڑے ہون یہہ
سنکر سب کہڑے ہو گئے مگر ملاح بیٹھا رہا صاحب موصوف نے پوچھا
کیا تم جانا نہین چاہتے اُس نے کہا کہ جانا تو چاہتا ہون مگر ایسے زود
اعتقاد اور کم رتبہ جماعت کے ساتہہ جانا نہین چاہتا اُسوقت وہ سب
لوگ نہایت شرمندہ ہوئے اور آخر کار بیٹھہ گئے ؎

لطیفہ ۱۳۹

ایک غریب آدمی کی برادری مین کسی نے انتقال کیا اُس محتاج کی عورت نے تعزیت مین جانے کا سوال کیا مردنے کہاکہ اپنے بچون کیواسطے کہانا تیار کردے پھر چلی جانا عورت نے کہا گہر مین کچہہ بھی نہین ہے۔ آٹا دال لکڑی نمک کہان سے لاؤن جو کہانا پکاؤن مردنے کہا ہمارے گہر مین فاقہ کی بدولت خود اسباب تعزیت موجود ہے تیرا تعزیت مین جانا بے سود ہے ٭

لطیفہ ۱۴۰

ایک شخص نے کسی بادشاہ سے کہا میری نبوت پر ایمان لاؤ وزیرنے جوابدیا کچہہ معجزہ دکہاؤ۔ اُس نے کہا کیا معجزہ چاہتے ہو وزیرنے قفل گورکہہ دہندیکا اُسے دیا کہ اسے کہولدو۔ اُس نے کہا سبحان اللہ مجھے دعوی پیغمبری ہے نہ آہنگری۔ جو قفل آہنی کہولون آپ کسی لُہار کو بلواکر قفل کہلوا لیئے ٭

لطیفہ ۱۴۱

ایک شخص نشہ شراب سے راہ مین بیہوش پڑا تہا محتسب نے اُسے ٹہوکر سے اُٹھایا اور کہا اے بے تمیز اپنے پاؤن کو قابو مین لا اور ہمارے ساتہ محکمہ قضا مین آ۔ اُس نے جواب دیا کہ اگر پاؤ قابو مین ہوتے تو گہوڑے پر چڑہے پہرتے تمہارے ٹہوکرین کیون کہاتے ٭

لطیفہ ۱۴۲

ایک شخص نے بادشاہ کے آگے دعوی واقف حال نہانی کا کیا بادشاہ نے کہا اگر تو سچا ہے تو اسوقت بتا ہمارے دل مین کیا ہے اُس نے کہا کہ آپ کے ذہن مین یہ ہے کہ یہ شخص جہوٹا دعوی کرتا ہے بادشاہ اس فقرہ کو سنکر نہایت خوش ہوا ٭

لطیفہ ۱۴۳

ایک لڑکے نے کسی کے طمانچہ مارا اُس لڑکے کے چچانے چاہا کہ اسکو بطور تنبیہ
طمانچہ مارے لڑکے نے کہا کہ مجھسے تو بسبب کم سنی اور نادانی کے یہ حرکت ہوئی
اور تم دانا ہوکر اسی حرکت کے مرتکب ہوا چاہتے ہو یہ لطیفہ اُسکے چچا کو پسند
آیا اور اُس کا قصور معاف فرمایا ؛

لطیفہ ۱۴۴

آئرلینڈ مین ایک مزدور نے موچی کی دُکان پر سے جوتا خریدا جب جوتا لیچکا
دریافت کرنے لگا کہ بہائی کوئی ایسی ترکیب بتاؤ جس سے جوتا کنارون پر سے
نہ ٹوٹے موچی نے کہا روز صبح کو جوتا بدل لیا کرو - پس دوسرے روز مزدور موچی
کی دُکان پر آیا اور اس سے ایک جوتا لیکر پہنکر چلدیا - اور اپنا جوتا چھوڑ گیا موچی
نے آواز دی کیون بہائی کہان جاتے ہو دام دینے بھول گئے - اُس نے کہا
کہ کل خود تم نے کہا تہا کہ روز صبح کو جوتا بدل لیا کرو اب قیمت طلب کرتے ہو ؛

لطیفہ ۱۴۵

ایک درویش تاتار کا سفر کرتے کرتے بلخ مین جا پہنچا - اتفاقاً مہمان سرا کے
خیال سے محل شاہی مین داخل ہوا اور متحیر ہوکر اِدہر اُدہر دیکھنے لگا - آخر کار
ایک گوشہ مین جہولی اُتار کر رکہدی اور بستر بچھادیا تاکہ آرام کرے - اسی
اثنا مین دربان کی جو نظر پڑی تو متعجب ہوکر درویش سے پوچھا کہ شاہ
صاحب خیر ہے جو خلاف آداب شاہی یہ صورت پر کدورت درپیش ہے
درویش نے جواب دیا کہ اس شخص مین شب بھر بسر کرکے صبح ہوتے ہی اپنا رستہ لونگا
تو عبث خفا ہوتا ہے - دربان نے سخت غضبناک ہوکر کہا کہ اے درویش کوتہ اندیش
کیا یہ سرائے ہے تو نہین جانتا کہ یہ محل شاہی ہے - ان دونون مین یہ

گفتگو ہورہی تہی کہ اتنے مین یکایک بادشاہ بہی آگیا اور بعد دریافت اس قصہ کے فقیر کی اس حرکت ناشایستہ پر بہت ہنسا۔ درویش نے کہا اگر اجازت ہو تو چند سوال کا جواب چاہتا ہون۔ بادشاہ نے فرمایا کہو۔ فقیر نے کہا کہ بعد از تعمیر اس محل مین کون کون رہا۔ بادشاہ نے کہا کہ میرے جد امجد۔ درویش نے کہا کہ وہ کون تہے کہ جو آپ سے پہلے یہان سکونت رکہتے تہے۔ بادشاہ نے کہا میرے والد ماجد۔ فقیر نے کہا آب کون رہتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ مین خود رہتا ہون۔ فقیر نے کہا کہ آپ کے بعد کون رہیگا۔ بادشاہ نے کہا کہ میرا فرزند درویش نے کہا کہ اے حضرت جس جگہہ اسقدر تغیر و تبدل یکینو لکا علی التواتر واقع ہو گیا وہ سرائے نہین ہے تو کیا ہے ؛

لطیفہ ۱۴۶

یعقوب لیث قبل از شاہی بہت ہی غریب تہا۔ جب بادشاہ ہو گیا تو اُس نے خراسان کے ایک دولتمند کو لوٹ لیا جس سے وہ بیچارہ نان شبینہ کو محتاج ہو گیا۔ ایک روز بحال تباہ یعقوب لیث کے پاس گیا۔ اُس نے پوچہا آج تیرا کیا حال ہے۔ اُس نے جواب دیا جیسا کل تیرا حال تہا۔ شاہ نے پوچہا کل میرا کیا حال تہا۔ اُس نے کہا جیسا آج میرا حال ہے یعقوب نے دل مین انصاف کر کے تمام مال اُسکا پہیر دیا ؛

لطیفہ ۱۴۷

ایکدن ملک الموت کے مجرے کو ایک آدمی اور ایک سانپ ہمراہ گئے ملک الموت نے آواز دی کہ پہلے موذی حاضر ہو۔ آدمی نے سانپ سے کہا کہ جا تجہے بلاتے ہین کہ ہمارے بزرگون کے قول کے موافق تو موذی ہے سانپ نے جواب دیا کہ بموجب آئین ہمارے کے تو موذی ہے تو جا۔

ملک الموت خود باہر تشریف لائے اور آدمی کیطرف نگاہ قہر سے دیکھکر کہا کہ
تو نے میرے حکم کو نہین سنا۔ آدمی نے کہا کہ آپ نے موذی کو طلب کیا تہا
مین موذی نہین ہون مگر موذی کا قاتل ہون ملک الموت نے طمانچہ مارکر
کہا کہ اپنی صفات سے سانپ کو موصوف کرتا ہے کہ وہ برس بہر مین ایک
دو آدمی کو کاٹتا ہے اور تو ایک روز مین سو دو سو سانپ مارتا ہے سانپ
کی حرکت جہالت سے ہے اور تیری حرکت شرارت سے سانپ عاجز
ہونے سے حملہ کرتا ہے اور تو نکوئی عاقبت تصور کرکے اُس کو قتل کرتا ہے
آدمی نے کہا اے حضرت آپ کتابون کو ملاحظہ فرمائیے ملک الموت
نے ایک دہول لگائی اور کہا کہ ہم جانتے ہین۔ کہ قلم
درکف دشمن ست ؂

لطیفہ ۱۴۸

ایک لڑکا مکتب سے پڑہکر اپنے گہر آیا اُسکا باپ دو ولایتی سیب سامنے لایا
لڑکے نے کہا کہ اگر بحساب منطق یہ دو کے تین شمار مین آئین تو مجہی کیا انعام
عطا فرمائین۔ اُسنے کہا کہ جب تین گنلو نگا تو ایک تجہے دونگا لڑکے نے ایک
سیب اٹہا کر کہا کہ یہ ایک تو پہر دوسرا دیا کہ اسے دو شمار کر دا اب ایک اور
دو کو جمع کرکے میزان دیجئے تین گن لیجئے اُسکے پدر نے جودت طبع فرزند
پر تحسین و آفرین کرکے کہا کہ بیٹا یہ حصہ میرا ہے اور دوسرا تمہاری والدہ
کا تیسرا سیب منطقی تم تو جسکے کہانے سے علم حساب زیادہ ہو لڑکے نے کہا
سبحان اللہ آپ نے ایسا حصہ لگا کر وہ چست فقرہ سنایا جس پر مجہکے
یہ مصرعہ برجستہ یاد آیا ؎ اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی ؂ اُس
نے کہا بیٹا جیسا حساب لگا دیا ویسا تم نے انعام پایا ؂

لطیفہ ۱۴۹

ایک غریب نے جاڑون مین سردی سے عاجز ہوکر لوگون سے پوچھا کہ آجکل آفتاب کس برج مین ہے۔ انہون نے جوابدیا کہ برج عقرب منزل آفتاب ہے غریب نے کہا لعنت خدا کی اس عقرب پر کہ لوگون کو زمین پر ستاتا ہے اور آسمان پر بھی نیش زنی سے باز نہین آتا +

لطیفہ ۱۵۰

ایک شخص کا نام کریم بخش تھا مگر اُن کی شرافت مین سب کو کلام تھا۔ اتفاقاً وہ یاوری طالع سے کسی عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوئے حکام کی نظر مین ممتاز ہوئے انہون نے اپنے ایک رفیق قدیم کو اُس کی نوکری سے استعفا دلواکر بلوایا اور اپنے محکمہ مین بہ ترقی نوکر رکہا بعد ایک مہینے کے بلا صدور قصور موقوف کردیا کچہہ پاس لحاظ قدامت و رفاقت کا نہین کیا رفیق بیچارہ کو نہایت ملال ہوا اور ترک روزگار سابق کا سخت انفعال ہوا وقت رخصت یہ رباعی اپنی یادگاری کی نشانی اُنکو دی اور اپنی گہر کی راہ لی

یاجی کی رفاقت نکرے تا مقدور گرنام کریم ہو نہ کہانا دہوکا	سایہ سے رکہی اُسکے خدا سب کو دور برعکس نہند نام زنگی کافور

لطیفہ ۱۵۱

ایک احمق کی سوئی رات کو گہر مین گرپڑی وہ گہر کے باہر آکر راہ مین ڈہونڈنے لگا لوگون نے کہا گہر کی گری ہوئی چیز راہ مین کیونکر ملیگی اُس نے کہا آخر اسی زمین پر گری ہے کچہہ آسمان پر تو نہین گری اور گہر مین چراغ نہونے سے تاریکی ہے اسواسطے میدان کی روشنی مین ڈہونڈہ رہا ہون کہ کسی راہی کے پانوُ مین نہ گڑ جائے جو اُس کو صدمہ پہنچائے +

۶۵۶۴

لطیفہ ۱۵۲

ایک ظریف کسی جرم مین گرفتار ہوکر روبرو بادشاہ کے آیا بادشاہ نے ناک مین سوراخ کرنے کا حکم فرمایا ظریف نے کہا کہ دو سوراخ تو خدا نے کئے ہین آپ تیسرے سوراخ کی زحمت نہ اُٹھایئے ؛

لطیفہ ۱۵۳

ایک ظریف افلاس سے نہایت تنگ آیا لوگون نے پوچھا کچھہ روپیہ پیسہ تمہارے پاس ہے کہا نہین مگر میری عورت پاس البتہ ہے پوچھا کیا ہے کہا اُس کا حق مہر میرے ذمہ واجب ہے ؛

لطیفہ ۱۵۴

ایک ظریف راہ مین کسی کے کوٹھے کے نیچے سے گذرا اتفاقاً کوٹھے پر سے کوئی شخص گرا خدا نے گرنے والے کو تو بچایا مگر ظریف کی گردن پر صدمہ سخت آیا احباب نے عیادت کرکے استفسار حال کیا ظریف نے جوابدیا بڑی تعجب کی بات ہے کہ گرنے والا سستا چھوٹے اور گردن میری ٹوٹے ؛

لطیفہ ۱۵۵

ایک وکیل صاحب مع اپنے منشی کی کسی مقدمہ کی تحقیقات کیواسطے گانو کو جاتے تھے راس محرر نے پوچھا کہ صاحب قانون مین سب سے زیادہ بھاری اصُول کیا ہے ۔ وکیل نے جوابدیا اگر تم آج شام کے کہانے کا خرچ اپنے پاس سے دو تو بتلادونگا محرر نے قبول کیا ۔ وکیل نے کہا کہ عمدہ گواہ مقدمہ کی بنیاد ہین اور یہی بھاری اصُول قانون ہے جب گانو مین پہنچے ۔ تو وکیل نے کلرک سے کہکر مرغی انڈے منگوایا اور بعد کہانا کہا نیکے کلرک سے کہا کہ اسکی قیمت تم اپنے پاس سے جیسا کہ اقرار تہا دیدو ۔ کلرک نے جواب دیا کہ صاحب آپکا گواہ کون ہے ۔ وکیل شرمندہ ہوکر چپ ہو رہا ؛

لطیفہ ۱۵۶

ایک گھوسن دودہ کی مٹکی لیکر بازار کو چلی - رستہ مین چلتے چلتے اسکو یہ خیال گذرا کہ یہ دودہ جو میرے سر پر ہے اگر ذرا مین اس سرمایہ کو کام مین لاؤن تو بہت دولت حاصل ہوگی - کیونکہ اس دودہ کو مین نقد روپیہ پر بیچون گی - پہر اس روپیہ سے مین انڈے خریدونگی جسکے ذریعہ سے مین بہت جلد بہت سی مرغیون کی مالک ہو جاونگی - اور تب آسانی سے دفعتہً بڑا کارخانہ مرغیون کا میرے ہاتھہ مین ہو جائیگا - اُس کے بعد مین اُن کو فروخت کرکے ایک بکری لونگی جسکے بہت سے بچہ ہو جائینگے - اور تہوڑے عرصہ بعد وہ سب بکریان ہو جائینگی - اسکو بیچکر ایک گائے اور ایک گائے کا بچہ لونگی اور اس وقت واہ رے مجہے بہت سے اچھے اچھے لوگ پیار کرینگے - اس مزے کی بات سے اس گھوسن کا سر ایسا جہپکا کہ وہ مٹکی دودہ کی جو سرمایہ اس سودائے خام کی تہی اوندہی ہوکر گر پڑی اور سارا دودہ بہ گیا جسکی وجہ مین وہ انڈے اور مرغی بکری اور اسکے بچہ - گائے اور اُسکا بچہڑا اور پیار کرنیوالے سب کے سب بہ گئے :

لطیفہ ۱۵۷

ایک شخص کا بیٹا اپنے والدین کی محبت کو تسلیم نہین کرتا تہا یہانتک کہ وہ بہی صاحب اولاد ہو گیا مگر پہر بہی اُسے یقین محبت کا نہ ہوا - ایک روز وہ بوقت دوپہر لب بام کنکوا اُڑا رہا تہا اُسکے باپ نے اُسے دہوپ مین جانے سے منع کیا کہ ایسا نہو لو لگجائے - مگر اُس نے ایک نہ سُنا - تب اُس کے باپ نے اپنے پوتے کو ڈورا اور کنکوا دیکر کہا کہ جا اس نالایق کا کنکوا کاٹ دے وہ لڑکا بہت اونچے پر چڑہ کر کنکوا اُڑانے لگا - اُس کے باپ نے یہ حال دیکہکر اپنے نوکر سے کہا دیکہہ تو اِسکے پانو جلتے ہونگے اِسکو سایہ مین لیجاؤ - اِسکا

باپ یہ بات سنکر بہت خفا ہوا اور کہا کہ اے نامعقول اپنے دل مین سمجہہ کہ جیسا تیرا دل اُس کیواسطے ہوتا ہے ایسا ہمارا دل تیرے واسطے ہوتا ہے وہ سُنکر بہت قایل ہوا اور اُسی وقت اُس نے اپنے والدین سے قصور معاف کرایا اور جبتک وہ زندہ رہے اُن کو خوش رکھا ؛

لطیفہ ۱۵۸

ایک حجام ظریف کسی کی حجامت بناتا تہا اتفاقاً اُسترے کا چرکا سر مین لگا وہ بیچارہ چلا کر اُٹہا اور کہا تونے میرا سر کاٹ ڈالا۔ حجام نے کہا آپ جہوٹ فرماتے ہین سر کٹے ہوئے آدمی تو سانس نہین لیتے آپ تو اچہی طرح چلاتے ہین ؛

لطیفہ ۱۵۹

ایک امیر اہل فارس کی زبان مین لکنت تہی اُسکی جود وسخاوت کی بڑی شہرت تہی کسی احول نے اُس سے اسطرح سوال کیا کہ جو کچہہ آپ سے پاؤنگا دو چند شمار مین لاؤنگا۔ امیر کو یہ لطیفہ پسند آیا خدمتگار سے دس دینار دینے کو بباعث لکنت ایون فرمایا کہ (دہ دہ دینار بدہ) خدمتگار تازہ ملازم تہا اُسنے کچہہ لکنت کا خیال نہ کیا یکصد دینار کا توڑا اُس دہائی کے حساب سے اُٹہا دیا احول نے دعا دی کہ اللہ تعالےٰ حضور کی زبان مبارک مین لکنت زیادہ کرے جسمین سائلین کا دامن تمنا بہرے سایل نے اپنے احباب سے کہا کہ مجہی بعارضہ احول ایک کے دو نظر آتے ہین اسطرح امیر صاحب بباعث لکنت ایک کلمہ دو مرتبہ زبان پر لاتے ہین چنانچہ آج مجہی دس دینار دیکر کہی خدمتگار سے دہ دہ دینار ارشاد کیا اُسنے سو دینار کا توڑا اُٹہا دیا پس اگرچہ عارضہ احول ولکنت ایک ہی مگر ہمکو عیب اور امراکیواسطے نیک ہے یارون نے کہا اگر وہ گالیان سناتے تو تم ایک گالی کے عوض سو گالیان کہاتے مگر یہہ کہو کہ خدا سخی کی لکنت دو چند کرے۔ اور بخیل لئیم کی زبان بند ؛

لطیفہ ۱۶۰

ایک جاہل احمق سفید پوش محفل علما مین گیا قاضی صاحب میر محفل نے اُسے عالم سمجھکر بہ تعظیم تمام بٹھایا اور فرمایا کہ کچھ فرمائیے احمق نے پوچھا روزہ کس وقت افطار کرنا چاہیئے قاضی صاحب نے کہا بعد غروب آفتاب اُس نے کہا اگر آدھی رات تک آفتاب غروب نہو تو کیا کرے قاضی صاحب نے فرمایا معاف فرمائیے مین نے پہلے ہی مسئلہ مین غلطی کی یعنی تمکو عالم و فاضل سمجھکر تعظیم دی ؛

لطیفہ ۱۶۱

ایک بادشاہ نے راہ مین کسی مرد آزاد کو دیکھا کہ کتا اُسکے پہلو مین بندھا ہے اور وہ خوش بیٹھا ہے پوچھا اے مرد آزاد کتے کو فضیلت زیادہ تر ہے یا تجھکو کتے پر۔ اُس نے کہا اگر شاہ و گدا فرمان خدا و رسول بجا لائین تو دونو کتے سے بہتر ہین ورنہ کتا اُن سے بہتر ؛

لطیفہ ۱۶۲

ایک دہقانی نے اپنا لڑکا ایک معلم کے سپرد کیا اور اُسکی تعلیم کے واسطے بہت اشرفی اور روپیہ دیا۔ جب معلم نے اُسے پڑھا کر ہوشیار کیا دہقانی نے یون اُسکا امتحان لیا کہ لڑکے سے کتاب کو منگایا اور جب اُسے کھولا تو سر صفحہ لَا اَعْلَمُ کا لفظ پایا لڑکے سے اُس لفظ کے معنی کا استفسار کیا اُس نے جواب دیا کہ اسکے معنی نہین جانتا دہقانی پُر غضب ہوکر لڑکے کو معلم کے پاس لایا اور کہا اسے آپ نے کیسا پڑھایا جو ایک لفظ سر صفحہ کے بھی معنے نہین جانتا معلم نے وہ لفظ دیکھکر کہا اس کے معنی صحیح لڑکے نے بتائے مگر آپ کی سمجھہ مین نہین آئے دہقانی نے کہا آپنے ہمارا روپیہ مفت لیا لڑکے کو نہین جاننے کا سبق پڑھا کر غارت کیا ؛

لطیفہ ١٦٣

ایک یہودی ایمان لایا محتسب نے مبارکباد دیکر فرمایا مرحبا خدا نے تمہارے گناہ
معاف فرمائے اور تم آج عدم سے وجود مین آئے بعد چھہ مہینے کے لوگون نے
محتسب کو خبر دی کہ اس نو مسلم نے آجتک نماز نہین پڑھی محتسب نے اُسے
بُلایا اور فرمایا تو نماز کیون نہین پڑھتا ہے اُس نے جواب دیا کہ آپکے فرمانے کے
موجب بندہ چھہ مہینے کا لڑکا ہے پس طفل ششماہہ پر کسی ملت مین تکلیف
نماز و روزہ روا نہین اس وجہ سے مین نماز نہین پڑھتا ؛

لطیفہ ١٦٤

چند اہل مقدمہ عدالت سرکار مین حاضر آئے خوف حاکم سے تھرّائے ہنوز روبکاری
مقدمہ اور چون وچرا کی نوبت نہین آئی کہ ایک بزدلے دریدہ دہن نے
بے تال سُر کی گائی ہمجلسہ اُس کے چون چون کرنے سے مُسکرائے ایک
شخص پہلو نشین نہایت شرمائے کچھ پس وپیش کا خیال نہ آیا۔ زبان حال
سے یہ کلمہ یاد ہوائی فرمایا کہ صاحبو مین نے عالم طفولیت سے کبھی چون نہین
کیا دوسرے صاحب حاضر جواب نے پیچھے سے یہ جواب دیا ؎
برنیاید ز کشتگان آواز ؛ تیسرے نے کہا واہ رے گویائی پیچھے سے سیٹی
بجائی - آگے سے بات بتائی ؛

لطیفہ ١٦٥

ایک معلم صاحب اپنے شاگرد بیتمیز کو ہمیشہ باہستگی فصاحت سے گفتگو کرنیکی
ہدایت فرماتے تھے۔ اتفاقاً ایکروز چلم سے ایک چنگاری اڑکر معلم صاحبکی
دستار مین جا پڑی۔ شاگرد صاحب حسب تعلیم معلم باواز نرم نہایت فصاحت
سے یون گویا ہوے (کہ جناب استاد نا مولانا و قبلہ و کعبہ ام حضور کے دستار

عظمت آثار پر ایک اخگر ناہنجار شرر بار آتشکدہ حلیم سے پرواز کر کے شعلہ افگن
ہے) اتنے عرصہ مین پگڑی صاف جلا کر آگ نے جلد فرق مبارک کی خبر لی معلم
صاحب دونو ہاتھون سے سر ملتے ہوے بولے کہ اے نابکار یہی موقع فصاحت
زبانی و طول کلامی کا تہا تیری قافیہ گردانی پر خاک پڑے میری تو حقیقة
ہی بگاڑ ڈالی ؛

لطیفہ ۱۶۶

ایک شخص اپنا کچہہ مال اور زیور ایک ساہوکار کے پاس امانت رکھہ گیا تہا
جب وہ لوٹکر آیا اور اُس نے ساہوکار سے اپنی امانت طلب کی تو وہ ساہوکار
اُس شخص سے لڑنے لگا۔ تب ایک عورت چالاک نے اُس سے کہا کہ اگر مین
تیرا سب مال اُس سے دلا دون تو مجھے کیا دیگا۔ اُس نے کہا چہارم دونگا
عورت چالاک نے کہا مین کل صبح کو ساہوکار کے پاس جاؤنگی اور تو بہی میرے
جانے کے بعد تہوڑی دیر پیچہے آنا اور ساہوکار سے اپنا مال طلب کرنا وہ
قطعی تجہے تیرا مال حوالے کر دیگا۔ دوسرے دن وہ عورت بہت سا اپنا مال
لیکر اس ساہوکار پاس گئی اور کہنے لگی میرا خاوند پردیس گیا ہے اور مین
بہی اب جاتی ہون۔ یہ مال میرا تم اپنے پاس امانت رکہلو۔ اتنے مین وہ شخص
بہی آن پہنچا اور ساہوکار سے اپنا مال طلب کیا۔ ساہوکار نے اپنے دل مین
خیال کیا کہ اس شخص کا مال تہوڑا ہے اور عورت کا مال بہت ہے اگر اس کو
انکار کرونگا تو اس عورت کے دل مین شک میری خیانت کا ہو جائیگا اور یہ
مال سپرد نکریگی۔ پس اُس نے فی الفور اُس آدمی کا مال حوالہ کیا۔ اُسی وقت
اُس عورت کی لونڈی نے آکر کہا بی بی میان آگئے۔ عورت اُسیوقت اپنا زیور
لیکر اپنے گہر آگئی اور اُس شخص سے چہارم حصہ لیلیا وہ شخص بہی خوش و خورم اپنے گہر کو روانہ ہوا

لطیفہ ۱۶۷

ایک جاٹ دریا میں کھڑا ہوا لوٹی میں پانی بھر بھر کر دریا ہی میں گراتا تھا اور کہتا تھا کہ دہانے والے دوسری کیاری کا دہانہ کھولدے - کسی نے کہا کہ تو دیوانہ ہے دریا میں کھیت کہاں ہے - اُسنے جوابدیا کہ جس حالت میں مردونکو دریا میں کھڑے ہوکر ترپن کرنے سے پینے کو پانی پہنچتا ہے تو کیا میرے کھیت کو پانی نہ پہنچیگا ؛

لطیفہ ۱۶۸

ایک شخص قاضی کے پاس نالش کو آیا اور ایک مردہ شو کو گواہ دعویٰ اپنے کا لایا - قاضی صاحب نے فرمایا کچھہ مسایل شرعی جانتا ہے کہا بندہ اس علم میں یکتا ہے پوچھا کلام اللہ یاد ہے کہا بندہ دس قرأت کا اُستاد ہے پوچھا مردیکو جب تابوت مین رکہتا ہے تو کیا کہتا ہے کہا یہ کہتا ہون کہ اے مرحوم ! خوش ہو کہ تو مرکر جابر ہوا خانہ گور تیرا گھر ہوا اگرچہ تاحشر قبر مین تیرا جسم سڑیگا مگر قاضی کے پاس گواہی دینے کو نہ جانا پڑیگا ؛

لطیفہ ۱۶۹

ایک بادشاہ نے کسی مرد آزاد کو دیوانہ وار گورستان مین شاد بشاش پایا - اُس سے یہ فرمایا کہ یہان کیون اوقات گنواتا ہے شہر مین کیون نہین آتا اُس نے جواب دیا ہم اسواسطے شہر مین نہین جاتے کہ آخرالامر اہل شہر بھی یہین آتے ہین - بادشاہ نے فرمایا اگرچہ تو دیوانہ ہے مگر تیری گفتگو عاقلانہ قابل تعریف ہے اُس نے کہا اگر مین عاقل و ہشیار ہوتا تو آپ کیطرح باقی کو چھوڑکر فانی کا طلبگار ہوتا - بادشاہ کو یہ کلمہ پسند آیا - ملک و دولت سے ہاتھہ اُٹھایا درویشی کو اختیار کیا اور راہ خدا مین دولت کو نثار کیا ؛

لطیفہ ۱۷۰

ایک شاعر نے طبیب ظریف سے کہا کہ میرے سینہ مین کوئی چیز اٹکتی ہے اور نہین نکلتی۔ طبیب نے کہا گو ہر مضمون آپ کے سینہ مین ہر وقت کھٹکتا ہے اپنے کل مضامین موزون ہمکو سنائیے اور سینہ صاف کر کے تشریف لیجائیے شاعر نے کچھہ شعر سنائے حکیم صاحب نے زبان پر لائے اب اور کچھہ مضمون ہووے وہ بہی کہدو۔ شاعر نے کہا جو کچھہ یاد آیا آپ کو سنایا۔ اب گوہر مضامین سے سینہ صاف ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا اب تشریف لیجائیے کہ تندرستی مین علاج کرنا خلاف حکمت ہے ؛

لطیفہ ۱۷۲

کسی امیر نے مسافرت مین ایک خدمتگار اس اقرار پر نوکر رکہا کہ کبہی جہوٹ نہ بولے مگر خدمتگار نے مدت العمر مین تین دفعہ جہوٹ بولنے کی اجازت حاصل کرکے نوکری کی بعد چندے امیر نے خدمتگار کے ہاتہہ کچھہ زر و مال اپنے وطنکو بہیجا اور کہا کہ گہر سے والدہ اور اہلخانہ اور طفل شیر خوار کی خیر و عافیت جلد لانا اور میرا ایک کتا رفیق اور ایک اونٹ گہر مین ہے اُسے بہی دیکہتے آنا خدمتگار اُن کی مکان پر آیا اور رو رو کر زر و مال دینے لگا اہلخانہ نے پوچہا کیون روتا ہے خیر تو ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ خیر ہوتی تو مین میان کا مال و اسباب در دو پیہ لیکر یہان کیون آتا اس کلام سے سبکو ثابت ہوا کہ میان نے دنیا سے انتقال کیا بعد ختم فاتحہ سوم خدمتگار میان کے پاس آیا میان نے پوچہا ہمارا کتا اچہا ہے اُسنے کہا وہ مر گیا پوچہا کیا عارضہ ہوا کہا آپکے اونٹ کی ہڈی کہا گیا تہا وہ اُسکے حلق مین اٹک گئی فوراً مر گیا پوچہا اونٹ کس مرض مین مرا کہا آپکی والدہ کی قبر کی اینٹین ڈہوتے مین گر پڑا کولا اتر گیا کہا افسوس والدہ صاحبہ

کیا عارضہ پیش آیا کہا پوتے کے غم مین انتقال فرمایا کہا ہے ہے لڑکا بہی مرا۔ خدمتگار بولا کہین بے مان اور بے دودہ کا لڑکا جیا ہے تب امیر نے رو کر کہا افسوس اہلخانہ نے بہی وفات پائی اب دنیا ہیچ ہے اسی صدمہ مین کپڑے پہاڑ کے گلے مین کفنی ڈالکر راہی وطن ہوئے خدمتگار نے پیشتر سے مکان پر جاکر کہا کہ میان بہوت ہوئے اور یہان آتے ہین سب عورتین انگارے دہکا کر کوٹہے پر بیٹہین جب وہ بہوت دیوار کے نیچے آوے اُسپر انگارے ڈال دینا۔ یہ سنکر سب عورتین انگارے دہکا کر کوٹہے پر آئین اور میان کو کفنی پہنے ہوئے دیکہکر دعائے دفع آسیب پڑہکر اُن پر انگارے پہینکنے لگین میان بیچارے نے ہر چند فریاد کی کسی نے کچہہ نہ سنا آخر تنگ آکر کسی طرف کو چلے گئے۔ خدمتگار گہر کا مالک ہو بیٹہا ٭

لطیفہ ۱۷۲

ایک چور رات کو کسی جونیوالے کے گہر آیا اور کوٹہڑی مین سفید سفید چونا پایا اُس نے آٹا سمجہکے پگڑی کو بچہا کر چاہا کہ جسقدر آٹا پائیے اُسے باندہکر لیجائیے صاحب خانہ نے آہستہ سے پگڑی کو اُٹہا لیا اور شور و غل مچایا۔ چور گہبرایا باہر آیا اور پگڑی کو ڈہونڈہا کہا آپنے میرے چونا لگاکر پگڑی کو چہپایا اور مجہے چور بنایا ٭

لطیفہ ۱۷۳

ایک شخص کو کتے نے کاٹا کہ خون نکل آیا کسی نے یہ ٹوٹکا بتایا کہ جب اپنا خون روٹی مین بہر کر اسی کتے کو کہلاؤگے شفا پاؤگے اس نے کہا آپنے کیا خوب علاج بتایا مین ایسے ٹوٹکے سے باز آیا اگر اُس کتے کے سگے یہ ٹوٹکا سُن پائینگے تو میرے خون کے پیاسے ہو جائینگے اور ہر روز میری بوٹیان اُڑائینگے مفت کی روٹیان کہائین گے ٭

لطیفہ ۱۷۴

کسی ظریف نے شراب فروش سے دمڑی کی شراب مانگی اُسنے کہا اتنے مین کیا ہوگا زیادہ لو جس مین کچھ نشہ ہوتا ہو ظریف بولا میرا جام دل تو بادۂ شرارت سے بھرا ہے صرف سہارا چاہیئے ؛

لطیفہ ۱۷۵

ایک مولوی جمعہ کے دن غسل کرکے لباس سفید پہنکر جمعہ کی نماز کو چلے ایک کسبی اپنے کوٹھے پر بیٹھی پان کھاتی اور حقہ پیتی تھی پان کی پیک جو تھوکی تو جناب کے عمامہ پر پڑی اور کچھ ریش سفید بھی آلودہ ہوگئی وہ ریش سفید اور اُسپر سرخی پان کا رنگ نظارگیان بازار کو تماشا ہوگیا مولویصاحب نے سر بلند کرکے فرمایا او بدبخت تو کچھ دیکھا تو کر۔ اُس نے جواب دیا کہ مین اگر تم کو دیکھتی تو آپکی ڈاڑھی پر کبھی نہ تھوکتی ؛

لطیفہ ۱۷۶

ایک شخص نے اپنے خدمتگار سے خفا ہو کر کہا کہ تو آدمی نہین ہے تیرے قول و فعل کا بھی اعتبار نہین بعد تھوڑی دیر کے خدمتگار رند کو رکو اسطرح پکارا کہ کوئی آدمی یہان آوے خدمتگار نے جواب دیا حضور آدمی نہین مگر خادم حاضر ہے آقا نے کہا کیا تو آدمی نہین ہے اُسنے کہا ابھی حضور فرما چکے ہین کہ تو آدمی نہین ہے اور تیرے قول و فعل کا بھی اعتبار نہین ہے ؛

لطیفہ ۱۷۷

حضرت ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ لیلیٰ مجنون مین تحریر فرماتے ہین کہ ایک واعظ ظریف الطبع نے ہنگام وعظ عشق و محبت کی تعریف مین یہ فرمایا کہ وہ بڑا گدھا ہے جو عشق و محبت سے خالی ہے اور کوئی آدمی ایسا نہین جسے عشق و محبت ہو

ایک احمق حاضرین جلسہ سے بول اُٹھا کہ ایک مین ہی آدمی ہون جسے کبھی کسی سے محبت نہین ہوئی اور نہ کسی کا عشق ہوا اُسی وقت ایک دہوبی نے وہان آکر لوگون سے پوچھا کہ میرا گدہا تو کسی نے نہین دیکھا واعظ نے معترض کی طرف اشارہ کرکے دہوبی سے کہا یہ تیرا گدہا ہے اِسے لیجا *

لطیفہ ۱۷۸

ملا دوپیازہ اور بیربر سے پانسو روپیہ کی شرط لگی کہ اگر بیربر بادشاہ کی فلانی عورت پیش خدمت کے گال مین روبروے بادشاہ بوسہ لیوے تو ملا صاحب پانسو روپیہ شرط کے دیوین ورنہ پانسو روپیہ بیربر سے لیوین حسب اتفاق ایک روز بادشاہ دربار عام مین تہے اور پیش خدمت مذکور محل مین سو رہی تہی کہ حسب اشارہ بیربر محل کی کسی خواص نے پیش خدمت مذکور کے گال مین سوئی چبہو کر بچہو کے کاٹنے کا غل کیا بادشاہ کو بچہو جہاڑنے والیکی تلاش ہوئی۔ بیربر نے کہا غلام عمل کے زور سے سب زہر بچہو کا چوس لیتا ہے۔ غرضکہ بحکم سلطانی روبروئے بادشاہ بیربر نے زہر چوسنے کے حیلہ سے پیش خدمت کے رُخسار سے پر بوسہ لیا ملا دوپیازہ نے زر شرط ادا کیا اور کہا جب ہمارا داؤن لگیگا تو بیربر بوسہ لینے سے انکار کرکے وو چند روپیہ دیجائیگا غرضکہ ایسا ہی ہوا کہ ایکدن اکبر بادشاہ اور ملا دوپیازہ اور بیربر شکار کو گئے ملا صاحب نے ایک جہاڑی مین پیشاب کرنے بیٹہکر شور مچایا کہ میرے مقام بول مین بچہو نے نیش زنی کی بادشاہ نے بیربر سے فرمایا کہ جلد اُسی عمل کے زور سے جس سے میری خواص کا زہر چوسا تہا بچہو کا زہر چوس لے بیربر نے اگر ملا صاحب سے کہا کہ مین ہزار روپیہ اُنہین پانسو روپیہ کی عوض ہوجاتا ہون قبول فرمایئے اور مجہے اِس لنگ پوجنے سے بچایئے ملا صاحب نے منظور کرکے بادشاہ سے عرض کیا کہ بیربر نے زہر چوس کر میرا درد کہو دیا *

لطیفہ ۱۷۹

کسی جنگل مین ایک شیر بیمار ہوا سب درندون نے عیادت کی مگر لومڑی سب کے پیچھے آئی تب بھیڑیے نے شیر سے چغلی کھائی شیر نے لومڑی سے استفسار کیا کہ تو کہان تھی چنانچہ لومڑی بھیڑیے کی چغلخوری سے آگاہ ہوگئی تھی۔ اُس نے جوابدیا کہ اُپکا علاج ڈھونڈہ رہی تھی۔ شیر نے کہا کہ کوئی دوا بھی ہاتھ آئی۔ لومڑی بولی کہ بھیڑیے کی پنڈلی کی ہڈی اِس مرض کے واسطے اکسیر پائی۔ شیر نے فوراً بھیڑیے کی پنڈلی پر چنگل مار کر لنگڑا کیا اور لومڑی نے اپنا رستہ لیا جب بھیڑیا خون مین تر لومڑی کے قریب ہوکر نکلا لومڑی نے کہا۔ او لال موزے والے بادشاہون کے حضور مین سمجھکر بات کرنی چاہیے ؛

لطیفہ ۱۸۰

ایک صاحب بہادر بتقریب دورہ کسی گانو مین ہوکر نکلے وہان کے ایک کاشتکار گنوار نے آکر سلام کیا اور اپنے محاورہ روزمرہ مین کچھ کلام کیا صاحب بہادر نے تادیباً فرمایا کہ آدمی کو قانوناً حفاظتِ زبان بہت ضرور ہے۔ حتے کہ قوانین فوجداری مین چور کو بھی چور کہنا ایک قسم کا قصور ہے۔ گنوار نے کہا غریب پرور سچ ہے سرکاری قانون سے ڈرا چاہیے بھلا حضور دھوبی کے گدہے کو بھی کیا صاحب بہادر کہا چاہیے ؛

لطیفہ ۱۸۱

ایک شخص کا لڑکا بیمار ہوکر مر گیا اُس نے اپنے ہمسایہ کے لڑکے پر خون کا دعوے کرکے حاکم وقت سے اِس مضمون کی نالش کی کہ ہمسایہ کے لڑکے نے میرے لڑکے سے لڑائی لڑکر کہا تھا کہ خدا کرے تو مر جائے چونکہ لڑکون کی دعا اکثر قبول ہوتی ہے پس اسی وجہ سے میرا لڑکا بیمار ہوکر مر گیا ورنہ میرا لڑکا اکثر بیمار ہوا اور صحت پائی

مگراب کے بار اس کی بد دعا سے مر گیا۔ حاکم نے کہا کہ تو بہی اس کے لڑکے کو اور لڑکون سے دعائے بد کروا ے اگر تیرا لڑکا اس کی دعا کے اثر سے مر گیا ہے تو یہ لڑکا بہی آج مر جائیگا :

لطیفہ ۱۸۲

ایک برہمن تہا اسے بڑے خوب نوشجان کرکے پیٹ پر ہاتہہ پہیرنے لگے کسی نے کہا مہاراج تہوڑا سا چورن کہا لو برہمن نے جواب دیا کہ اگر چورن کہانے کی پیٹ مین جگہہ ہوتی تو ایک پیڑا اور کہا لیتے :

لطیفہ ۱۸۳

ناصر علی شاہ نامی گرامی تخلص علی نے ایک قصیدہ نواب ذوالفقار علی کے پاس لکہکر پیش کیا اور کہا اس قصیدہ کی قدر دانی فرمائیے ہر شعر کے صلہ مین ہزار ہزار روپیہ دلوائیے اور یہ مطلع سنایا :

شعر

اے شان حیدری ز جبین تو آشکار	نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار

نواب صاحب نے اس مطلع کے صلہ مین ہزار روپیہ عنایت کرکے فرمایا کہ زیادہ ازین مقدرت شنیدم ندارم۔ شاعر ناسور کو یہ کلمہ ناپسند آیا مکان پر آیا ہجو لکہنے کو قلم اٹہایا نواب صاحب فوراً شاعر کے مکان پر آئے اور کہا کہ از زبان علی ہجو ذوالفقار عجب است۔ شاعر نے اس کلام لطیف کی ایسی قدر دانی کی کہ ہجو کو چاک کر ڈالا :

لطیفہ ۱۸۴

ایک روز سراج الدین بہادر شاہ کنارہ دریائے جمن پر شکار کہیلتے تہے۔ دن بہت چڑہ گیا افتاب سمت الراس آیا آپ نے فرمایا یہان سے پل بہت دور ہے عبور دریا مین دیر ہوگی پانی دریا کا پایاب ہے یہین سے اتر چلین حسب الحکم

کہار تخت رواں لیکر دریا مین اُتر پڑے آب دریا کمر کمر آیا جو لوگ کہ حاضر سواری تھے سب کو اسی راہ سے اُترنا پڑا۔ ایک خواجہ سرائے ہاتھہ مین پنکھا لئے ہوئے کبھی پائنچے چڑھاتا تھا اور کبھی دامن سنبھالتا تھا بادشاہ نے اس کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون کچہری تک پانی پہنچا کہ نہین۔ اُس نے جواب دیا کچہری تو کیا دیوان خاص تک ڈوب گیا ؛

لطیفہ ۱۸۵

ایک طوائف کسی کی محفل رقص وسرود مین مجرے کو گئی پاپوش اپنی بدین خیال کہ کوئی لے نہ جاوے اپنی پاس لے بیٹھی میر محلس کی نظر پڑی محلس مین کفش لئے بیٹھا بُرا معلوم ہوا اُس سے کہا کہ کیون بی صاحب اپنا جوڑا محلس مین بھی بغل مین رکھتی ہو یہ بازاری رنڈیان کب چوکتی مین بیساختہ کہہ بیٹھی کہ لونڈی اپنا جوڑا ہمیشہ بغل مین رکھتی ہے۔ یہ حضور ہی کا جوڑا ہے کہ جو روز وشب خدمتگار ہی کی بغل مین رہتا ہے ؛

لطیفہ ۱۸۶

ایک ہندو مہاجن نے بڑی شان وشوکت کے ساتھہ ہزار ہا روپیہ لگا کر مکان بنوایا جس وقت مکان بنکر تیار ہوا مہاجن مذکور نے اپنے تمام دوستون کی ضیافت کی اور محفل رقص وسرود گرم ہوئی اُسوقت مہاجن مذکور کے ایک قدیمی دوست کا لڑکا دس بارہ برس کی عمر کا محفل مین بیٹھا ہوا تھا حاضر جلسہ مکان کی ازبس تعریف وتوصیف کر رہے تھے مالک مکان بھی اُدہر کو آنکلا اور اُس لڑکے کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگا کہ کیون صاحب تم نے بھی دیکھا ہم نے کیسا مکان بنایا ہے لڑکا حاضر جوابی سے کہہ اُٹھا کہ واقعی صاحب آپنے مکان تو اچھا بنایا مگر دروازہ اسقدر چھوٹا ہے کہ مردہ کی کھاٹ نہین نکل سکتی

یہ فقرہ طفل مذکور کا مالک مکان سنکر بہت متفکر ہوا اور منتظر ملنے اُس کے باپکا رہا ایک روز اُس لڑکے کے باپ سے راستہ مین ملاقات ہوئی اُس نے نہایت آشفتگی سے کہا کہ آپ کا لڑکا تو بڑا ہی بیوقوف پیدا ہوا ہے اُس روز علین محفل مین کہنے لگا کہ تمہارے مکان کا دروازہ تو اسقدر چھوٹا ہے کہ جسکے اندر سے مردہ کی کھاٹ نہین نکل سکتی اُس نے کہا واقعی وہ بڑا احمق ہے آپ کے دروازہ مین سے ایک کہاٹ کیا بیسون کہاٹ بآسانی نکل سکتے ہین ❊

لطیفہ ۱۸۷

تیمور لنگ بادشاہ خوش آہنگ نے ہندوستان دلستان کے تخت سلطنت پر جلوس فرما کے بادل شاد ارشاد کیا کہ اکثر مردمان سابق اور بزرگان فایق سے سُننے مین آیا ہے کہ ہندوستان دلستان مین مطرب بوالعجب خدساز خوش آواز ہین۔ یہ کلام بادشاہ عالیمقام کا سنکر ایک مطرب نابینا خوش لہجہ روشندل اپنے فن کا کامل ایسا اُستاد زمانہ گانے مین یگانہ حضور پُرنور مین حاضر ہوا کہ جسکی ہر تان مین تان سین اور اودہو نایک کی روح پیشانہ ٹوٹی کرتی پہرتی تہی اور تال سُر مین ایسا سُرتا کہ سُرستی بہی اُس کے آگے بے سُری تہی اور اپنے فن کا نہایت اُستاد تہا غرضکہ اُس نایک زمان پر چہہ راگ تیس راگنیون کا سراسر پردہ فاش تہا الحاصل وہ مطرب دلنواز حضور پُرنور مین ایسا گایا کہ تمام محفل بیدل ہوگئی جب سب محفل کو بخوبی محظوظ کیا تب تیمور لنگ بادشاہ جمجاہ نے ارشاد کیا کہ اے مطرب بوالعجب تیرا نام کیا ہے اُس نے بصد ادب عرض کیا کہ خداوند نعمت غلام کا نام دولت ہے تیمور لنگ نے متبسم ہوکر فرمایا اے عزیز بے تمیز کیا دولت کور ہے جو تجھہ اندہے نے اپنا نام دولت رکہا ہے۔ وہ کور سنہ زور کہنے لگا قربان جاؤن اگر دولت

اندہی نہ ہوتی تو لوے لنگڑے سے کیون ہاتہہ آتی ؛

لطیفہ ۱۸۸

ایک شخص ساعدت روزگار سے مسند دولت پر جلوہ گر ہوا اور روز تب بیرنج وتعب رہنے لگا۔ یہ احوال اُس کا سنکر ایک یار وفادار برائے مبارکباد جو اُسکے قریب گیا تو وہ بہیانک ہوکر کہنے لگا العزیز تو کون ہے جو میرے پاس چلا آیا یہ بات سنکر وہ کہنے لگا اے یار تو مجکو نہین جانتا مین تیرا یار قدیم ہون اکثر لوگون سے یہ سننے مین آیا تہا کہ تیرا فلان آشنا اندہا ہوگیا ہے۔ سو عیادت اور تعزیت کے واسطے آیا ہون ؛

لطیفہ ۱۸۹

ایک بادشاہ جمجاہ معہ اپنے فرزند کے شکار کیواسطے گیا اتفاقاً دوپہر کیوقت شکار ہاتہہ آیا بعد فراغ شکار حدتِ آفتاب سے بادشاہ اور بادشہزادہ نے اپنا اپنا لبادا اُتار کر ایک مسخرے کے کندہے پر ڈالدیا اور ازراہِ تمسخر بادشاہ نے اُسے کہا کہ اب تو ایک گدہے کا بوجہہ ہوگیا یہہ کلام بادشاہ کا سنکر وہ مسخرا کہنے لگا حضور کے قربان جاؤن ایک گدہے کا بوجہہ کیا بلکہ دو گدہون کا بوجہہ مجہہ نابکار پر ہے یہ جواب سنکر بادشاہِ عالم نہایت محظوظ ہوئے اور اُس کے صلہ مین وہ دونو لبادے ملبوسی بیش قیمت عنایت فرمائے ؛

لطیفہ ۱۹۰

ایک بادشاہ جمجاہ نے ایک امیر خوش تقریر سے کہا کہ اے امیر جس قوم کا نام بان کے لفظ پر ہے وہ نہایت پرفطرت ہوتی ہے چنانچہ فیلبان باغبان ساربان گاڑیبان دربان۔ یہ کلام بادشاہ عالی مقام کا سنکر وہ امیر

خوش تقریر کہنے لگا :: اشعار

سجا آپ کہتے ہین ایہہ بان	کہ یہ بان دا ہے ہین سب بہ زبان
انہین باندا رون کو اِس آن مین	مقید کا ہو حکم شعبان مین
غرض سنکے یہ گفتگوئے اسیر	ہوا بادشہ اپنے دل مین حقیر

لطیفہ ۱۹۱

ایک بادشاہ جمجاہ کی سپاہ نے فوج عادو سے کسی قلعہ پر شکست پائی اور یہہ خبر وحشت اثر جو اخبار مین آئی تو صاحب اخبار نے بادشاہ کو خبر دی کہ اے خداوند نعمت حضور کو فتح ونصرت مبارک ہو یہ کلام سماعت فرماکر بادشاہ عالیجاہ نہایت خوش وخورم ہوئے دو روز کے بعد زبانی شتر سوار شاہ نامدار کو دریافت ہوا کہ فوج بلند اوج نے شکست پائی جب یہ سنکر بادشاہ کمال غصہ مین ہوا اور وزیر سے ارشاد کیا کہ اسکو بلواکر چوب سیاست سے تنبیہ کرکے بادشاہون کے آگے کیون دروغ بولا تہا الحاصل وہ عاقل بادشاہ عالم پناہ کے قریب آکر کہنے لگا کہ خداوند جہان افسر زمان غلام آج تعذیر کے قابل نہین ہے خلعت فاخرہ کے لائق ہے کسواسطے کہ ہزیمت وناخوشی کے روز اس غم اندوز نے خداوند نعمت کو خبر خوشنودی سے خوش کیا تھا آج کا روز ناخوشی کا ہے حضرت کو لازم ہے کہ آج مجہہ محتاج کو خداوند خوش کرین تو بجا ہے غرضکہ بادشاہ نے یہ لطیفہ سنکر اُسکی تقصیر معاف کی ::

لطیفہ ۱۹۲

ایک جہپر نمک سے لدا ہوا کسی ندی کے پار اُتر تا تھا جبکہ بیچ دھار مین پہنچا تو اُس نے ایک غوطہ پانیمین ایسا لگایا کہ وہ نمک بھیگ کر نکل گیا اور اوسکی پیٹہہ ہلکی ہوگئی یہ ماجرا اتفاقا ایک گدہے نے جسپر روی لدی تھی

دور سے دیکھا اور دیکھتے ہی وہ بھی ندی کے کنارے پر پہنچکر جھٹ ندی میں کود پڑا اور غوطہ لگاکر چلنے لگا لیکن اسکی پیٹھ کا بوجھ اُس قدر بھاری ہو گیا کہ وہ بوجھ سے اُسی جگہہ دبکر مر گیا۔

لطیفہ ۱۹۳

ایک شخص میکدے سے جام شراب پیکر سرور میں آکر گزک کے کباب کھاکر اپنے مکان کو چلے راہ میں بیہوش ہوکر گر پڑے ایک کتا اُن کے منہ میں کباب کی بو پاکر منہ چاٹنے لگا یہ سمجھے کہ کوئی ہمارا رفیق جلیسہ شراب پلانے کیواسطے ہمارا منہ کھول رہا ہے فوراً منہ کھول دیا۔ کتا اُن کے منہ سے شراب کی بو پاکر اپنا منہ ہٹاکر ٹانگ اُٹھاکر پیشاب کرنے لگا۔ جب اُن کا منہ لبریز ہو گیا تو ہاتھ بڑھا کے کتے کی دم پکڑ کر کہا۔ بس مشفق من بس بس میری جان بس بس مہربان من بس اب صراحی کا منہ بند کیجئے۔

لطیفہ ۱۹۴

ایک غریب شاعر کسی طبیعت دار امیر کے گھر پر گئے اور پہرہ والے سے اطلاع کرائی کہ آپ کے ساڑھو آئے ہیں۔ امیر نے اُنہیں بلاکر بہت خاطر داری کی لیکن جی میں حیران تہا کہ میری تو کوئی سالی ہی نہیں یہ ساڑھو کہاں سے آیا۔ باتوں باتوں میں امیر نے پوچھا کہ آپ سے میری کونسی سالی بیاہی ہے۔ اُس غریب نے جواب دیا کہ سمندر مہنی سے جو دو لڑکیاں دالدرا (افلاس) اور لچھمی (دولت) پیدا ہوئی تہیں اُنمیں سے چھوٹی بہن لچھمی کا بیاہ آپکے ساتھہ ہوا اور بڑی بہن دالدرا کا مجھہ سے اس رشتہ سے ہم اور آپ ساڑھو ہوئے۔ اس جملہ سے امیر کی طبیعت بھر آئی اور اُس غریب کو بہت کچھہ دیا۔

لطیفہ ۱۹۵

ایک بادشاہ نے درویش عزلت نشین سے کہا کہ آپ بڑے جوان مرد عالی ہمت ہین جو عیش دنیوی پر لات مار کر گوشۂ عزلت اختیار کیا درویش نے یہہ جواب دیا کہ مین نے یہ تکلیف باُمید بہشت بقائے عیش جاودانی کے اختیار کی آپ مجھہ سے زیادہ عالی حوصلہ ہین کہ دنیائے چند روزہ کے لئے بقائے عیش جاودانی پر لات ماری بادشاہ یہہ جواب پاکر لاجواب ہوا۔

لطیفہ ۱۹۶

ایک نوجوان دلربا بیوہ عورت جس نے ایک شخص سے شادی کرلی تھی اپنے پہلے خاوند کا اکثر ذکر کیا کرتی تھی۔ یہ بیچارہ سنتے سنتے تنگ آگیا آخرکار ایک روز جواب دیا کہ تمہاری یہ خوشی ہے کہ جب تم مرجاو تو مین بھی دوسری شادی کرکے اُس کے روبرو تمہاری ایسی ہی یاد کیا کرون جیسے تم اپنے پچھلے خاوند کی میرے روبرو یاد کرتی ہو۔

لطیفہ ۱۹۷

ایک شخص کو پھانسی کی سزا معاف ہوگئی دوسرے روز آپ اپنی بدمزاج کر یہ منظر جورو کو لکھتے ہین کل مجھے پھانسی ہوئی اور مرگیا اگر تمکو میرا عشق صادق ہے اور ملنا چاہتی ہو تو اسی طرح مردانہ موت سے مرکر مجھ تک پہنچو۔ اگر تم نہ آئین تو حشر کو دامنگیر ہونگا اُسپر وہ نیک بخت لکھتی ہین کہ تم سے پہلے مین مرچکی ہون حالانکہ اُسی دن ایک سے شادی کرلی تھی۔

لطیفہ ۱۹۸

کسی کا ڈول اور رسی چوری گیا اُسنے یہ اشتہار دیا کہ چور صاحب بڑی عنایت کرین اگر میرے گھر سے کنوان بھی اُٹھا لیجائین کیونکہ اب وہ میرے پاس بیکار پڑا ہے۔

لطیفہ ۱۹۹

ایک شخص بتلاشی محرری کسی امیر کے پاس گیا امیر نے کہا اچھا تم نوکر ہوئے کام کرو چونکہ تم کام سے ناواقف ہو اسواسطے تنخواہ چھہ ماہ کے بعد ملے گی۔ اُس نے کہا بہتر تو بس اب مین چھہ ماہ بعد حاضر ہونگا۔

لطیفہ ۲۰۰

ایک سال خوردہ آدمی جسکی عمر بڑہاپے سے جہک گئی تہی کُبڑے کی طرح راہ مین چلا جاتا تہا ایک مسخرے نے پوچہا کہ بڑے میان کیا ڈہونڈتے ہو بوڑہے نے جواب دیا کہ بیٹا میری جوانی کہوئی گئی ہے اُسی کو ڈہونڈتا ہون مسخرے نے کہا بڑے میان کیون جہوٹ بولتے ہو یہ کیون نہین کہتے کہ قبر کے لئے زمین ڈہونڈتا ہون۔

لطیفہ ۲۰۱

ایک احمق کا اونٹ چوری گیا اُس نے سجدہ شکر کیا لوگون نے اُس سے پوچہا کہ یہ کیا جگہہ شکر کی ہے اُس نے کہا کہ شکر اس بات کا ہے کہ مین اُسپر سوار نہ تہا اگر مین بہی سوار ہوتا تو مین بہی چوری جاتا۔

لطیفہ ۲۰۲

ایک انگوٹہی امیر کی مجلس امین گم ہوئی بہت تلاش کی نہ ملی ابومشعر نام ایک نجومی تہا اور وہ علم نجوم مین کمال رکہتا تہا امیر نے اُسکو بلا لیا اور کہا کہ از روے نجوم کے میری انگوٹہی بتا کہ کہان ہے اُس نے نجوم دیکہکر کہا اللہ تعالے نے آپ کی اس انگوٹہی کو لیا ہے امیر اور حاضران مجلس تمام ہنسنے لگے آخر کو جو تلاش بہت کی کلام اللہ مین اُس انگوٹہی کو پایا کہ وقت تلاوت قرآنکے اُسمین بہول گیا تہا

لطیفہ ۲۰۳

ایک تونگر نے کسی ظریف الطبع کو انگوٹھی طلائی بے نگینہ کی دی اور کہا میرے حق مین دعائے خیر کرو ظریف نے ہاتہہ اُٹھاکر کہا اے بار خدایا اس انگوٹھی دینے والے کو بہشت مین قصر زرین بے چہت کا عطا فرما تو نگر نے کہا یہ کیسی دعا ہے ۔ظریف بولا اگر انگوٹھی معہ نگینہ کی ہوتی تو قصر بہشتی بھی سقف دار ملتا ۔

لطیفہ ۲۰۴

ایک شخص بیمار اونٹ پر سوار ہوکر اپنے گہر کو چلا اونٹ شوخ تھا راہ مین حیران کیا اور اس کو اور طرف لے بھاگا ایک شخص نے اُس سے راہ مین پوچہا کہ کس طرف کا قصد ہے اُس نے کہا جس طرف اونٹ لیجائے اُدہر ہی کا قصد ہے ۔

لطیفہ ۲۰۵

ایک روز انوری بلخ کے بازار مین گذرا دیکہا کہ ایک جگہہ انبوہ آدمیونکا ہے اور وہان ایک شخص قصاید انوری پڑہ رہا ہے اور لوگ تحسین کر رہے ہین انوری اس شخص کے پاس گیا اور اُس سے پوچہا یہ اشعار کسکے ہین کہا اشعار انوری کے ہین کہا انوری کو پہچانتا ہے کہا انوری مین ہون ۔انوری ہنسا اور یہ زبان پر لایا کہ شعر دزد سنا تہا شاعر دزد نہین سنا تہا ۔

لطیفہ ۲۰۶

ایک قصاب کی دکان سے ایک وکیل کا کتا گوشت کا ٹکڑا اٹہا لیگیا قصاب نے انہین وکیل صاحب سے پوچہا کہ اگر کسی کا کتا میرا گوشت لیجائے تو کیا کرون وکیل نے کہا مالک سے دام مانگو اگر نہ دیوے تو نالش کرو قصاب بولا ایک روپیہ عنایت کیجئے آپکا ہی کتا میرا گوشت اٹہا لیگیا ہے وکیل نے کہا ہین ایسی سرسری صلاح قانونی کی فیس مین دو روپیہ لیا کرتا

ہون ایکروپیہ گوشت والا کاٹ کر ایک مجھے عنایت کیجئے حساب بیباق ہوجائیگا:

لطیفہ ۲۰۷

ابوالاسود نام ایک فاضل عرب بخیل مین بہت مشہور تھے لوگون نے اُن سے کہا کہ تو ظرف علم و حلم کا ہے لیکن عیب تجھ مین یہ ہے کہ تو ممسک ہے اُس نے کہا کہ خوبی ظرف کی یہ ہے کہ وہ ممسک ہو جو چیز کہ اُسمین رکھین اُس سے باہر نہ ہو:

لطیفہ ۲۰۸

ایک شخص بہت بدشکل تھا اور عورت اُسکی کمال خوب صورت تھی ایکروز اس عورت نے اس شخص سے کہا کہ مین اور تو دونو بہشتی ہین اُس نے کہا کہ جب مین تجھکو دیکھتی ہون صبر کرتی ہون اور جب تو مجھکو دیکھتا ہے شکر کرتا ہے صابر اور شاکر دونو بہشتی ہین:

لطیفہ ۲۰۹

ایک فقیر سر و پا برہنہ سردی سے کانپتا ایک شخص کے مکان پر آیا اور کہا اگر مین مارے سردی کے اکڑ کر یہان مرجاؤن تو تم کیا کرو اُس نے کہا غسل و کفن دیکر دفن کر دون فقیر نے کہا اس قدر خرچ و مشقت نہ اُٹھایئے مجھے کپڑا دیکر رخصت فرمایئے کہ مین ابھی یہان سے چلا جاؤن اور آپ مشقت غسل اور مصارف کفن و دفن سے بچ جائین:

لطیفہ ۲۱۰

ایک نالایق اپنے باپ کو زد و کوب کر رہا تھا ہمسایہ سنکر دوڑے اور اُس سے کہا اے نالایق اپنے قبلہ و کعبہ سے کوئی اسطرح پیش آتا ہے وہ حرامزادہ بولا واہ جناب اگر قبلہ ٹیڑھا ہو گا تو اُسکو سیدھا نکرینگے:

لطیفہ ۲۱۱

ایک غریب اہل نجیب قاضی کے قریب گیا اور یون گویا ہوا اے قاضی آج کئی روز کے فاقہ سے تیرے پاس آیا ہون براے خدا کچھ ایسا کھانا دے کہ نفس حریص کا کتا سیر ہوجائے۔ تجھکو ثواب بیحساب ہوگا کیونکہ مشہور ہے۔ قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَرْشُ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ یعنی قلوب ایمان والون کا عرش اللہ تعالےٰ کا ہے قاضی یہ کلام سنکر کہنے لگا اے عزیز کیا تونے نہین سُنا کہ قاضی کے گہر کے جو ہے سیانے اس سے علاوہ جو قاضی کے گہر مین آتا ہے وہ سوگند کہا جاتا ہے اگر تیرا جی چاہے تو جہوٹ یا سچ جس مین تیرا پیٹ بہرے ویسی قسم کہالے۔

لطیفہ ۲۱۲

ایک احمق بحالت بیماری ایک طبیب کے پاس گیا۔ حکیم نے فرمایا تو صبح کو قارورہ لیکر آنا تیرا علاج اچہی طرح ہوجائیگا الغرض وہ گہر مین آیا قضائے الٰہی کا اُسکی جورو خود بخود بیمار ہوگئی وقت سحر بحالت مضطر اس سادہ لوح نے اپنا اور نیز جورو کا قارورہ ایک ہی شیشہ مین بہر کر اُس طبیب کے قریب لیگیا اور قارورہ کو دکہلا کر یون گویا ہوا کہ اے حکیم میرا اور میری جورو کا باہم قارورہ ہے اسکو ملاحظہ کرو کہ میرے رسوب اور اسکے قوام مین کیا فرق ہے یہ بات سنکر ایک شخص اس مطب مین سے بول اُٹہا اگر دو نو قارورہ باہم لایا تہا تو ایک ڈورا سادہ اپنے اور اپنی جورو کے قارورہ مین کیون نہ باندہ لایا۔

لطیفہ ۲۱۳

ایک سادہ لوح نے پریشان خواب کے درمیان شیطان کی ریش دراز پکڑ کر ایک طمانچہ تڑاق سے جڑا اور یہ سخن تلخ دہن سے کہا کہ اے ملعون ذوفنون تونے یہہ ریش اسواسطے دراز کی ہے کہ مردمان راہ راست کو فریب سے بہکا کر بیراہ کرون یہ کہکر ایک طمانچہ دوسرا اس زور سے جڑا کہ اُس کے صدمہ سے جو آنکھ

کہل گئی تو کیا دیکہتا ہے کہ اپنی ریش اپنے ہاتہہ مین ہے اور طمانچونکے صدمے سے دونو رخسار جہلا رہے ہین یہ احوال دیکہکر وہ شخص کہنے لگا کردنی خویش آمدنی پیش

لطیفہ ۲۱۴

ایک شخص گہوڑے پر سوار اور گہاس کا گٹھ اپنے سر پر رکہے چلا جاتا تہا اس صورت پر حماقت سے دیکہکر ایک شخص نے کہا اے احمق اگر اس گہوڑے پہ گہاس کا گٹھ رکھ لیتا تو کیا خرابی تہی۔

شعر

عجب تو بہی احمق ہے اور گاؤدی	کہ یہ گہاس گہوڑی پہ کیون کہہ نلی

یہ بات سنکر وہ کہنے لگے اے عزیز مین احمق نہین تو ہی احمق ہے ارے اس گہوڑی کا بھن پر ایک تو مین چڑہتا اور دوسرے گھاس کا گٹھ اُسپر لادتا تو کسقدر بوجھ اسپر ہو جاتا۔

لطیفہ ۲۱۵

ایک شاعر مفلوک سر دپا برہنہ بحالت یاس امیر کے پاس مسند زرکار پر ایک بالشت کے فرق سے جا بیٹھا یہ نشست بموجب اُس بے ادب کی دیکہکر امیر کہنے لگا اے کُتّے ناپاک تجہہ مین اور سگ مین کیا فرق ہے اُس کے جواب مین اُس شاعر مفلوک دل نے ایک بالشت اپنے اور امیر کے درمیان رکہا اے امیر صاحب تو فیر مجہہ مین اور سگ ناپاک مین ایک بالشت کا تفاوت ہے یہ گفتگو اُس شاعر کی سنکر امیر نہایت شرمندہ ہوا۔

غرض اُسکو شاعر نے بیحور خوب	جہنجہوڑا بہت سا بحرف عیوب

لطیفہ ۲۱۶

ایک روز خسرو پرویز نے شیرین سے کہا کہ اگر بادشاہ ہمیشہ زندہ رہتے تو بہت اچہا ہوتا شیرین نے کہا اچہا تو ہوتا لیکن آپکو سلطنت نہ نصیب ہوتی۔

لطیفہ ۲۱۷

ایک آزاد فقیر جاڑے کے مارے سُو سُو کرتے سر راہ چلتے جاتے تہے لب سڑک ہجوم دیکہکر پوچہا کہ یہ بہیڑ کیسی ہے کسی نے کہا کہ سائین یہہ جانورون کے بکنے کی جگہہ ہے اسلیئے اسے گدڑی کہتے ہین فقیر نے کہا بابا یہہ تو خوب تماشا کا تماشا اور جاڑے کا دفعیہ ہے ؂

لطیفہ ۲۱۸

کسی سوداگر نے کوئی بڑا گہوڑا ایک بادشاہ کے حضور مین پیش کیا بادشاہ نے گہوڑے کی تعریف وقیمت پوچہی سوداگر نے کہا حضور یہہ خاص بادشاہون کی سواری کا ہے جوہر اسکا چڑہنے سے معلوم ہوگا لاکہہ روپیہ لونگا بادشاہ نے وزیر کو اشارہ کیا۔ وزیر نے جو ہین چڑہنا چاہا گہوڑے نے دہی دولتی دے دولتی۔ بادشاہ چاہتا تہا کہ سوداگر کو ڈانٹے یہہ پہلے ہی بول اوٹہا کہ حضور غلام تو کہہ چکا تہا کہ یہہ خاص بادشاہون کی سواری کا ہے بہلا وزیرونکو کب ہاتہہ لگانے دیتا ہے بادشاہ نے اس لطیفہ سے خوش ہوکر دو لاکہہ عطا کیئے

لطیفہ ۲۱۹

ایک شخص لطیفہ گو اصفہان کو گیا اور ایک محلہ مین جاکر کہڑا ہوا کسی لڑکے کی اینٹ اوس کے سر پر لگی اور وہ اپنے دوست کے مکان پر گیا اتفاقاً اوس دوست کے گہر اوسوقت کہانیکو نہ تہا اور دکانین بازار کی بہی بند ہوگئین تہین ناچار تمام روز کا بہوکا پیاسا رات کو پڑ رہا اور صبح کو ایک امیر کے دروازہ پر گیا اوس نے پوچہا کہ تو کسروز اس شہر مین آیا تہا کہا روز نحس مین کہا کس ساعت یہان پہنچا کہا ساعت عسرت مین کہا کس جگہہ پر رہا کہا زمین شور مین۔ امیر ہنسا اور اسکو کہانا کہلایا اور زر نقد دیا ؂

لطیفہ ۲۲۰

ایک لڑکے نے باپ سے بتاسے لیکر ایک بڑے گھڑے مین جو پانی سے بہرا تہا ڈالدیئے بتاسے پانی مین پڑتے ہی گھل گئے لڑکے نے جو نکالنے کا ارادہ کیا اپنی شکل اُسکے پانی مین دیکھی اور بتاسے نپائے سمجھا کہ ایک لڑکا اسمین بیٹہا ہے یہی میرے بتاسے چٹ کر گیا فورا باپ کے پاس جاکر شکایت کا دفتر کہولدیا باپ بھی عقل کے دہنی تھے غصہ مین ہوکر گہڑے کے پاس گئے ہاین جہککر دیکہتے ہین اپنی شکل مقطع اُس پانی مین دیکھی وہی داڑہی وہی موچہ وہی چہرہ مہرہ نظر آیا کہنے لگے کیون صاحب باین ریش فش شرم تو نہ معلوم ہوتی ہوگی کہ اتنی بڑی داڑہی لگاکر اس بچے کے بتاسے کہا گئے ٭

لطیفہ ۲۲۱

ایک احمق نے کسی دوسرے بیوقوف سے پوچہا کہ اگر دریا مین آگ لگے تو مچھلیان کہان جائین تیسرے عقل کے دشمن بول اُٹھے درختون پر چڑہ جائین ۔ چوتھے افسر الحمقا نے فرمایا کیا گائے بیل ہین جو درختون پر چڑہ جائین ٭

لطیفہ ۲۲۲

ایک فقیر نے ایک بخیل کے دروازے پر سوال کیا بخیل گھر مین سے بولا کہ کل مین نے اپنے دوستون کی ضیافت کی ہے اور کہانا بہت بچے گا کل تو بھی آئیو تجھکو بھی حصہ ملیگا فقیر نے کہا آج کے روز اس قدر رد کہ کل نہ آؤن وہ بخیل ہنسا اور کہانا اسکو دیدیا

لطیفہ ۲۲۳

ایک ظریف نے بیان کیا کہ مین نے شب کو ایک خواب ادھا سچا آدھا جھوٹا دیکہا احباب نے پوچھا کہ یہ آپ نے نیا لطیفہ سنایا وہ خواب آدھا جھوٹا آدہا سچا کیا نظر آیا ظریف نے بیان کیا کہ مین نے خواب مین اپنے دوش پر توڑا روپیونکا دیکہا جب آنکھ کہولی تو درد دوش بدستور پایا مگر توڑا روپیون کا نظر نہ آیا ٭

لطیفہ ۲۲۴

ایک بے بیاہے مفلس نے کسی ظریف سے پوچہا کہ بے بیاہے مفلسونکا اکثر خودکشی کرنا اور بیاہے لوگون کا خودکشی سے نفرت کرنے کا کیا سبب ہے اُس ظریف نے جواب دیا کہ خودکشی دو بار نہین ہوسکتی ہے پس مفلسونکا بیاہ کرنا عین خودکشی ہے۔

لطیفہ ۲۲۵

دو یاران ہمدم ہاتہہ دہوکر کہانا کہانے کو باہم بیٹھے ایک اُن مین سے مٹہی بند کرکے مٹہی مین منہ لگا پہونکنے لگا دوسرے نے پوچہا یہ کیا کرتے ہو اُس نے کہا اپنی سرد مٹہی کو گرم کررہا ہون بعد اُسکے طعام گرم پہونک پہونک کر کہانے لگا پہر اُس نے پوچہا کہ اب کیا کرتے ہو کہا لقمہ گرم کو پہونک کر سرد کرتا ہون یہ سنکر دوسرا یار دستر خوان سے اُٹہہ کہڑا ہوا اور کہا کہ ہمکو تمہاری صحبت سے دور بہاگنا چاہئے کہ تم ایک ہی پہونک مین گرم وسرد دونو کام لیتے ہو۔

لطیفہ ۲۲۶

ایک حاکم عدالت واحد العین تہے حسن اتفاق سے اُن کے اجلاس عدالت اساس مین ایک شخص کانا کسی مقدمہ مین حاضر لایا گیا اور بہ ثبوت جرم سزا یاب ہوا۔ حکم سزا سنکر کانا بول اُٹہا کہ بندگان حضور نے ہم چشمون پر ذرا رعایت نہ فرمائی۔ حاکم نے جواب دیا کہ ہم سب کو ایک ہی آنکہہ سے دیکہتے ہین۔

لطیفہ ۲۲۷

ایک روز بیربر کی بیٹی واسطے نہانے کے حمام مین گئی جون ہی یہ اپنے کپڑے اُتار کر غسل کرنے لگی فوراً اکبر بادشاہ اُسکے کپڑے لیکر کسی گوشۂ حمام مین جا چہپے جب اُس نے کپڑے نپائے تو نہایت مضطرب ہوکر اپنے دونو ہاتہہ پستانون پر رکہہ لئے۔ بادشاہ نے کہا یہ کیا۔ اُس نے عرض کیا کہ جہان پناہ اور سب

انعضا میرے تو حضور کے دیکھے ہوئے تھے کیونکہ مین ایام طفولیت مین حضور کی گود مین کھیلی ہون لیکن یہ ہرد ثمر نخلستان شباب کہ حضور نے آجتک دیکھی تھے اسلیئے مین نے ڈہانک لئے بادشاہ لاجواب ہوکر نہایت خوش ہوئے اور انعام عطا کیا

لطیفہ ۲۲۸

ایک شخص کسی شہر مین بڑا احمق مشہور تہا اُسکو ایک امیر نے نوکر رکہا اور ایک لکڑی معقول اُسکو دیکر کہا کہ جو کوئی شخص تمکو تمسے زیادہ احمق معلوم ہو اُسکو یہ لکڑی دینا بعد چندے امیر بیمار ہوا احمق سے کہا کہ مین تمسے رخصت ہوتا ہون پوچہا کب تشریف لائیگا کہا ایسے مقام پر جاتا ہون جہان سے کوئی واپس نہین آتا پوچہا وہان کوئی مکان اپنے واسطے بنوالیا ہے کہا نہین۔ کہا ڈیرہ خیمہ بہیجدیا ہے کہا نہین۔ کہا گہوڑا ٹٹو پالکی وغیرہ بہیجدیا ہے کہا نہین۔ کہا کچہہ سامان باورچیخانہ اور توشہ خانہ کا بہیجوایا ہے کہا نہین۔ تب اُس احمق نے کہا کہ جہان تہوڑی دن رہنا تہا وہان کا سامان خوب درست رکہا جہان ہمیشہ رہنا ہے وہانکا سامان کچہہ نکیا آپ سے زیادہ کوئی احمق مجہے نہین ملا یہ لکڑی آپ ہی لیجئے۔

لطیفہ ۲۲۹

ایک پادری صاحب مجمع عام مین وعظ سنارہے تھے۔ مگر وہ لوگ دل لگاکر نہین سُنتے تہے اور پادری صاحب ہر فقرہ پر فرماتے تہے بہائیو یہ میری نصایح سنو جب شام کو پادری صاحب اپنے گہر آئے تو ایک مس عاقلہ نے کہا کہ آج تو آپکا وعظ سننے کو آدمی بکثرت جمع تہے۔ پادری صاحب نے برہم ہوکر فرمایا ایک آدمی نہ تہا سب گدہے تہے مس صاحبہ نے ہنسکر ظرافتاً کہا کہ جبہی آپ بہائیو بہائیو کرکے اُن کو مخاطب کرتے تہے۔

لطیفہ ۲۳۰

ایک شخص کا گہوڑا رات کو چوری گیا اُس نے صبح اپنے احباب سے گہوڑے کا چوری جانا

بیان کیا کہ ایک شخص بولا تمہاری حماقت تھی کہ تم گھوڑا باندھکر بیخبر سو رہے دوسرا بولا کہ نہیں صاحب سائیس کی بیوقوفی تہی کہ نہ آپ جاگا نہ مالک کو جگایا مالک اسنے کہا یہ سب حماقت میری ہے مین جانتا تھا کہ تمسے کہنے سے گھوڑا مجھے نہ ملجائیگا۔ مگر تم سے کہکر احمق بنا ؛

لطیفہ ۲۳۱

ایک رئیس موسومہ محمد حسن نے اپنے خدمتگار حروف شناس کو ایک نگینہ عقیق کا اور سات روپیہ دیکر واسطے مہر کنی کے مہرکن کے پاس بہیجا خدمتگار نے مہرکن سے کہا کہ اس نگینہ پر محمد حسن فی حرف ایک روپیہ کے حساب سے کہود دو اور نقطہ جیم کا سین کے دایرے مین کہودنا غرضکہ اس حکمت سے چہہ روپیہ مہر کنی کے دیکر اور ایک روپیہ بچاکر آقا کو نگینہ مہر اور روپیہ حوالہ کیا اور اپنی ہوشیاری اور اور کارگذاری ہی بیان کی آقا نے خوش ہوکر وہ روپیہ خدمتگار کو انعام دیا ؛

لطیفہ ۲۳۲

ایک احمق کا بیٹا بیمار ہوا وہ قارورہ اُسکا لیکر طبیب کے پاس چلا راہ مین اُس کو کئی آشنا ملے اُسکو شرابخانہ مین لیگئے وہان تین شبانہ روز رہا اس عرصہ مین بیٹا اُسکا مرگیا جب باپ نے سُنا جلد وہی قارورہ لیکر طبیب کے پاس گیا۔ طبیب نے قارورہ دیکہا اور کہا تیرا بیٹا کتنے دنون سے بیمار ہے کہا بیماری کے دن تو یاد نہین لیکن تین روز ہوئے کہ وہ مرگیا اب آپ کچہہ دوا تجویز کیجیے ؛

لطیفہ ۲۳۳

انشاءاللہ خان شاعر لکھنوی مصاحب خاص نواب یمین الدولہ سعادت علیخان بہادر فرمان فرمای لکھنؤ کے دسترخوان پر کہانا کھا رہے تھے گرمی جو معلوم ہوئی تو پگڑی اُتار کر رکھدی نواب ممدوح نے منڈی ہوئی چندیا سہلا کر ایک دھول ماری

انشاء اللہ خان نے فوراً لاحول پڑھکے کہا بزرگونکا فرمانا درست اور بجا ہے کہ ننگے سر کہانا کہانے مین شیطان دھولین مارتا ہے نواب صاحب نے فرمایا ہمکو آپنے شیطان بنایا انشاء اللہ خان نے جواب دیا کہ حضور کا فرمانا بجا اور درست ہے خادم آپکو جہوٹا نہین کہہ سکتا

لطیفہ ۲۳۴

تیمور شاہ صاحب قران قصبہ ماہان سرحد ملک کرمان مین حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کی ملاقات کو تشریف لے گئے بعد گفتگو کے جو وقت کہانے کا وقت آیا مہتمم مطبخ نے طعام لذیذ ہر قسم کا حضرت شاہ صاحب ممدوح اور صاحب قران تیمور کے روبرو چنا بادشاہ نے حضرت شاہ صاحب سے عرض کیا کہ یہ کہانا ہمکو حلال ہے یا حرام حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ بر تو حرام آمد و بر من حلال ۔ بادشاہ کو بڑا تعجب ہوا کہ اسی عرصہ مین ایک پیرزن داد خواہ حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مین نے ایک بکری کا بچہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کی نذر کو رکہا تہا اُسے بادشاہی مطبخ کے داروغہ نے زبردستی پکڑ لیجا کر خاصہ تیار کیا بادشاہ نیک حضرت کی کرامات کے قایل ہوئے اور پیرزال کو بہت کچہ دیکر راضی کیا

لطیفہ ۲۳۵

رمضان شریف کا مہینہ تہا نواب مرزا نوشہ غالب نواب حسین مرزا کے ہان بیٹہے تہے پان منگا کر کہایا ایک صاحب فرشتہ سیرت نے متعجب ہو کر پوچہا کہ قبلہ آپ روزہ نہین رکہتے مسکرا کر بولے شیطان غالب ہے ۔

لطیفہ ۲۳۶

ایک فقیر نے کسی تونگر بخیل سے کہا کہ مین نے سنا ہے تو اپنا کچہ مال واسطے محتاجوں کی علیحدہ رکہتا ہے مین بہی محتاج ہون کچہ مجہے بہی عنایت کر بخیل نے کہا کہ وہ مال مینے اندہون کیلئے رکہا ہے تو اندہا نہین ہے جو تجہکو دون فقیر بولا کہ درحقیقت مین بہی اندہا ہون ورنہ اپنے رزاق مطلق کو چہوڑ کر تجہ جیسے بخیل کے پاس کبہی نہ آتا ۔

لطیفہ ۲۳۷

ایک پادری صاحب کے مرید بباعث بیکاری و تکلیف خانگی اکثر سفر کا ارادہ کیا کرتے تھے۔ اسپر پادری صاحب فرماتے تھے کہ میان کہان جاؤ دو گھڑی مل بیٹھنے کو غنیمت سمجھو اور خدا دی اُسپر صبر کرو ایک روز شاگرد نے آکر کہا کہ یا حضرت رخصت چاہتا ہون متلاش معاش بنارس جاتا ہون آپ جو فرمایش کیجئے اُسکی تعمیل کرونگا پادری صاحب نے ہنسکر فرمایا جاؤ خدا حافظ ہے مگر اتنا کام کرنا کہ وہانکے خدا کو ہمارا سلام کہنا شاگرد صاحب حیران ہوکر پوچھنے لگے کہ یہان اور وہان کا خدا کوئی جُدا ہے فرمایا شاید یہانکا خدا بخیل ہے وہانکا کچھ سخی ہو شاگرد یہ کلمہ سنکر بہت نادم ہوا اور اپنے ارادے سے باز رہا

لطیفہ ۲۳۸

ایک صاحب نے اپنے ملازم سے کہا کہ اندر سے فقط تکیہ لے آؤ نوکر کو اُسکے لانے مین کچھ دیر ہوئی آقا نے آواز دی کہ او مردک ابھی تک تجھکو تکیہ نہین ملا نوکر نے کہا حضور تکیہ تو ملگیا ہے مگر فقط نہین ملتا اُسی کی تلاش مین ہون۔

لطیفہ ۲۳۹

ایک صاحب ظریف الطبع کسی پل پر کھڑے ہوئے دریا کی سیر و تماشا دیکھ رہے تھے اتفاقاً اُس راہ سے ایک میانہ گذرا دیکھا تو اُسمین ایک طوائف بیٹھی ہے اور ایک مقابہ اُس کے آگے رکھا ہے یکایک وہ مقابہ کسی وجہ سے نیچے گر پڑا تو صاحب موصوف نے قہقہہ لگا کر کہا کہ دیکھو میانہ سے انڈا گرا طوائف نے انکی طرف مخاطب ہوکر جواب دیا کہ ہان صاحب آپکا فرمانا سچا ہے مگر بباعث انقلاب زمانہ میانہ کے انڈے سے انڈے کے گرتے ہی بچہ پیدا ہوگیا اور بانگ دینے لگا۔ یہ جواب پاکر ظریف صاحب نہایت شرمندہ ہوئے۔

لطیفہ ۲۴۰

ایک تازہ حج کرکے آیا اُسے کسی نے ایک طاش شہد کا بھر کر دیا اور یہ دعا دی
کہ اللہ تعالے تمہارا حج قبول کرے اُس نے کہا کہ کچہہ آپ کی دعا کی حاجت نہین
ہے حج ہمارا خدا نے قبول فرمایا مگر اُس کے صلہ و انعام مین یہ طشت شہد کا
آپ کی معرفت مجھے عطا فرمایا۔

لطیفہ ۲۴۱

ایک بادشاہ نے درخت پر جانور بیٹھا دیکھکر تیر و کمان اُٹھایا اور ارارکین سلطنت سے
فرمایا کہ مین اِسکو تیر سے گراتا ہون یہ کہکر تیر مارا بادشاہ کا وار خالی گیا جانور اُڑگیا
اُسیوقت واسطے رفع ندامت بادشاہ کے ایک مصاحب نے دست بستہ ہوکر رحمدلی بادشاہ
کی تعریف کرنی شروع کی کہ سبحان اللہ حضرت پر رحمدلی ختم ہے باوجودیکہ حضرت نے
جانور کو نشانۂ تیر قضا کرنا چاہا مگر فوراً ایسا رحم آگیا کہ تیر نشانہ سے بچا کر مارا جسمین جانور
بچ جائے اور حضرت کی رحمدلی شہرہ پائے بادشاہ یہ سنکر نہایت خوش ہوا اور
مصاحب خاص کو خلعت و انعام عطا فرمایا۔

لطیفہ ۲۴۲

ایک حریص پرخوار پانچون انگلیون سے کہانا کہارہا تہا کسی نے اُس سے کہا
تو پانچون انگلیون سے کہانا کیون کہاتا ہے کہا کیا کرون میرے ہاتہہ مین چہہ
نہین ہین جو چہہ انگلیون سے کہاؤن۔

لطیفہ ۲۴۳

کسی ذی رتبہ برہمن نے ایک معزز سید سے پوچہا کہ حضرت مسلمانون مین یہ
کیا دستور ہے کہ اُمت سے جب کوئی مفلوک و محتاج ہوا سید بنکر مانگتا ہے
اہل ہنود سے کسی غریب و مفلس کو ہمنے کبہی برہمن بنکر بہیک مانگتے نہ دیکہا سید نے کہا
جناب وہ اِس ڈر سے اپنے کو برہمن نہین کہتا کہ کوئی ہندو پرسوئی بنانے کو بیگار نہ پکڑے

لطیفہ ۲۴۴

ایک نوجوان بوالہوس عورت جوان کو گھورتے ہوئے اُسکے پیچھے پیچھے چلے عورت نے کہا تم ہمارے ساتھ کیون آتے ہو۔ اُسنے کہا مین تمہارے اوپر عاشق ہوگیا ہون عورت بولی میرے پیچھے میری بہن مجھ سے زیادہ خوبصورت آتی ہے اُس کے ہمراہ جاؤ یہ نوجوان تھوڑی دیر تک راہ مین ٹھہرا کہ ایک عورت نہایت بدصورت اس کے پاس آئی۔ اس نوجوان نے پہلی عورت کے پاس جاکر کہا کہ تو بڑی جھوٹی ہے وہ عورت تو نہایت بدصورت ہے عورت نے کہا تم بھی جھوٹے ہو اگر میرے عاشق ہوتے تو کبھی میرا ساتھ نہ چھوڑتے یہ فقط تمہاری آزمایش تھی نہ دروغگوئی ؛

لطیفہ ۲۴۵

ایک عورت دوسرا مرد جو دونون فن عیاشی مین پورا انتہا کا ملکہ رکھتے تھے آپسمین اپنی اپنی تعریف مین مصروف تھے اور دونو کو ایک دوسرے کی تردید کلام مدنظر تھی عورت کہتی تھی کہ مین نے اس فن کے سینکڑون باکمال دیکھے ہین آپ کی حقیقت ہی کیا سمجھتی ہون مرد کا مقولہ تھا کہ میری عمر بھی اسی فن مین صرف ہوئی ہے تم سی ہزارون کو سمجھا ہی کیا ہون غرض یہ معاملہ پیش ہی تھا کہ ایک منصف تشریف لائے مرد سے کہا کہ میان عورتون سے جیتنا محال ہے امیر ہو یا غریب فقیر ہو یا بادشاہ یہ سب کو ننگا کردیتی ہین ؛

لطیفہ ۲۴۶

ایک عرب کسی امیر کے پاس گیا اور کچھ اس سے طلب کیا وہ امیر اُسپر غصہ ہوا اور کلمات سخت زبان پر لایا عرب نے کہا اے امیر اللہ تعالی نے جو چیز تجھکو دی ہے اپنے پیغمبر کو نہ دی تھی امیر نے کہا کہ یہ کیا تو کہتا ہے اُسنے کہا مین سچ کہتا ہون اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو خلق عطا کیا تھا

اور یہ بدخوئی مذہبی تھی امیر اس کلام سے متأثر ہوا اور حاجت اُسکی برلایا ؛

لطیفہ ۲۴۷

ایک عالم نے کسی امیر کے ساتھہ قصد سفر کا کیا امیر نے اپنے ہمراہ بہت سامال و زر لیا اور عالم سے کہا کہ آپ بہی کچھہ زاد راہ لیجیے پہر میرے ساتھہ چلنے کا قصد کیجیے۔ عالم نے فرمایا کہ میری کل گنجینۂ دولت علم ہر وقت کیسۂ دل میں میرے ساتھہ ہے مگر آپکا اس دولت سے خالی ہاتھہ ہے آپ کی دولت ہمراہ تو خرید اشیا بازاری مین خرچ ہو جائیگی اور ہماری دولت کو جس قدر صرف کرو اُسی قدر ترقی پاویگی آپکی دولت کو چوری جانیکا خوف ہے وخطر ہے ہماری دولت علم کو نہ صرف ہونے سے کمی نہ چوری جانے کا ڈر ہے دولتِ دنیا تو دنیا ہی مین چہوٹ جاتی ہے اور دولت علم بعد مردن خدا سے ملاتی ہے ہمیشہ کام آتی ہے ؛

لطیفہ ۲۴۸

سید انشا ایک روز جرأت کی ملاقات کو گئے دیکہا کہ جرأت سوچ مین بیٹھے ہین انشا نے پوچہا کہ کس فکر مین ہو جواب دیا کہ ایک مصرع ہوا ہے چاہتا ہون کہ مطلع بناؤن انشا نے کہا کہ سنایئے جرأت نے کہا جبتک دوسرا مصرع نہ لگا لونگا نہ سناؤنگا۔ کیونکہ آپ مصرع لگاکر اُسے چہین لینگے انشا نے کہا ایسا نہین ہوسکتا آپ سنایئے جرأت نے پڑہا ؎ اس زلف پہ پہبتی شب دیجور کی سوجہی ؛ انشا اللہ خان نے فی الفور یہ مصرع لگایا ؎ اندہے کو اندہیرے مین بہت دور کی سوجہی ہے کہ میان جرأت اندہے تہے جرأت نے جب یہ مصرعہ سنا پہلے تو ہنسا کرنے لگے اپنی لکڑی اُٹہاکر مارنے دوڑے کچہہ دیر تک انشا آگے آگے اور جرأت پیچہے دوڑتے پہرا کئے جب تہک کر بیٹہہ گئے تو انشا نے یہ مطلع تصنیف کیا مطلع ؎ تم بڑہو احمق یہ مجہے چور کی سوجہی۔ لاٹہہ ادہر دُکہ بہت دور کی سوجہی ؛ جرأت سنکر چپ ہو گیا ہے ؛

لطیفہ ۲۴۹

ایک روز اکبر شاہ بادشاہ نے راجہ بیربر سے ارشاد فرمایا کہ آج مین نے ایک عجیب وغریب خواب دیکھا ہے کہ مین ایک گلاب کے حوض مین غسل کر رہا ہون اور تم سنڈاس کے حوض مین پڑے ہو راجہ بیربر نے جواب دیا کہ حضور غلام نے بہی ایک عجیب خواب دیکہا ہے کہ جسوقت آپ حوض مین پڑے تہے مین آپ کے بدن کو چاٹتا تہا اور جہان پناہ میرے بدن کو۔

لطیفہ ۲۵۰

ایک شخص اپنے لڑکے کو کسی عالم کے پاس لیگیا اور دست بستہ عرض کی کہ آپ اسکو ایسی نصیحت کیجیے جس سے وہ اپنی شرارت اور بیوقوفی چہوڑ کر آدمی بنجائے اور انسانیت سیکہے ایک روز عالم مذکور نے لڑکے سے کہا کہ یہ دنیا چند روزہ ہی اسکی بنیاد مضبوط اور پختہ نہین ہے غفلت اور جہالت کو چہوڑ کر علم وہنر اور ہوشیاری سیکہو جس سے دنیا مین نیکنامی اور عاقبت نجات حاصل ہو لڑکے نے جواب دیا کہ آپ کی نصیحت پر مجہے ایک شعر یاد آیا ؎

شعر

شیخ کی صحبت مین چلے گر کوئی کہینچے ہزار
آدمی ہوتا نہین ہے شیخ چلی ہو تو ہو

لطیفہ ۲۵۱

ایک ملا صاحب بصلاح بیربر اکبر بادشاہ نے چند آدمیون سے کہا کہ اول تو تم لوگ اس حوض مین بادشاہ سے بہرا ہوا ہے اپنے اپنے ہاتہہ سے ایک ایک انڈا ایک گوشہ مین ذرا سا کرکے رکہدو پہر جسوقت تم لوگون کو حوض مین نہانے کا اشارہ ہو سب کسی اپنا ایک ایک انڈا ہاتہہ مین لیتے آنا چنانچہ تعمیل حکم ہوگئی اور جب ملا ہان پہرلا یا جائے تو بادشاہ نے اُن لوگون سے فرمایا کہ ہر شخص حوض مین غوطہ لگا کہا کہ یہ کیا تو کو انڈا لیتا آوے جب سب لوگ انڈا لیکر نکل آئے تو ملا صاحب بہی

بحکم بادشاہ حوض مین ڈبکی آئے اور غوطہ لگاکر خوب مین حوض کو ڈہونڈا وہان تو خرمئیتہ البیضہ مخفی تہا کچہہ ہاتہہ نہ لگا فوراً حوض سے باہر آکر اپنے بال جہاڑنے لگے اور بآواز مرغ بولنے لگے۔ بادشاہ نے کہا یہ کیا۔ ملا نے عرض کیا کہ جہان پناہ نہ ملا مرغ ہوتا نہ پیر بر سی مرغی انڈے دیتی بادشاہ بہت خوش ہوئے اور ملا کو انعام واکرام سے سرفراز کیا ÷

لطیفہ ۲۵۲

دو شخص ناچ دیکہنے چلے ایک اندہا اور دوسرا بہرا۔ دونو کسی امیر کی محفل مین تمام رات تماشا دیکہا کئے صبح کو جب مکان کو واپس آتے تہے اثناء راہ مین بہرے نے اندہے سے پوچہا کیون بہئی ناچ کیسا تہا اندہے صاحب بولے کہ بہئی آج تو صرف گانا ہوا ناچ کل ہوگا اور بہرا کہنے لگا کہ آج صرف ناچ ہوا ہے گانا کل ہوگا سننے والے اس بات پر سب ہنسے کہ دونو نے سچ کہی +

لطیفہ ۲۵۳

ایک شخص نے اپنے ملازم سے دہی منگایا اور تاکید کردی کہ چکہکر لانا وہ دہی بہت ترش اور کیڑے پڑا ہوا لایا ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ مینے تجہہ سے دہی چکہکر لانے کی تاکید کی تہی پہر تو ایسا خراب دہی کیون لایا وہ بولا حضور نے فقط چکہکر لانیکو فرمایا تہا سو کمترین چکہکر لایا اچہا لانے کا حکم پاتا تو اچہا لاتا +

لطیفہ ۲۵۴

تین احمق قطب صاحب کا مینار دیکہکر اظہار متانت و ذکاوت کرنے لگے ایک بولا اگلے زمانہ مین آدمی بہت بلند قد ہوتے تہے کہ اتنا لمبا مینار بنایا دوسرے نے کہا تو بڑا نادان ہے اس مینار کو زمین پر بناکر کہڑا کر دیا ہے۔ تیسرے نے کہا تم بڑے احمق ہو عمق چاہ مین اسکو بنایا ہوگا اب طبقہ زمین الٹ گیا اسلئے یہ اونچا ہو گیا ہے ÷

لطیفہ ۲۵۵

ایک ظریف صاحب کو ایک منحوس عورت ملی جس کے چھ شوہر قضا کر چکے تھے۔ اتفاقاً ظریف صاحب موصوف بیمار ہوئے اور اُنکی زندگی کی امید باقی نہ رہی۔ دم نزع وہ عورت اُسکے سرہانے کھڑے ہوکر رونے لگی اور کہنے لگی میاں تم تو اب دنیائے ناپایدار سے چلے اور مجھے کسکے واسطے چھوڑ چلے۔ ظریف صاحب تو نہایت حاضر جواب تھے اُسی حالت نزع مین کیا جواب دیتے ہین کہ بی بی صاحب صرف آٹھوین خصم کیواسطے مین اپنا مرجانا بھی گوارا کرتا ہون۔ وہ یہ جواب سنکر نہایت نادم ہوئی ؛

لطیفہ ۲۵۶

ایک شخص نے کسی فقیر سے جو یاد الٰہی مین مصروف تھا سوال کیا کہ یا حضرت شیطان کو آپ دشمن جانتے ہین فقیر نے جواب دیا کہ دوست کے ذکر و فکر سے اس قدر فرصت نہین ملتی ہے کہ دشمن کو دشمن سمجھون ؛

لطیفہ ۲۵۷

ایک لاغر بھیڑئے نے ایک فربہ کتے سے سبب فربہی کا دریافت اُس نے کہا بسبب رفاقت مالک کے کہانا بہت عمدہ پاتا ہون اگر تم بھی اُس کو اختیار کرو تو عمدہ کہانے پاؤ اور فربہ ہو جاؤ وہ راضی ہوا اور ہمراہ چلا پھر اُسکے گلے مین نشان پٹی کا دیکھکر پوچھا یہ نشان کیسا ہے اُسنے کہا یہ داغ پٹی کا ہے۔ بھیڑئے نے کہا کہ گلے مین پٹا غلامی کا باندہ کر نعمت کہانے سے سوکھے ٹکڑے آزادی کے کھانے بہتر ہین ؛

لطیفہ ۲۵۸

ایک جوان سبز پوش ہنس پر سوار جاتے تھے ایک فاحشہ نے یہہ ہیئت دیکھکر یہ پھبتی کہی (میاں مٹھو پنجرے مین چپکے بیٹھے ہو بولتے نہین) اُس ظریف نے فوراً جوابدیا (دانہ دو تو بولینگے) وہ یہ جواب سنکر نہایت شرمندہ ہوئی ؛

لطیفہ ۲۵۹

بادشاہ ایران نے شاہجہان بادشاہ ہندوستان کو لکھا کہ کیون حضرت مین تو آپ ہندوستان کے بادشاہ اور نام نامی آپکا شاہجہان کل دنیا بہر کا بادشاہ آپ کو ثابت کئے دیتا ہے۔ یہ کیا بات ہے اُسکا جواب لکھئے۔ شاہجہان نے جواب دیا کہ جہان اور ہند کے عدد تاریخی یعنی ۵۹ برابر نہون تو آپکا اعتراض صحیح ورنہ غلط آپ اپنی غلطی کا جواب عنایت کیجئے ؛

لطیفہ ۲۶۰

ایک شخص مجمع کثیر مین لڑکون کو لیکر پانی برسنے کی دعا مانگنے کو چلا کسی ظریف نے دریافت کیا کہ ان لڑکونکو کہان لئے جاتے ہو لوگون نے جواب دیا کہ معصوم بچونکی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ ظریف کہنے لگا اگر ایسا ہوتا تو دنیا مین اتبک کوئی مُلّا نہ بچتا ؛

لطیفہ ۲۶۱

ایک بڑے صاحب کے منشی نے چہوٹے صاحب کو چہوٹی (ہ) سے لکہا ایک معترض نے صاحب بہادر سے منشی کی شکایت کی صاحب نے بلاکر استفسار کیا منشی نے جواب دیا کہ حضور مین بڑے صاحب کو بڑی (ح) سے لکہتا ہون اور چہوٹے صاحب کو چہوٹی (ہ) سے لکہتا ہون صاحب بہادر متبسم ہوئے اور منشی کا قصور معاف فرمایا ؛

لطیفہ ۲۶۲

ایک شخص مدیون تہا وعدہ کرتا رہتا تہا مگر ادائی نہوتی تہی ایک روز قرضخواہ کو بلایا اور دعوت کی امید دار ایفاء وعدہ ہوئے مدیون نے فرمایا کہ مین نے ببول بوئی ہے اور اسی طرف سے روئی کی گاڑیان جاتی ہین جو روئی کانٹون مین لگ کر رہیگی سبکو فروخت کر کے ادائی کرونگا قرضخواہ ہنسنے لگے مدیون نے کہا کہ کہاخوب جب قرضخواہ نے قرض پایا تو خوش ہوئے

لطیفہ ۲۶۳

ایک شخص خط نسخ مین بہت بڑے مشاق تھے مگر کتابت کے وقت اپنی سمجھہ اور رائے
کے موافق کتابون کی عبارتون مین تصرف وتغیر ضرور کرتے تھے ایک امیر نے اُنسے
کہا کہ تم مجھکو ایک کلام مجید لکھدو مگر للہ اپنی عادت کے موافق اُسمین کچھہ تصرف
نہ کرنا انہون نے کہا استغفر اللہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مین کلام الٰہی مین کچھہ تغیر
وتبدل کرون غرض جب قران شریف لکھہ لاے تو امیر نے پوچھا فرمائیے کہین اپنی
راے کو تو دخل نہین دیا۔ وہ بولے نہین جناب بھلا قران شریف مین اپنی رائے
کو کیا دخل دیتا البتہ چند جگہہ اصل مین شیطان ملعون کا نام لکھا تہا سو مین نے
اس ناپاک نام کو نکالکر کہین اپنا اور کہین آپکا اور آپکے بزرگونکا نام لکھدیا ؛

لطیفہ ۲۶۴

ایک صاحب تھے بہت حاضر جواب	بات بات اُنکی ظرافت انتساب
سب ظریفونکے یہ تھا منظور دل	تاکسی صورت کرین اُن کو خجل
اتفاقاً ایک ظریف الطبع نے	دعوت اُنکی خاصکی کچھہ سوچکے
آکے بیٹھے جب وہ دستران پر	اُن کی بس جوتی چرائی بے خطر
چلتے وقت اُنکو پریشانی ہوئی	ڈھونڈنے سے وہ نہ وان اُنکو ملی
بولا تب نوکر سے اپنے میزبان	دے انہین جلدی سے تو دو جوتیان
پہنی جب جوتی ظریف الطبع نے	کیا دعا پر لطف دیکھو دی اُسے
بدلے اس احسان اور اکرام کے	بدلے اس فیاضی وانعام کے
دس تو اس دنیا مین تمکو دے خدا	اور ستر عاقبت مین ہون عطا

لطیفہ ۲۶۵

ایک عورت بدخو جنگجو نے وقت مرگ اپنے شوہر سے کہا کہ مجھکو یہ فکر ہے کہ جو مین مرجاؤن
تو تو کیونکر جئیگا اُسنے جواب دیا کہ مجھے یہ فکر ہے کہ اگر تو زندہ رہی تو مین کسطرح جیونگا ؛

لطیفہ ۲۶۶

ایک شخص نے ایک کے ہاتھہ اپنا کنواں بیچ کیا جب خریدار نے پانی بھرنا چاہا تو بایع نے رد کا۔ مقدمہ عدالت تک پہنچا۔ حاکم نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے بایع نے کہا کہ مین نے کنواں بیچا ہے پانی نہین بیچا۔ حاکم نے کہا اچھا تم اس کے کنوئین سے اپنا پانی نکال لو ورنہ سزا پاؤگے یہ سنکر ناچار ہوا اور باز دعوی لکھدیا

لطیفہ ۲۶۷

ایک چڑیمار ایک اُلو اور اُسکا بچہ بازار مین بیچنے کو لایا ایک خریدار نے دونو کی قیمت پوچھی چڑیمار نے اُلو کے پانچ روپیہ اور بچے کے دس روپیہ بیان کئے۔ خریدار نے بچے کی افزونی قیمت کا سبب پوچھا چڑیمار نے کہا صاحب بڑا اُلو تو صرف اُلو ہی ہے لیکن بچہ دو وصف رکھتا ہے ایک تو اُلو دوسرے اُلو کا پٹھا ہے:

لطیفہ ۲۶۸

صاحب جو ایران کی سیر کو گئے تو شاہ ایران نے اُنکی خبر آمد پاکر اپنا تمام مرقع خانہ یعنے کل تصویرین جو محل مین آویزان تھین دکھلائین اور اکبر شاہ بادشاہ دہلی کی تصویر کو بیت الخلا مین اس خیال سے لگا دیا تھا کہ ملا صاحب دیکھکر ناراض ہونگے چنانچہ جب ملا صاحب سب تصویرین دیکھہ چکے تو شاہ موصوف نے فرمایا کہ میرے ہان ایک تصویر پائخانے مین بھی لگی ہے وہ بھی دیکھئے جب اُنہون نے دیکھا تو شاہ نے پوچھا کہ آپ نے پہچانا بتلائے کہ کس کی تصویر ہے۔ ملا صاحب نے فرمایا کہ جہان پناہ یہ اُس شخص کی تصویر ہے کہ جسکے رعب سے آپکا پائخانہ خطا ہوتا ہے بادشاہ لاجواب ہوکر نہایت خفیف ہوئے +

لطیفہ ۲۶۹

ایک بادشاہ نے ایک مجرم کو دایم الحبس کا حکم دیا اور بعد مدت استفسار کیا کہ وہ

زندہ ہے یا مر گیا ایک مخبر نے عرض کیا کہ بار بد اُسکو ہر روز چند بار کہانا کہلاتا ہے اس لئے وہ اب تک قوی اور زندہ ہے بادشاہ باربد پر غصہ ہوا اُس نے دست بستہ عرض کیا کہ خداوند نعمت غلام اس واسطے اُسکو ہر روز چند بار کہلاتا ہے کہ رزق مقسوم اپنا جلد کھائے تاکہ جلد مرجائے بادشاہ کو یہ لطیفہ پسند آیا اور حکم اُس کی رہائی کا فرمایا ؛

لطیفہ ۲۷۰

ایک بادشاہ نے کسی سخت جرم پر اپنے مشیر خاص دیرینہ سال کے قتل کرنے کا حکم دیا وہ خواستگار عفو کا ہوا اور کہا کہ تو جانتا ہے کہ عفو صفات کرم سے ہے تجھکو طریقہ کرمیونکا سکھلاتا ہوں اور میرا رہنا دربار شاہی میں بمنزلہ زراعت کے ہے کہ ہر روز ایک نئی بات اور نئی تدبیر انتظام سلطنت کی میری ذات سے پیدا ہوتی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ جب زراعت پختہ ہو جاتی ہے تب اُسکا نہ کاٹنا باعث نقصان اور کاٹ لینا مائیہ فواید خلایق ہے ؛

لطیفہ ۲۷۱

ایک بادشاہ عادل منصف مزاج نے کسی مسخرے غلام سے پوچھا کہ تو تاش کھیلنا جانتا ہے اسنے جواب دیا کہ میں تو بادشاہ اور غلام میں ہی فرق نہیں کر سکتا ؛

لطیفہ ۲۷۲

ایک عورت اپنے فرزند دلبند کو کہلا رہی تھی کہ اُس لڑکے کے والد ماجد بھی کہیں سے آوارد ہوئے بی صاحبہ بچہ کو گلے سے لگا کر کہنے لگیں ۔ کہ بتاؤ یہ تمہارے کون ہیں لڑکا کہنے لگا ہمارے ابا ہیں ۔ آپ مزے میں آکر فرمانے لگے کیا ہیں کہ واہ یہ تو ہمارے ایک ظریف نے سنکر کہا کہ بیشک آپ ہی انکے ابا ہیں لڑکا بیچارہ بچہ ہے وہ ان باتوں کو کیا جانے ؛